صفحہ	مقصد
۴۷	بیان نماز نفل گھر مین پڑہنے کا۔
۴۸	بیان انتظار کرنے نماز کا بعد نماز کے
۴۹	بیان محافظت کا نماز صبح و نماز عصر کی
〃	بیان بیٹھے رہنے کا مصلے پر بعد نماز صبح و نماز عصر کے۔
۵۰	بیان اذکار بعد نماز صبح و عصر و مغرب
〃	بیان امامت نماز کا نماز کے پورا کرنے کا اچھی طرح پڑہنے کا۔
۵۱	بیان صفون کے برابر کرنے کا اور صف اول کا۔
۵۲	بیان ملانے صفون کا بند کرنے درا کا
۵۳	بیان آمین کہنے کا پیچھے امام کے اور دعا وغیرہ کا۔
۵۴	کتاب النوافل۔
〃	بیان محافظت کرنے کا بارہ رکعات سنت پر رات دن مین۔
〃	بیان محافظت کا دو رکعت پر صبح سے پہلے
۵۵	بیان نماز کا پہلے پیچھے ظہر کے۔
〃	بیان نماز کا پہلے عصر کے۔
〃	بیان نماز کا درمیان مغرب و عشا کے
۵۶	بیان نماز کا بعد عشا کے۔
〃	بیان نماز وتر کا۔
۵۷	بیان با وضو سونے کا رات کو اوٹھنے کی نیت سے۔
〃	بیان اون کلمات کا جنکو سوتے وقت بستر پر کہے۔
۵۸	رات کو جاگے تو کیا کہے۔
۵۹	بیان رات کو نماز پڑہنے کا۔
۶۱	بیان آیات و اذکار جو صبح و شام پڑہے جاتے ہین۔
۶۳	بیان ناغہ ہو جانے وظیفہ شام کا۔
〃	بیان نماز ضحیٰ کا۔
۶۴	بیان صلوٰۃ التسبیح کا۔
۶۵	بیان نماز توبہ کا۔
〃	بیان نماز حاجت کا۔
۶۶	بیان نماز استخارہ کا۔
۶۷	کتاب الجمعہ۔
〃	بیان نماز جمعہ ساعت جمعہ سعی الی الجمعہ کا
۶۸	بیان نہانے کا دن جمعہ کے۔
۶۹	بیان سویرے جانے کا طرف جمعہ کے

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۶۹	بیان پڑہنے سورۂ کہف کا دن جمعہ شب جمعہ کو۔	۸۰	کتاب الصوم۔
۷۰	کتاب الصدقات۔	”	بیان روزے کا روزے کی فضیلت کا
”	بیان زکوۃ دینے کا تاکید وجوب زکوۃ کے۔	۸۲	بیان روزۂ رمضان کا شب قدر کا قیام کا۔
”	بیان مال صدقات کا۔	۸۴	بیان چہہ روز دن شوال کا۔
۷۱	بیان تعفف وقناعت کا۔	”	بیان صوم عرفہ کا۔
۷۲	بیان حاجت مانگنے کا اللہ تعالے سے۔	۸۵	بیان صوم محرم کا۔
”	بیان مانگنے ملنے کا۔	”	بیان روزہ عاشورہ کا۔
۷۳	بیان صدقہ دینے کا بار بار وکم قدر کے	”	بیان روزہ شعبان کا۔
۷۵	بیان چھپا کر صدقہ دینے کا۔	۸۶	بیان ہر ماہ کے تین روز دن کا۔
”	بیان صدقہ دینے کا زوج واقارب کو	”	بیان اتوار وجمعرات کے دن روزہ رکہنے کا۔
۷۶	بیان قرض دینے کا۔	۸۷	بیان صوم داؤد علیہ السلام کا۔
”	بیان آسانی کرنے کا مفلس پر۔	”	بیان سحری کا۔
۷۷	بیان خرچ کرنیکا نیک کاموں مین۔	۸۸	بیان جلد افطار کرنے کا تاخیر سحور کا
”	بیان جورو کے صدقہ دینے کا شوہر کے مال سے اذن لیکر۔	”	بیان افطار کرنے روزہ کا کہجور یا پانی پر۔
۷۸	بیان کہانا کہلانے پانی پلانے کا۔	”	بیان کہانا کہلانے کا روزہ دار کو
۷۹	بیان شکر احسان کا مکافات کرنیکا احسان پر۔	۸۹	بیان روزہ کہولنے کا پاس کسی شخص کے۔

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
٨٩	بیان اعتکاف کا۔	٩٩	بیان زمزم پینے کا۔
"	بیان صدقۂ فطر کا تاکید صدقہ نذرکر	١٠٠	بیان نماز کا تینون مسجدون مین
	کی۔	١٠١	بیان رہنے کا مدینہ مین فضل احد و
٩٠	کتاب العیدین۔		وادی عقیق کا۔
"	بیان جاگنے کا ہر دو شب عیدین مین	١٠٣	کتاب الجہاد۔
"	بیان سویرے سے جانے کا عیدین مین	"	بیان رباط کا راہ خدا مین۔
٩١	بیان قربانی کرنے کا۔	١٠٤	بیان حراست کرنے کا راہ خدا مین۔
"	کتاب الحج۔	"	بیان نفقہ کا راہ خدا مین غازی کے
"	بیان حج وعمرہ کا۔		سامان درست کرنے کا۔
٩٤	بیان خرچ کرنے کا حج وعمرہ مین۔	١٠٥	بیان گہوڑے پالنے کا راہ خدا مین۔
"	بیان عمرہ کا رمضان مین۔	١٠٦	بیان غازی ومرابط کے عمل صالح کرنیکا
"	بیان خاکساری وخواری کا حج مین	"	بیان صبح شام چلنے کا راہ خدا مین۔
٩٥	بیان احرام ولبیک پکارنے کا۔	١٠٨	بیان شہادت چاہنے کا راہ خدا مین
٩٦	بیان احرام باندہنے کا مسجد اقصےٰ سے	"	بیان تیر اندازی کا راہ خدا مین۔
"	بیان طواف و استلام حجر اسود ورکن	١٠٩	بیان جہاد کرنے کا راہ خدا مین۔
	یمانی ومقام ودخول بیت کا۔	١١١	بیان اخلاص نیت کا جہاد مین۔
٩٧	بیان عمل صالح کا عشرۂ ذی الحجہ مین۔	١١٢	بیان جہاد کرنے کا دریا مین۔
٩٨	بیان وقوف کا عرفہ ومزدلفہ مین۔	"	بیان فضیلت شہادت وشہدا کا۔
٩٩	بیان کنکری پہینکنے کا۔	١١٥	بیان انواع شہادت کا۔
"	بیان سر منڈانے کا منیٰ مین۔	١١٦	کتاب قراءة القرآن۔

صفحہ	مقصد
۱۱۶	بیان قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے سیکھنے سکھلانے کا۔
۱۱۸	بیان دعاء حفظ قرآن کا۔
″	بیان خبرگیری قرآن کا تحسین کرنے آواز کا
۱۱۹	بیان پڑھنے سورۂ فاتحہ کا۔
۱۲۰	بیان پڑھنے سورۂ بقرہ و آل عمران کا
۱۲۱	بیان پڑھنے آیت الکرسی کا۔
۱۲۲	بیان پڑھنے سورۂ کہف اور اوسکے اول و آخر کا
۱۲۳	بیان پڑھنے سورۂ یٰسٓ کا۔
″	بیان پڑھنے سورۂ تبارک الذی کا۔
۱۲۴	بیان پڑھنے قل ہو اللہ احد کا۔
۱۲۵	بیان پڑھنے معوذتین کا۔
″	کتاب الذکر والدعار۔
۱۲۵	بیان ذکر خدا کا کھلے چھپے۔
۱۲۷	بیان جمع ہونیکا ذکر خدا پر۔
۱۲۹	بیان اون کلمات کا جو مجلس کی گپ شپ کا کفارہ ہو جاتے ہین۔
″	بیان کہنے لا الہ الا اللہ کا۔
۱۳۰	بیان کہنے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کا
۱۳۱	بیان تسبیح تہلیل تکبیر تحمید کا۔

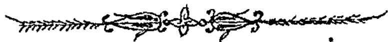
صفحہ	مقصد
۱۳۳	بیان جوامع تسبیح و تحمید کا۔
۱۳۴	بیان کہنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا۔
″	بیان رات دن کے وظیفہ کا۔
″	بیان ذکر کا بعد نماز فرض کے۔
۱۳۵	بیان اچھے برے خواب کا۔
″	بیان نیند نہ آنیکا رات کو خواب مین ڈر جانیکا
۱۳۶	بیان گھر سے نکلنے اور مسجد مین جانے کا۔
۱۳۷	بیان استغفار کا۔
۱۳۸	بیان کثرت دعا کا۔
۱۴۰	بیان اسم اعظم وغیرہ کا۔
۱۴۱	بیان دعا کا سجدہ مین نماز کے پیچھے اخیر رات مین
۱۴۲	بیان کثرت درود کا۔
۱۴۳	کتاب البیوع وغیرہا۔
″	بیان کمائی کرنیکا۔
۱۴۴	بیان طلب کرنے رزق کا اول وقت صبح مین
″	بیان ذکر خدا کا بازارون مین۔
۱۴۵	بیان میانہ روی کا طلب رزق مین
۱۴۶	بیان طلب حلال و اکل حلال کا۔
۱۴۷	بیان تقویٰ پرہیزگاری کا ترک شبہات کا
۱۴۸	بیان آسانی و نرمی کرنیکا لین دین مین

صفحہ	مقصد
۱۴۹	بیان اقالہ نادم کا۔
"	بیان سچ بولنے تجار کا۔
۱۵۰	بیان قرض ادا کرنے کا۔
۱۵۱	بیان اون کلمات کا جو قرضدار غمگین آفت زدہ گرفتار کہتا ہے۔
۱۵۲	بیان مملوک کے ادا کرنے کا حق مولی کو
"	بیان آزاد کرنے مملوک کا۔
۱۵۴	کتاب النکاح۔
"	بیان چشم پوشی کا۔
"	بیان نکاح کرنے کا زن دیندار سے
۱۵۵	بیان اچھے برتاؤ کا ساتھ جورو کے
۱۵۸	بیان نان نفقہ اہل وعیال کا۔
"	فصل بیان میں پرورش لڑکیوں کے
۱۵۹	بیان اچھے نام رکھنے کا۔
۱۶۰	بیان ادب سکھانے کا اولاد کو۔
"	بیان مرنے ایک یا دو یا تین بچون کا
۱۶۱	کتاب اللباس۔
۱۶۲	بیان سفید کپڑے پہننے کا۔
۱۶۲	بیان قمیص کا۔
۱۶۳	بیان دعا کا وقت کپڑا پہننے کے۔
۱۶۴	بیان سادگی لباس کا۔
۱۶۵	بیان کپڑا پہنانے کا کسی محتاج کو۔
"	بیان باقی رکھنے بٹہ ناپسے کا۔
۱۶۶	بیان سرمہ لگانے کا۔
"	کتاب الطعام۔
"	بیان بسم اللہ کہنے کا طعام پر۔
۱۶۷	بیان کہانے کا برتن کے کنارے سے
"	بیان کہانے سرکہ کا تیل کا گوشت کا توحکر۔
۱۶۸	بیان اکٹھے ہوکر کہانے کا۔
"	بیان انگلی چاٹنے کا بعد کہانے کے۔
"	بیان حمد کا بعد کہانا کہانے کے۔
۱۶۹	بیان ہاتھ دہونے کا بعد کہانا کہانے کے۔
"	کتاب القضاء وغیرہ۔
"	بیان عدل کرنے کا۔
۱۷۰	بیان مظلوم کی حمایت کرنے کا۔
۱۷۱	ظالم سے ڈرے تو کیا دعا پڑہے۔
۱۷۲	بیان بچنے کا قرب سلطان سے۔
۱۷۳	بیان شفقت ورحمت کا خلق پر۔

صفحہ	مقصد
۱۷۵	بیان اچھے وزیر و نائب کا۔
"	کتاب الحدود۔
"	بیان امر بمعروف نہی عن المنکر کا۔
۱۷۹	بیان عیب پوشی کا۔
۱۸۱	بیان قائم کرنے حدود کا۔
۱۸۲	بیان ترک شراب خواری کا۔
"	بیان حفظ شرمگاہ کا۔
۱۸۳	بیان عفو قتل وغیرہ کا۔
"	کتاب البر والصلۃ۔
"	بیان ماں باپ سے نیکی کرنے کا۔
۱۸۷	بیان صلۂ رحم کا یعنی سلوک کرنیکا ناتے والوں سے۔
۱۸۸	بیان کفالت یتیم کا شفقت کرنے کا رانڈ پر مسکین پر۔
۱۸۹	بیان ملاقات کرنے کا اخوان و صالحین سے۔
"	بیان اکرام مہمان کا۔
۱۹۰	بیان پھلدار درخت لگانے کا۔
۱۹۱	بیان جود و سخا کا۔
"	بیان قضاء حوائج مسلمین کا مسلمانوں کے دلونکو خوش کرنے کا۔
۱۹۳	کتاب الادب وغیرہ۔
"	بیان شرم وحیا کا۔
۱۹۴	بیان حسن خلق کا۔
۱۹۶	بیان نرمی و دیری و حلم کا۔
۱۹۷	بیان کشادہ روئی خوش کلامی کا۔
"	بیان انشار سلام کا۔
۱۹۸	بیان مصافحہ کا۔
۱۹۹	بیان گوشہ گزینی کا وقت عدم امن کے
۲۰۱	بیان غصہ پی جانے کا۔
"	بیان صلح کرا دینے کا لوگوں میں
۲۰۲	بیان منع غیبت کا۔
"	بیان خاموشی کا۔
۲۰۵	بیان خاکساری کا۔
۲۰۶	بیان سچ بولنے کا۔
۲۰۷	بیان تقویٰ کا۔
۲۰۸	بیان دور کرنے ایذا کی چیز کا راہ سے
۲۰۹	بیان قتل کرنے گرگٹ و سانپ زہریلا کا
۲۱۰	بیان ایفاء وعدہ و امانت کا۔
۲۱۱	بیان محبت کا اللہ کے لئے۔

صفحہ	مقصد
۲۱۴	بیان ہمنشین نیک کا۔
؍؍	بیان رو بقبلہ بیٹھنے کا۔
۲۱۵	بیان سکونت کا ملک شام مین۔
۲۱۶	بیان رفقار سفر کا۔
؍؍	بیان ذکر خدا کا وقت سوار ہونیکے
؍؍	بیان چلنے کا رات کو اوترنے کا آخر شب مین۔
۲۱۸	بیان ذکر خدا کا ٹھوکر لگتے وقت جانور کو۔
؍؍	جب منزل پر اوترے تو کیا کہے۔
؍؍	بیان دعا کرنے کا پس پشت۔
۲۱۹	مزاغربیتہ کا۔
؍؍	کتاب التوبۃ۔
؍؍	بیان شتابی کرنے کا توبہ مین۔
۲۲۵	بیان خالی ہونے کا واسطے عبادت کے متوجہ ہونیکا طرف اللہ تعالے کے
۲۲۶	بیان عمل صالح کا وقت فساد زمان کے
۲۲۷	بیان جمے رہنے کا اچھے کام پر اگرچہ قلیل ہو۔
؍؍	بیان میانہ روی و تہیدستی و فضیلت فقر وغیرہ کا۔
۲۳۲	بیان زہد و اکتفا کرنے کا تھوڑی چیز پر
۲۳۷	بیان رونے کا اللہ پاک کے ڈر سے۔
۲۳۹	بیان موت کے یاد کرنے کا۔
۲۴۱	بیان خوف خدا کا۔
۲۴۲	بیان رجا و حسن ظن کا ساتھہ اللہ پاک کے۔
۲۴۳	کتاب الجنائز۔
؍؍	بیان مانگنے عفو و عافیت کا اللہ پاک سے۔
۲۴۴	مبتلا کو دیکھکر کیا کہے۔
؍؍	بیان صبر کرنے کا جان و مال کی بلا پر۔
۲۴۹	جسکے بدن کو کچھہ دکھہ پہونچے وہ کیا کہے۔
؍؍	بیان حجامت کا۔
۲۵۰	بیان عیادت بیمار و دعا بیمار کا۔
۲۵۱	بیمار کو کیا دعا دے بیمار کیا کہے۔
۲۵۲	بیان عمل کا وصیت مین۔
۲۵۳	بیان محبت لقاء اللہ کا۔

صفحہ	مقصد	صفحہ	مقصد
۲۵۳	جسکا کوئی آدمی مرگیا ہو وہ کیا کہے۔	۲۵۹	بیان عذاب ونعیم قبر کا۔
۲۵۴	بیان قبر کھودنے مردے کے نہلانے کا	۲۶۰	کتاب البعث واحوال یوم القیامۃ
″	بیان جانے کا ہمراہ جنازے کے اور	″	کتاب صفۃ الجنۃ۔
	دفن کرنے کا۔	″	بیان جنت مانگنے کا۔
″	بیان کثرت مصلین کا نماز جنازہ پر	۲۶۱	بیان اہل جنت کا۔
۲۵۵	بیان جلد لیجانے جنازہ کا جلد دفن	۲۶۲	بیان حورعین کے گانے کا۔
	کرنے کا۔	″	بیان جنت کے بازار کا۔
۲۵۶	بیان دعا کا واسطے میت کے ثنا کرنے	۲۶۳	بیان خلود اہل جنت کا جنت میں
	کا میت پر۔	۲۶۴	خاتمۃ الکتاب وعاقبۃ الخطاب۔
۲۵۷	بیان اسکا کہ مرد زیارت قبور کریں	۲۶۸	خاتمہ طبع از حافظ خان محمد خان
	عورتیں نکریں۔		شہیر اقتنا سا الشعرا و سید جمیل احمد
۲۵۸	بیان گزر کرنے کا قبور ظالمین پر۔		سہسوانی جمیل۔



عَاقِبَةُ المُتَّقِينَ

طُبِعَ فِي مَطْبَعِ مُفِيدِ عَامٍ
الوَاقِعِ فِي آكْرَه سَنَة ١٣٠٢
الهِجْرِيَّة

محمد و علی آلہ و صحبہ و من بہم اقتفیٰ اما بعد حدیث جبریل مین جسکو شیخین نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کیا ہے بیان اسلام ایمان احسان کا آیا ہے اسلام کی خوبی یہہ ہے
کہ آدمی بیفائدہ کامون کو چھوڑ دے یہہ چھوڑنا اوسی شخص سے بنتا ہے جو خدا کا ڈر رکھتا ہے خدا سے
وہی آدمی ڈرتا ہے جسکو علم ہوتا ہے جنت اوسی کے لئے ہے جسکو خدا کا ڈر ہے جاہل آدمی جو خدا کو
نہین پہچانتا ہے اوسکو خدا کا کچھہ ڈر بھی نہین ہوتا ہے اسیلئے اوس سے گناہ ہوتے ہین گناہونکا
انجام جہنم مین جانا ہے رسالۂ **بشارۃ الفساق** مین جن اعمال و اقوال پر وعدہ عذاب
دوزخ کا آیا ہے حال اونکا لکھا گیا ہے اس رسالۂ **عاقبۃ المتقین** نام مین اون اعمال
و اقوال کا حال لکھا جاتا ہے جنکا انجام دار السلام ہے اب ہر مسلمان اپنے عمل و قول کو ان دونون
رسالون پر عرض کرکے معلوم کرسکتا ہے کہ حالت موجودہ اوسکی کیا ہے حالت منتظرہ کیا ہے جو آدمی
جسطرح کے کام مین رہتا ہے اگر اوسی حال پر اوسکو موت آجاتی ہے تو اوسکا انجام وہی ہوتا ہے

جو ان دونون رسالون مین لکہا گیا ہے بلکہ انجام ہر بشر کا پہلے سے علم الٰہی مین مقرر ہو چکا ہے اوسی مقدر کے موافق اوس سے کام بنتا ہے کل میسر لما خلق له دنیا مین جنتی دوزخی کی کوئی پہچان اس سے بہتر نہین ہے جو اس حدیث مین آچکی ہے دوزخ مین جانیوالا لوٹ پہیر کر وہی کام کرتا ہے جو اہل نار کے کام ہین جنت مین جانیوالا وہی کام کرتا ہے جو اہل جنت کے کام ہین تو جس شخص کو تم دیکہو کہ وہ اعمال صالحات مین مشغول ہے جانلو کہ انشاء اللہ وہ جنتی ہوگا جس آدمی کو دیکہو کہ کبائر مین مبتلا ہے معلوم کر لو کہ وہ جہنم مین جاویگا گو حکم قطعی جنتی ہونے یا دوزخی ہونے کا کسی کا مگر پر نہین ہو سکتا ہے اسلئے کہ علم خاتمہ کا خدا ہی کو ہے جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے وہی حالت اوسکا انجام ہے ؎

حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت است ۔ کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد

خاتمہ کا اچہا یا برا ہونا ہر چند سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ہو سکتا ہے مگر حسن خاتمہ سوء خاتمہ کے لئے حدیث شریف مین علامتین آئی ہین اونسے یہ بات ہاتہ لگتی ہے کہ اگر یہی حال رہا تو انجام اوسکا اچہا یا برا ہوگا کیونکہ دار مدار حسن خاتمہ سوء خاتمہ کا عمل پر ہے عمل گویا ایک عمدہ جانچ ہے واسطے معلوم کرنے انجام خیر یا شر کے یہہ بات کہ اگر خدا چاہے تو کسیکو ذرا سے نیک کام پر بخشدے یا ذرا سے بد کام پر پکڑ لے اور چیز ہے کیونکہ جسطرح وہ نکتہ گیر ہے اسیطرح نکتہ نواز بہی ہے ایک بدکار آدمی کو فقط ایک پیاسے کتے کے پانی پلانے پر بخشدیا ایک عورت کو بلی کے بند کر رکہنے پر جہنم مین بہیجدیا ایک آدمی نے سو خون کئے تہے اوسکے توبہ کی سارے گناہ اوسکے مٹ گئے بلعم باعور کو باوجود علم و فضل بہیجہ کے ذرا سی محبت دنیا پر دوزخی کر دیا بہرحال معیار عاقبت خیر عاقبت شر کا یہی عمل انسان کا ہے ؎

از مکافات عمل غافل مشو ۔ گندم از گندم بروید جو ز جو

برے کام کر کے مغفرت کا یقین رکہنا اچہے کام بجا لا کر رحمت سے نا امید ہونا سخت بیوقوفی ہے اگرچہ یاس و امن دونون کفر ہوتے ہین ایمان درمیان خوف و رجا کے ہوتا ہے ‌؁

مقدمہ

اللہ کا شکر ہے جسنے ہمکو مسلمان بنایا اسلام سکہایا ایمان جتایا احسان بتایا اسلام سے بڑھکر ایمان
سے زیادہ احسان سے بہتر کوئی نعمت نہین ہے وہ شخص بڑا بہتادر ہے جو مسلم مومن محسن ہے گو دنیا
مین سبسے زیادہ مفلس فاقہ مست کیون نہو وہ آدمی بڑا بدبخت ہے جسکا کچھ حصہ ان تینون چیزون
مین نہین ہے گو دنیا مین ہفت اقلیم کا بادشاہ ہی کیون نہو پہر جو کوئی ان تینون مراتب مین جسقدر
کامل ہوتا ہے اوتنا ہی وہ نزدیک خدا کے مقرب ہوتا ہے جو شخص جتنا ناقص ہے اوتنا ہی خدا
سے دور ہے اسلام لغت مین مطلق تابعداری کا نام ہے شرع مین سچا اور یہی امر دین کا نام ہے
ثبوت اسلام کا یون ہوتا ہے کہ آدمی احکام خدا اور رسول کو مان لے جان لے اوسپر عمل کرے تو یہی
اسلام و ایمان کا قریب یکدیگر ہے اگرچہ وصف ظاہر مین جدا معلوم ہونے مین کیونکہ یہ نہین ہوسکتا
کہ ایک شخص مسلمان ہو مگر مومن نہو یا مومن ہو مگر مسلمان نہو نفس تصدیق مین کمی ہوتی ہے نہ بیشی
یہ کم و بیشی ایمان شرعی مین پائی جاتی ہے کہ کبھی ایمان کو قوت حاصل ہوتی ہے کبھی ضعف لگتا ہے
کبھی ایمان اجمالی ہوتا ہے کبھی تفصیلی اس تقریر سے درمیان اوس زیادت و عدم زیادت ایمان کی
توفیق حاصل ہوجاتی ہے اسیکو نووی نے بھی پسند کیا ہے تفتازانی نے طرف محققین کے نسبت
کیا ہے تاج سبکی کہتے ہین یہ اختلاف لفظی ہے بہرحال ایمان نام ہے تصدیق قلبی کا اسلام نام ہے
سچا اور یہی حکم کا احسان نام ہے اخلاص دل کا ایک لفظ کا استعمال کبھی دوسرے لفظ کی جگہ بھی آجاتا
ہے اسلام ایسی چیز ہے کہ سوا اوسکے کوئی دوسرا دین مقبول نہین ہے **قال تعالے** ومن
یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین مراد لفظ اسلام سے اسجگہ
وہی چیز ہے جو حدیث جبریل علیہ السلام مین نزدیک مسلم کے آئی ہے الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا
اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت
ان استطعت الیہ سبیلا معلوم ہوا کہ ان سب کامون کو ملاکر اسلام کہتے ہین اگر ایک کام کو بھی کوئی
شخص ان کامون سے عمداً بعد فرضیت کے ترک کرتا ہے تو وہ مسلمان نہین رہتا حدیث شریف مین
جسطرح تارک صلوۃ کو کافر فرمایا ہے اسیطرح حکم کفر کا تارک عمداً زکوۃ وصوم وحج پر بھی لگایا گیا

تفصیل اس مسئلے کی رسالہ **وسیلۃ النجاۃ** مین لکہی گئی ہے اسجگہ فقط اتنا مطلب ہے
کہ خوبی اسلام کی لکہی جاوے سو اسلام وہ چیز ہے جسکی دعا انبیا نے مانگی تہی کسی اور بشر کی تو کیا ہستی
ہے ادعیۂ نبویہ مین آیا ہے اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین
اسکو احمد و بخاری نے ادب مفرد مین رفاعہ سے روایت کیا ہے حاکم نے صحیح بتایا ہے نسائی
بہی اسکے مخرج ہین یعنی اے اللہ تو ہمکو مسلمان مار نیکون مین ملا رسوا کر نفتنے مین مت ڈال
قال تعالے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم
الکفر والفسوق والعصیان یعنی اللہ نے تمکو ایمان کی محبت دی ہے ایمان کو تمہارے
دلون مین زینت بخشی ہے کفر و فسق و گناہ تمکو برا لگتا ہے معلوم ہوا کہ جب کسی شخص کی یہہ حالت ہوگی
تب کہین وہ مسلمان ایماندار ٹہیریگا ورنہ اوسکا نام کافر فاسق عاصی ہوگا اسی وجہ سے یہہ بات
کہی جاتی ہے کہ فسق و عصیان کا رشتہ کفر سے نزدیک لگا ہوا ہے گناہ کا ڈانڈا اصنڈا سرحد کفر سے
ملا ہوا ہے گو اہلسنت نے مرتکب کبائر کو ایمان سے خارج دائرہ کفر مین داخل نہین کیا ہے اسلیئے کہ ہنوز
نفس تصدیق قلبی باقی ہے گو اسلام ظاہری ناقص ہوگیا ہے یہہ اور بات ہے کہ اکثر نام کے مسلمانون
کو گناہ کبیرہ اصرار عصیان کفر تک پہونچا دیتا ہے اسیلیئے یہہ کہا ہے کہ معاصی کفر کے قاصد ہین جسنے
گناہ کرنا شروع کیا اوسکو گویا کفر نے پیغام بہیجا اسلام نے سلام رخصت کیا پہر جو کوئی گناہ پہ
جما ہوا ہے رات دن خطا کیا کرتا ہے اوسکے پاس گویا ہر دم قاصد کفر آیا کرتا ہے ؎

قاصد ترے بار بار آئے	اک ہفتہ مین تین چار آئے

ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے یہہ سوال کیا تہا کہ تو مجہکو اور میری اولاد کو مسلمان بنائے رکہہ ربنا و
اجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ مسلمۃ لک معلوم ہوا کہ کوئی نعمت و کرامت بزرگی و عظمت
مین اسلام سے بڑہکر نہین ہے اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا جب سے ابتک کچہہ نہ کچہہ ذریت ابراہیمی
اسلام پر قائم چلی آتی ہے اور قیامت تک چلی جاویگی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص
ذریت ابراہیم علیہ السلام ہین ہین اشرف انبیا کرام ہین آپکی امت بہی اکرم جملہ امم ہے ساری

سادات اولاد سید المرسلین مین سارے قریش ذریت اسمعیل بن خلیل اللہ مین انہین تر اکثر تھی بنیاد
سے ہمیشہ اسلام قائم رہا اور رہیگا گو بعض ذریت اسحق علیہ السلام کی بعد موسی علیہ السلام کے مسلمان رہے
جب نرہی تب ہی اونپر خدا کی مار پڑی سلطنت و نبوت دونون کہو بیٹھے ضربت علیھم الذلۃ
والمسکنۃ وباؤا بغضب من اللہ پہر ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو یہہ نصیحت کی تہی
کہ خبردار تم مسلمان ہی رہکر مرنا اللہ نے اس دین کو تمہارے لئے پسند کر لیا ہے یا بنی ان اللہ اصطفی
لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون افسوس ہے کہ خدا تو ہمکو مسلمان بنا وے ہمارے لئے دین
اسلام پسند فرماوے ہم خدا کی پسند کو چہوڑ کر اپنی پسند پر چلین پارسی ہندی بنین یا نصرانی
یہودی کہلائین اس سے بڑہکر اور کیا کفران نعمت الہی ہوگا ایسے لوگ حقیقت مین بندے نہین
ہوتے ہین گندے ہوتے ہین پہر بھی اپنے عمل بد پر شرمندہ نہین ہوتے ابراہیم علیہ السلام وہ شخص
تے جنکو جہان بہر کے دین والے مانتے جانتے ہین سلف صالح سے اونکی تعظیم کرتے چلے آئے ہین سو یہ اسلام
اونکی ملت کا نام ہے اونہین نے ہمارا نام بہی مسلمان رکہا ہے یہہ کچہہ ہمارا انیا بانا نہین ہے بلکہ بہت پرانا
رہ چکا ہے هو سماكم المسلمين من قبل یہی نام ہمارا توریت و انجیل مین بہی آیا ہے قرآن مین اوسی
نام سے ہمکو یاد فرمایا ہے وللہ الحمد سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے اگر کوئی پوچہتا کہ تم کون ذات
ہو تو کہتے انا ابن الاسلام یہہ سلمان وہ صحابی ہین جنکے حق مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے یہہ فرمایا تہا سلمان منا اهل البیت یہہ نسبت اپنی طرف اسلام کے بطور فخر کے بیان
کرتے تہے سچ ہے اس سے بڑہکر اور کیا فخر ہوگا کہ ہم اوسی نام سے پکارے جاوین جسکو اللہ نے ہمارے
لئے پسند کیا ہے اوسکے خلیل جلیل نے ہمارا وہ نام رکہا ہے خدا کے رسولون نے اوس نام پر اپنا نام
جانا ہے موسی علیہ السلام کی قوم مین جو لوگ ایمان لائے تہے اونکی فرمایش خدا سے یہہ تہی ربنا
افرغ علینا صبرا وتوفنا مسلمین اے رب تو ہمکو صبر دے ہمکو مسلمان مار معلوم ہوا کہ یہہ دو
چیزین بڑی نعمت ہین ایک صبر دوسرے مسلمان رہکر مرنا انبیا مین ایک تو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے یہہ دعا کی تہی کہ اللھم توفنا مسلمین دوسرے یوسف صدیق علیہ السلام نے توفنی

صبغۃ والحقنی بالصالحین اسلام سے بڑھکر اور کیا منت ہوگی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام
کا نام دین رکھا ہے ان الدین عند اللہ الاسلام کون ہبہ اس سے بہتر ہے کہ سوا اس دین کے
دوسرا دین منظور نہین ہے جیسا کہ اوپر گزرچکا کون عطا اس سے افضل ہے کہ اسلام کو ہمارے لئے
پسند فرمایا ہے رضیت لکم الاسلام دینا کون بخشش اس سے بڑھکر ہے کہ ساری مخلوق کا ماننا
یہی اسلام ہے وله اسلم من فی السموات والارض طوعا وکرها والیه ترجعون کون
خلعت اس سے زیادہ قیمتی ہے جو خدا نے ہمین پہنایا ہے بلکہ اپنے خلیل وسارے مسلمین ومہدیین
کو بخشا ہے ما کان ابراهیم یهودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما وما کان من المشرکین
یعنی ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تہے نہ نصرانی بلکہ یکتا مسلمان تہے مشرک نتہے صدقے اس آیت کی
جامعیت پر دنیا مین ادیان منسوخہ مین سے اب فقط یہی دو مذہب والے سنے جاتے ہین ایک یہود دوسرے
ترسا یہہ اہل کتاب کہلاتے ہین انکے سوا جتنے اہل مذاہب سوا اہل اسلام کے ہین وہ سب مشرک ہین
گو الگ الگ نام رکہتے ہون مگر کام سبکا یہی شرک باللہ ہے سو ابراہیم علیہ السلام کو سارے جہان
کے دینون مذہبون سے علیحدہ کرکے مسلمان ٹہیرایا مسلمان بہی کون جو صفت اسلام مین یکتا ہے یہتا
ہو اسیلئے یہہ بات ہے کہ ملت اسلام کو ملت حنیفی کہتے ہین حنیف وہ شخص ہے جو طرف کسی امر باطل
کے نہ جہکے دین حق سے ہرگز نہ پہرے اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ ایک بڑی بہاری آگ مین ڈالے
گئے مگر اسلام سے نہ پہرے اب خدا کے خلیل جلیل نہون تو پہر اور کیا ہوگا سبحان اللہ یہان تو بطفیل
اسلام کے آگ سرد ہوکر باغ ہوگئی وہان مقلدین فرعون کے لئے پانی آگ بنگیا اغرقوا فادخلوا
نارا یہی حال زمانۂ دجال مین ہوگا کہ اوسکی آگ حق مین مسلمان کے جنت اوسکی بہشت حق مین کافر
کے دوزخ ہوجاویگی بہلا کون نعمت اس اسلام سے بڑہکر ہوسکتی ہے حالانکہ خدا نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو حکم فرمایا ہے کہ وہ یون کہین انا اول المسلمین پہر اس کلمہ کو شرف اذکار ومفتاح
عبادت ٹہیرایا کہ ہر دن مین کئی بار موںہہ سے نکلتا ہے وللہ الحمد اسلام عظیم عطا کرم ہوا اب نہو تو
پہر کیا ہوتا الا نکہ نجات پانا مومن کا قیامت کے ہول سے بچنا محشر کی سختیون سے محفوظ رہنا آفات

روشن موقف سے سفید ہونا مسلمانوں کے مونھ کا سیاہ رو ہونا منکرین اسلام کا اسی حالی اسلام
سے لگا ہوا ہے اسی اسلام کی بدولت جسوقت کہ گنہگار لوگ حوض کوثر سے ہٹائے جاوینگے
مسلمان آب برکت مآب کو حوض رسول مستطاب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پئین گے یہی اسلام ہوگا
جسکے صدقے مین پل صراط سے گزر جاوینگے ورنہ شقی لوگ پل سے گر کر جہنم کی تہ مین جا لگینگے
یہی اسلام ہے جسکی بدولت مسلم مجرم سے ممتاز ہوگا یہی اسلام ہے جسکے سبب مسلمان منکر نکیر
کے سوال کا قبر مین جواب دے سکیگا حدیث جابر مین آیا ہے کہ بعد اس جواب باصواب کے منادی
رب العالمین ندا کریگا ان صدق عبدی فافرشوہ من الجنۃ اخرجہ البیہقی یہی اسلام ہے
جسکی بشارت لیکر جبریل علیہ السلام آئے تھے قل نزلہ روح القدس من ربک بالحق لیثبت الذین
امنوا وھدی وبشری للمسلمین جسنے اس بشارت کو قبول کیا بلکہ کتابی مجوسی وغیرہ بنکر اوسکو
پھیر دیا اوس سے بڑھکر کوئی بدبخت نہین ہے ؎

آب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد
گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

یہی اسلام ہے جسکے صدقے مین خدا نے ہزارون نعمتین اپنے بندونکو دے رکھی ہین واللہ
جعل لکم من بیوتکم سکنا الی قولہ کذالک یتم نعمتہ علیکم لعلکم تسلمون تم یہہ نہ سمجھو کہ اس
طرح کی نعمت کفار کو بھی تو دی ہے تو پھر اسلام کی کیا خصوصیت باقی رہی اسلئے کہ وہ نعمت جو
نزدیک کفار کے ہے گو شکل مین نعمت ہے مگر درحقیقت نقمت ہے اسکو راحت نہ سمجھو بلکہ جراحت
جانو قرآن پاک مین بحق کفار فرمایا ہے لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماواھم
جھنم وبئس المھاد یعنی یہہ کافر لوگ جو اکثر شہرون ملکون مین دوڑتے پھرتے ہین ہر ملک وشہر
کو اپنے قبضے مین لاتے ہین دنیا کا عیش کرتے ہین سارے جہان کے مزے اوڑاتے ہین تو انکے
عیش وعشرت کو دیکھکر رنج نکرو غم نہ کہا یہہ یونہی انکے یہ برتاؤ انکا بہت ذرا سا تھوڑا سا ہے یعنی
دم نکلنے تک یا قیام دنیا تک پھر انکا گھر جہنم ہے وہ برا بچھونا ہے یہہ وہ اسلام ہے جسکا شکر مسلمان
لوگ دار السلام مین ادا کرینگے الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا

فضیلت اسلام کی قرآن وحدیث مین بیشمار آئی ہے کوئی کہانتک لکھے جو اسجگہہ ذرا سا لکھہ دیا گیا ہے سمجھہ دار کو اسیقدر کافی ہے ورنہ بے سمجھہ کے لئے ایک دفتر بھی وافی شافی نہین ہوسکتا اسلام کا محل ارکان مین ایمان کا محل جنان ہے احسان کا محل جان ہے حدیث مسلم مین جابر سے مرفوعًا تعریف ایمان کی یون آئی ہے ان تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ اس مجمل کی تفصیل رسالۂ فتح الباب لعقائد اولی الالباب مین لکھی گئی ہے انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اسلام علانیہ ہے ایمان دلمین ہوتا ہے پہر سینہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تقویٰ اسیجگہہ رہتا ہے رواہ احمد والبزار وابو یعلی معلوم ہوا کہ اسلام کہتے ہین ہاتہہ پاؤن سے کام کرنے کو اوسکا اثر آنکھہ سے نظر پڑتا ہے اوسکا بجالانا خونریزی سے بچالیتا ہے اوسکے سبب سے بندہ عادل ٹہیرتا ہے لائق قبول گواہی واعتماد روایت کے ہوجاتا ہے ایمان کی جگہہ مخفی ہوتی ہے آنکہہ سے دکہائی نہین دیتی بلکہ اگر دل کو چیر پہاڑ کر دیکھین تو بھی کچھہ نظر نہین آتا اسیلیے اسلام کو علامت صدق ایمان کی ٹہیرا دیا ہے نجات کی امید کو جہنم سے بچاؤ کو انہین دونون امر پر موقوف رکھا ہے اسیلیے قرآن شریف مین جابجا یہہ ارشاد آیا ہے ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات کانت لہم جنات الفردوس نزلا معلوم ہوا کہ ایمان وعمل کا ساتھہ ہے اسلام اگر تن ہے تو ایمان اوسکا دل ہے احسان اوسکی جان ہے ؎

ایمان کی کہین گے ایمان ہے تو سب کچھہ		تو جان ہے ہماری اور جان ہے تو سب کچھہ

یہہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کسی کے دل مین تصدیق حق ہے مگر وہ کوئی کام اسلام کا نہین کرتا ہے جیسے ابوطالب تھے تو یہہ نری تصدیق باوجود انکار اسلام کے کچھہ کام نہین آسکتی ہے اسیطرح اگر کوئی شخص خصال اسلام بجالاتا ہے مگر تصدیق ایمان کی نہین رکہتا ہے جیسے منافق لوگ تو وہ سب سے نیچے کے درجہ دوزخ مین جاویگا اسکو نفاق ایمانی کہتے ہین اس نفاق کا ایک اور بھائی ہے جسکو نفاق عملی بولتے ہین پہلی قسم کے نفاق والے زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بہت تھے اس زمانہ مین دوسری قسم کے منافقون سے ہر ملک ہر شہر ہر محلہ ہر محل بہرا ہوا ہے الا ماشاء اللہ

احسان جسکو اخلاص کہتے ہین اوسکا کہین اتا پتا بہی نہین چلتا مگر نزدیک بعض علماء حدیث کے

اس عہد سست مین نہ سنا نام اضطراب		ستا یہ پتا لگے رگ بسمل کے آس پاس

بیان اخلاص و صدق و نیت صالحہ کا

حدیث طویل ابن عمر مین مرفوعا ایک قصہ تین نفر کا آیا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ رات کو وہ ایک غار مین جاکر سو رہے تہے کہ ناگہاں ایک پتہر پہاڑ پر سے سرک کر غار کے مونہہ پر آپڑا رستہ بند ہو گیا تیہ ٹہیری کہ خدا سے بوسیلہ کسی عمل صالح کے دعا کرنا چاہئے ورنہ نجات معلوم ہر ایکنے اپنا عمل صالح ذکر کرکے کہا کہ اے اللہ اگر مینے یہہ کام خالص تیرے لئے کیا ہے تو تو اس پتہر کو ہٹا دے کہ ہم باہر نکلین پہلے نفر کا عمل یہہ تہا کہ وہ رات بہر دودہ کا پیالا لئے ہوئے سرہانے اپنی بوڑہی ماں باپ کے کہڑا رہا اونکو نیند سے نہ جگایا نہ آپ پیا نہ بچون کو پلایا جب وہ دونون خود صبح کو جاگے تو اونہون نے پیا اسکی دعا پر وہ پتہر کچہہ سرکا لیکن ایسا کہ باہر نکل سکیں دوسرے آدمی نے اپنا عمل صالح ذکر کیا کہ چچا کی بیٹی کو سو اشرفیان دیکر زنا کرنا چاہا تہا پہر قابو پانے پر خوف خدا سے باز رہا مال بہی چہوڑا اسکی دعا پر وہ پتہر ذرا سا اور سرکا مگر لائق باہر نکلنے کے نہ ہوا تیسرے نے اپنا عمل صالح ذکر کیا کہ اوسنے ایک مزدور کی اجرت سے مال جمع کیا تہا پہر وہ سارا مال اوس مزدور کو دیدیا اوسکی دعا پر وہ پتہر ہٹ گیا رستہ ملا یہہ نکل کہڑے ہوئے اسکو شیخین نے کئی طریق سے روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت کرنا خدا سے ڈر کر کسی گناہ سے باز رہنا خلق خدا کے ساتہہ احسان کرنا عمل صالح ہے تیہ بہی معلوم ہوا کہ اپنے عمل صالح کو یاد کرکے خدا سے سوال کرنا درست ہے ایسا توسل منع نہین ہے تیہ بہی معلوم ہوا کہ عمل صالح کے طفیل سے دنیا کی بلا بہی ٹل جاتی ہے آخرت مین اوسکا اجر الگ ملیگا معاذ بن جبل کو جب یمن کے بہیجا تہا تو انہون نے کہا اے رسول خدا مجہے کچہہ وصیت کیجئے فرمایا تو اپنے دین کو خالص کر تجہکو تہوڑا عمل کفایت کر جاویگا رواہ الحاکم معلوم ہوا کہ عمل بے اخلاص گو بہت ہو کافی نہین ہوتا ہے

تو وہ عمل ساتھ اخلاص کے ثابت ہو جاتا ہے ضحاک بن قیس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو تم اپنے کام خالص کیا کرو اللہ تعالے قبول نہین کرتا مگر وہی عمل جو
خالص اوسی کے لئے ہوتا ہے رواہ البزار اس حدیث کے اول مین یہہ آیا تہا کہ اللہ تعالے
کہتا ہے مین بہتر شریک ہون جسنے میرے ساتھہ کسیکو شریک کیا تو وہ کام اوسی شریک کے لئے ہو
معلوم ہوا کہ اخلاص مقابل شرک کے ہے جب کوئی عمل خالص واسطے اللہ کے نہین ہوتا ہے تو
ضرور اوسمین شرکت غیر اللہ کی ہوتی ہے اور کچھہ نہین تو ریا تو ضرور ہی ہوتا ہے ریا کو چہوٹا شرک
فرمایا ہے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ایک آدمی نے رسول خدا سے کہا بہلا بتاؤ ایک شخص اجر و ذکر
کا جویان ہے اوسکو کیا ملیگا تین بار فرمایا کچہہ نہین پہر کہا کہ اللہ قبول نہین کرتا ہے کسی عمل کو مگر
جو خالص ہو خاص اللہ کے لئے کیا گیا ہو رواہ ابو داؤد حدیث ابی الدرداء مین مرفوعًا آیا ہے
کہ دنیا ملعون ہے جو کچہہ دنیا مین ہے وہ سب ہی ملعون ہے مگر وہ کام جس سے خدا مقصود ہے رواہ
الطبرانی ف عمر بن خطاب کہتے ہین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے نہین
ہے عمل یعنی اعتبار عمل کا مگر نیت سے ہر آدمی کو وہی ملیگا جو اوسکی نیت ہے جسنے ہجرت کی اللہ و رسول کے لئے اوسکی ہجرت
اللہ و رسول کی طرف ہوئی جسنے ہجرت کی دنیا کے لئے یا کسی عورت کے لئے کہ اوسسے نکاح کرے اوسکی ہجرت اسی
کام کے لئے ٹہیری رواہ الشیخان یہہ حدیث اصل اصول اسلام ہے دار و مدار جملہ اعمال کا اسی
خبر پر ہے آدمی اپنی نیت کو معلوم کر کے دریافت کر سکتا ہے کہ کون کام اوسکا خالص اللہ کے لئے
ہوا کون کام دنیا کے کسی مطلب کے لئے ہوا جو کام خاص اللہ کے لئے کیا ہے وہ مقبول ہوگا جو دنیا
کے لئے کیا ہے وہ مردود ہے اوسکا کچہہ اجر نہ ملیگا بلکہ اوسپر پکڑ ہوگی عائشہ کی حدیث مین مرفوعًا
آیا ہے کہ ایک لشکر کعبہ پر چڑہائی کریگا جب وہ بیدار مین پہونچیگا سارے لشکر والے اگلی پچہلی زمین
مین دہسجاوینگے پہر سب اپنی نیتون کے موافق قبرونسے اوٹہینگے رواہ الشیخان یہہ واقعہ
زمانہ ظہور مہدی علیہ السلام مین ہوگا اس لشکر مین ایسے لوگ بہی ہونگے جو زبردستی شریک لشکر کئے
گئے تہے اونکی نیت جنگ کی نہتی معلوم ہوا کہ جو گناہ کسی سے زبردستی کرایا جاتا ہے اوسپر پکڑ نہین

ہوتی ہے یہ اللہ کا فضل ہے بلکہ عدل ہے گناہ پر اوسی شخص کی پکڑ ہوگی جسنے وہ گناہ اپنی خوشی سے
کیا ہے بڑا گناہ ہو یا چھوٹا جسنے کوئی گناہ دوسرے کی زبردستی سے کیا ہے وہ مجبور معذور رہیگا
انشاء اللہ تعالےٰ انس بن مالک نے کہا ہم غزوہ تبوک سے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پھر آئے فرمایا کچھ لوگ ہمکو چھوڑ کر مدینہ میں رہگئے ہیں ہم کسی گھاٹی جنگل میں نہیں چلے لیکن وہ
لوگ ہمارے ساتھ تھے اونکو عذر نے روک رکھا رواہ البخاری ابوداؤد نے اتنا اور زیادہ
کیا ہے کہا وہ ہمارے ساتھ کیونکر ہوئے وہ تو مدینے میں رہے فرمایا اونکو بیماری نے روک
رکھا معلوم ہوا کہ فقط نیت پر بھی اجر ملتا ہے کچھ کام کرنے ہی پر حصر نہیں ہے عذر سے اجر نیت
کا باطل نہیں ہوتا ہے ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ
تمہارے جسم تمہاری صورتیں نہیں دیکھتا ہے تمہارے دلوں کیطرف دیکھتا ہے رواہ
مسلم یعنی تمہاری نیت کو پرکھتا ہے کہ کیسی ہے یہ نہیں دیکھتا کہ تم موٹے ہو یا دبلے خوبصورت
ہو یا بدصورت نیت اچھی چاہیئے پھر کیسا ہی ہو صورت کیسی ہی ہو حدیث طویل ابی ہریرہ
میں مرفوعاً آیا ہے کہ ایک بندے کو خدا نے مال و علم دیا ہے وہ اپنے رب سے ڈرتا ہے صلہ رحم
کرتا ہے جانتا ہے کہ اس مال میں اللہ کا حق ہے ایسا شخص افضل منازل میں ہوگا ایک وہ بندہ
ہے جسکو مال دیا نہ علم وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی وہی کام کرتا جو فلاں شخص
کرتا ہے سو اوسکو اوسکی نیت کا پھل ملیگا دونوں گناہ میں برابر ہونگے الحدیث رواہ
الترمذی مرد مفلس کو شخص دولتمند عیاش پر رشک آتا ہے بلکہ حسد ہوتا ہے جی میں کہتا ہے
کہ اگر میں مالدار ہوتا تو اسیطرح کا عیش کرتا اس نیت پر گناہ اس شخص اور اوس شخص کا جو اپنا
مال عیش ناجائز میں اوڑاتا ہے یکساں ہے گناہ بے لذت اسیکو کہتے ہیں کہ کیا تو کچھ بھی نہیں
مگر بلا میں پڑگئے معلوم ہوا کہ افعال قلوب پر بھی پکڑ ہوتی ہے سزا ملتی ہے نیت کام دل کا ہے
نہ اعضا کا بری نیت کا برا انجام ہوگا اچھی نیت کا اچھا انجام ابن عباس کہتے ہیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے نیکیاں برائیاں لکھی ہیں پھر بیان اوسکا یوں کیا

مین کیا ہے جسنے ارادہ کسی نیکی کا کیا مگر وہ نیکی نہ کی تو اللہ اوسکے لئے ایک پوری نیکی لکھتا ہے پھر
اگر اوس نیکی کو کر گزرا تو اوسکے لئے دس نیکیان سات سو نیکی تک بلکہ اس سے زیادہ لکھتا ہے جسنے
برا ارادہ کیا مگر وہ ارادہ پورا نہ کیا تو اوسکے لئے ایک پوری نیکی لکھتا ہے پھر اگر کر گزرا تو ایک ہی
برائی لکھتا ہے یا اوسکو مٹا دیتا ہے ہلاک نہین ہوتا اللہ پر مگر وہی شخص جو ہلاک ہونیوالا ہی ہو رواہ
الشیخان اللہ کے فضل کو تو دیکھو کہ گناہ کی نیت کو بھی ایک حسنہ ٹھیراتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ
عمل مین نہ آوے اور جو آگیا تو ایک ہی سیئہ لکھتا ہے نہ زیادہ بخلاف عمل نیک کے کہ نری نیت
پر ایک نیکی ثابت ہوتی ہے کام کرنے پر دس گنی سات سو گنی بلکہ ہزار گنی لکھی جاتی ہے ابو ہریرہ
کی حدیث مین مرفوعاً قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسنے اپنا صدقہ ایک بار چور کو دوسری بار زانیہ کو
تیسری بار تونگر کو دیا تھا لوگون نے کہا دیکھو یہ صدقہ کسکو دیا ہے جب اوسکو معلوم ہوا کہ یہ
صدقہ کسکو دیا گیا تو اوسنے کہا اللہ تیرا شکر ہے چور زانیہ تونگر پر یعنی مینے تو اچھی نیت سے دیا
تھا مگر ہاتھ مین ان لوگون کے گیا اوس سے کہا گیا شاید چور چوری سے زانیہ زنا سے بچے تونگر
عبرت پکڑ کے اپنا مال صرف کرے رواہ الشیخان یعنی جب نیت اچھی ہوتی ہے تو غلطی سے
اجر نہین جاتا تاہم اگر دینا اوسکا ہے جہان یہ بات معلوم ہے کہ وہ لینے والا برا آدمی ہے لیکر بری
جگہ صرف کریگا جسطرح امراء رؤسا اپنے ہمنشینون کو دیا کرتے ہین اونکا صرف کرنا گناہ مین انکو
معلوم ہوتا ہے اسمین دینے لینے پر پکڑ ہوگی ابو الدرداء مرفوعاً کہتے ہین جو اپنے بستر پر آیا اوسکی یہ
نیت تھی کہ مین رات کو اوٹھکر نماز پڑہونگا پھر آنکھ لگ گئی نہ جاگا یہانتک کہ صبح ہوگئی تو اوسکو اجر
اوسکی نیت کا ملیگا یہ سونا اوسکا اللہ کیطرف کا صدقہ ہے رواہ النسائی ان سب حدیثون
سے معلوم ہوا کہ جہانتک ہوسکے اچھی نیت کرے بری نیت سے بچے ؛

بیان اتباع کتاب و سنت کا

عرباض بن ساریہ کہتے ہین وعظ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا وعظ جس سے

دل ڈر گئے آنکھون سے آنسو بہہ چلے ہمنے کہا اے رسول خدا یہہ وعظ تو ایسا ہے جیسے کوئی کسیکو رخصت
کرتا ہو آپ ہمکو کچھ وصیت کیجیے فرمایا مین وصیت کرتا ہون تمکو اس بات کی کہ ڈرو تم اللہ سے اور سنو
اور مانو گو تمپر کوئی غلام ہی حکومت کیون نکرے جو کوئی تم مین زندہ رہیگا وہ جلد بہت سا
اختلاف دیکھیگا سو لازم ہے تمپر چلنا میری سنت پر اور میرے خلفاء راشدین مہدیین کی سنت
پر پکڑو اوسکو دانتون سے اور بچو تم نئی ایجاد کامون سے بے شک ہر بدعت گمراہی ہے رواہ
ابو داؤد یہہ حدیث کیا ہے ایک معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جو بات اس
امت مین ہونیوالی تھی اوسکی خبر پہلے سے دیدی فرما دیا کہ بعد میرے بڑا اختلاف ہوگا سو یہہ
اختلاف کثیر بعد زمانہ تبع تابعین کے ظاہر ہوا الگ الگ مذہب نکلے دین مین نئے نئے کام ہونے لگے
ایسے وقت مین ہمکو یہہ وصیت کی ہے کہ ہم سنت پر چلین بدعت سے بچین ہر بدعت کو گمراہی فرمایا
بڑی ہو یا چھوٹی عقیدہ مین ہو یا عمل مین قول مین ہو یا فعل مین گھر مین ہو یا شہر مین امیر مین
ہو یا فقیر مین اس حدیث سے تقسیم بدعت کی جڑ کٹ گئی اتباع سنت کا حکم نکلا ابو شریح خزاعی نے
کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم اس بات کی گواہی نہین دیتے ہو کہ لا الہ
الا اللہ وانی رسول اللہ کہا ہان فرمایا اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ مین ہے دوسرا کنارا
تمہارے ہاتھ مین ہے سو تم اوسکو پکڑے رہو تم ہرگز گمراہ نہوگے اور نہ بعد اسکے کبھی ہلاک ہوگے
رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ قرآن پڑھنے عمل کرنے کے لیے ہے نہ نرے چومنے چاٹنے برکت
کرنے کے لئے جو کوئی قرآن پر عمل کرتا ہے وہ گمراہی وتباہی سے بچا رہتا ہے جو عمل نہین کرتا
وہ گمراہ ہوکر تباہ ہوجاتا ہے امت مین جب سے تقلید کا سوانگ نکلا ہے قرآن شریف کا سمجھنا بند
ہوگیا ہے اب ہر حکم کتب رائے وقیاس سے دریافت کرکے عمل کیا جاتا ہے ابن عباس مرفوعا روایت کرتے
ہین کہ جسنے پکڑا میری سنت کو وقت فساد امت کے اوسکو اجر سو شہید کا ہے رواہ البیہقی
اسکو طبرانی نے بھی حدیث ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے مگر اجر ایک شہید کا ذکر کیا ہے ابو ایوب کا
لفظ یہہ ہے کہ نکلے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ خوف زدہ تھے فرمایا تم اطاعت کرو

میری جب تک کہ مین تمہارے درمیان مین ہون اور لازم پکڑو اللہ کی کتاب کو حلال جانو اوسکے
حلال کو حرام سمجھو اوسکے حرام کو رواہ الطبرانی فی الکبیر رسول خدا کی اطاعت یہہ ہے کہ اونکی
سنت پر عمل کرے زید بن اسلم نے ابن عمر کو دیکھا کہ بند ازار کھولے ہوئے نماز پڑھتے ہین پوچھا یہہ کیا
ہے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اسیطرح کرتے تھے رواہ ابن خزیمۃ
فی صحیحہ معلوم ہوا کہ سلف امت کو یہانتک اہتمام اتباع سنت کا تہا کہ ذرا ذرا سے کام مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چال پر چلتے تھے مجاہد کہتے ہین ہم ساتھ تھے ابن عمر کے ایک سفر مین اونکا
گزر ایک جگہہ پر ہوا وہان سے الگ ہو گئے پوچھا یہہ تمنے کسلئے کیا کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا تہا اسیطرح کرتے تھے رواہ البزار جب ایسا اہتمام اتباع سنت کا ہوتا ہے تب
کہین آدمی سعادت اتباع کی پاتا ہے ابن عمر پاس ایک درخت کے جو درمیان مکہ مدینے کے تہا آتے
اوسکے نیچے قیلولہ کرتے کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسیطرح کرتے تھے رواہ البزار
حافظ منذری نے کہا ہے الآثار عن الصحابۃ فی اتباعھم لہ واقتفائھم بسنتہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کثیرۃ جداً ؛

بیان ایت بالخیر کا جسکو دیکھکر اور لوگ بھی وہی کام کرین ۸

حدیث طویل جریر مین قصہ ایک قوم محتاج کا آیا ہے جنکو دیکھکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
رنج ہوا لوگونکو ترغیب صدقہ کی دی کسی نے نقد دیا کوئی غلہ لایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
خوش ہوئے فرمایا جسنے نکالی اسلام مین کوئی اچھی راہ اوسکو اجر ہے اوس سنت کا اور جو کوئی اوسپر
چلے بغیر اسکے کہ کچھہ اجر اونکا کم ہو الحدیث رواہ مسلم اس حدیث کا لفظ یہہ تہا من سن فی الاسلام
سنۃ حسنۃ حذیفہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے من سن خیرا فاستن بہ کان لہ اجرہ الحدیث
رواہ الحاکم واثلہ بن اسقع کا لفظ یہہ ہے جسنے جاری کی کوئی راہ نیک اوسکو اجر ہوگا اور
راہ کا جبتک لوگ اوس راہ پر چلین گے اوسکی زندگی مین اوسکے مرنے کے بعد یہانتک کہ چلنا

اور اس راہ کا چوڑ دیا جاوے اسیطرح جسنے کوئی بری راہ نکالی اوسپر گناہ ہے اور اس راہ کا جتنا تنگ
کرے وہ راہ چوڑ دیجاوے جو شخص مرا اور وہ مرابط تہا اوسکا عمل جاری رہیگا جب تک کہ قیامت
کے دن وہ اوٹھے رواہ الطبرانی فی الکبیر مرابط وہ شخص ہے جو سرحد ملک اسلام پر حفاظت
کے لئے لگا رہتا ہے دشمن کو ملک اسلام میں آنے سے روکتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی شخص طرف کسی چیز کے کسیکو بلاتا ہے وہ دن قیامت
کے پاس اوس دعوت کے لگا کھڑا ہوگا اگرچہ ایک آدمی نے ایک ہی آدمی کو کیوں نہ بلایا ہو رواہ
ابن ماجہ معلوم ہوا کہ دعوت کرنا طرف اتباع کتاب وسنت کے بڑا عمدہ کام ہے زیادہ نہیں تو
ایک ہی آدمی کو شوق اتباع کا دلانا طرف عمل بالحدیث کے بلانا فائدہ بخشیگا پھر جس کسی نے ایک
محلہ یا شہر یا ملک کے لوگوں کو طرف اتباع کے بلایا ہے گو کوئی آوے یا نہ آوے تو اوسکے اجر کا
کیا ٹھکانا ہے اسنے تو اپنا کام پورا کیا اب کوئی مانے یا نہ مانے ۔

بیان علم وطالب علم وتعلم وتعلیم وفضل علماء ومتعلمین کا

حدیث معاویہ میں مرفوعاً آیا ہے جسکے ساتھ اللہ ارادہ بھلائی کا کرتا ہے اوسکو دین میں سمجھ
دیتا ہے رواہ الشیخان دین کی سمجھ یہی ہے کہ قرآن پر چلے سنت کو پکڑے رہے ہر بات کا
حکم قرآن وحدیث سے معلوم کرے نکات ومقاصد کتاب وسنت کو سمجھے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع
یہہ ہے جو شخص چلا کسی رستہ پر علم ڈھونڈنے کو آسان کر دیتا ہے اللہ اوسکے لئے رستہ بہشت کا
رواہ مسلم گویا راہ علم میں چلنا جنت کے رستہ پر لگنا ہے اس حدیث کے اول میں یہہ بھی فرمایا
ہے کہ جسنے دور کی کوئی سختی دنیا کی کسی مومن سے اللہ اوسکی سختی دن قیامت کے دور کر دیگا
جسنے چھپایا عیب کسی مسلمان کا اللہ اوسکا عیب دنیا وآخرت میں چھپا دیگا جسنے آسانی کی کسی
تنگدست پر اللہ دنیا وآخرت میں اوسپر آسانی کریگا اللہ مددگار ہے بندے کا جب تک کہ بندہ
مددگار ہے اپنے بھائی کا آخر میں اس حدیث کی فضیلت ذکر کی یوں ارشاد فرمائی ہے کہ جمع

نہین ہوتی کوئی قوم کسی گہر مین خدا کے گہرون مین سے پہر وہان تلاوت کرتی ہے کتاب اللہ کی اوسکا درس کرتی ہے آپسمین مگر فرشتے آکر اوس قوم کو گہیر لیتے ہین اوپر سکینہ اوترتا ہے یعنی دلکا چین رحمت اونکو ڈہانپ لیتی ہے اللہ ان لوگون کا ذکر اون لوگون مین کرتا ہے جو اوسکے پاس ہین تیؤر

گر بگذرم بخاطر عاطر شگفت نیست
خاشاک بین کہ بر دل دریا گذر کند

لك البشارة فاخلع ما عليك فقد
ذكرت ثم على ما فيك من عوج

پہر فرمایا جسکے عمل نے دیر کی اوسکا نسب جلدی نہین کرتا رواہ مسلم یعنی ع بندگی باید پیمبر زادگی منظور نیست ہ حدیث ابو الدردار مین مرفوعاً آیا ہے کہ فرشتے اپنے پر واسطے طالبعلم کے بچھا دیتے ہین اوسکے کام سے راضی ہین جتنی مخلوق آسمان و زمین مین ہے وہ سب عالم کے لئے مغفرت مانگتی ہے یہانتک کہ مچھلی اندر پانی کے عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت تارون پر علمار وارث ہین انبیار کے انبیار نے کسیکو وارث درہم دینار یعنی روپے پیسے کا نہین کیا ہے اسی علم کا وارث کر گئے ہین سو جسنے اس علم کو حاصل کیا اوسنے بڑا حصہ لیا رواہ ابو داؤد مراد علم سے اس حدیث مین علم قرآن و حدیث کا ہے نہ علم جدید یونانین و فقہار زمان کا جسکو اہل دنیا علم سمجہتے ہین وہ حقیقت مین جہل ہے نہ علم حدیث مین آیا ہے ان من العلم جهلا یعنی بعضا علم جہل ہوتا ہے صفوان بن عسال کہتے ہین مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا آپ مسجد مین ایک لال چادر پر بیٹھے ہوئے تہے مینے کہا اے رسول خدا مین علم طلب کرنے آیا ہون فرمایا مرحبا بطالب العلم طالب العلم کو فرشتے اپنے پرون سے گہیر لیتے ہین پہر ایک دوسرے کے اوپر تلے آسمان دنیا تک پہونچتے ہین محبت طالب علم سے رواہ الطبرانی واثلہ بن اسقع نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے طلب کیا علم کو پہر پالیا اوسکو اللہ اوسکے لیے دوہرا اجر لکہتا ہے اور جسنے اوسکو نہ پایا اوسکے لئے اکہرا اجر رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ علم آوے یا نہ آوے مگر جو محنت طالب علم مین کیجاتی ہے وہ برباد نہین جاتی اوسکا بہی اجر ملتا ہے وللہ الحمد ابو ذر کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر اگر تو صبح کو واسطے سیکہنے ایک آیت

قرآن کے نکلے تو یہ بہتر ہے تیرے لئے سو رکعت نماز پڑھنے سے اسیطرح اگر تو صبح کو ایک
باب علم کا سیکھے خواہ اوسپر عمل کیا جاوے یا نہ کیا جاوے تو یہ سیکھنا تیرا ہزار رکعت سے بہتر ہے رواہ
ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ کثرت علم کی کثرت عمل سے بہتر ہے اسلئے کہ عمل سے فقط عامل کو فائدہ
ہوتا ہے علم سے ہر کسیکو نفع ہو سکتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے دنیا ملعون ہے جو کچھ دنیا میں ہے وہ سب ہی ملعون ہے مگر ذکر خدا کا اور جو کچھ لگ لگ
اس ذکر کے ہے اور عالم اور متعلم رواہ الترمذی بیان کیا ایسی فضیلت ہے کہ جسکا کچھ پایان نہیر
ہے سارے جہان سے ذاکر و عالم طالب العلم کو جبکہ باقی جہان کو ملعون فرمایا ہے مراد علم سے وہی علم دیں
ہے دین کا علم ہی قرآن و حدیث ہے جس کسی سے زیادہ ذکر نہو سکے تو اوسکے لئے یہی شغل علم
کفایت کرتا ہے کیونکہ اس شغل میں ذکر خدا بھی آجاتا ہے ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نہیں ہے
حسد مگر دو شخصوں پر ایک وہ آدمی جسکو خدا نے مال دیا ہے وہ حق سے اوس مال کو اوڑاتا ہے
دوسرا وہ آدمی جسکو خدا نے حکمت دی ہے وہ اوسی حکمت کے موافق حکم دیتا ہے لوگونکو حکمت ذکر کر
سکہاتا ہے رواہ الشیخان مراد حکمت سے اسجگہ حدیث ہے نہ حکمت یونان بدلیل قولہ تعالیٰ یعلمہم الکتاب
والحکمۃ محاورہ حدیث و قرآن میں جہاں کہیں لفظ حکمت کا آیا ہے مراد اوس سے یہی علم سنت کا ہے
حکمت کو قرآن میں خیر کثیر فرمایا ہے یہہ اسلئے کثیر ہے کہ سنت تعداد میں قرآن شریف سے کہیں زیادہ ہر
سو جتنی زیادہ ہے اوتنی ہی خیر بہت ہے حدیث میں آیا ہے انہا لمثل القرآن او ھی اکثر دوسری
حدیث میں حدیث کو مثل قرآن کے ٹھیرایا ہے اوتیت القرآن و مثلہ معہ یہہ تمثیل قبول حکم و حجت میں ہے
یا یہہ کہ دونوں وحی الٰہی ہیں ان ھو الا وحی یوحی حدیث مذکور میں جسطرح فضیلت علم کی آئی ہے
اسیطرح فضیلت سخاوت کی بھی مذکور فرمائی ہے معلوم ہوا کہ عالم و سخی لائق اسکے ہیں کہ انپر حسد
کرنا درست ہے حسد کا مطلب اسجگہ یہہ ہے کہ اگر اتنا مال و اتنا علم ہمارے پاس ہوتا تو ہم بھی یہی کام
کرتے اس نیت سے اجر میں یہہ حاسد و محسود دونوں برابر ٹھیر جاتے ہیں و للہ الحمد ف حدیث ابو ہریرہ
میں مرفوعاً آیا ہے مومن کو بعد موت کے جو کچھ اوسکے عمل و حسنات میں سے ملتا ہے ایک علم ہے جسکو

سیکھکر پھیلایا دوسرے ولد صالح ہے جسکو چھوڑ گیا تیسری چیز مصحف ہے جسکو ورثہ مین دیگیا چوتھی چیز
مسجد ہے جو بنا گیا پانچوین چیز سرا ہے جو مسافرون کے لیے بنائی ہے چھٹی چیز نہر ہے جسکو جاری کیا
ساتوین چیز وہ صدقہ ہے جو حالت صحت وحیات مین نکالا ہے یہہ سب چیزین بعد موت کے مومن کو
ملتی ہین رواہ ابن ماجۃ ○

نہ مرد است آنکہ نماند پس از وے بجاے
پل و مسجد و چاہ و مہمان سرائے

دوسرا لفظ ابوہریرہ کا مرفوعًا یہہ ہے کہ جب آدمی مرجاتا ہے تو عمل اوسکا بند ہوجاتا ہے مگر تین
چیز کا اجر باقی رہتا ہے ایک صدقہ جاریہ دوسرے علم جس سے نفع ملے تیسرے ولد صالح جو اوسکے لئے
دعا کرتا ہے رواہ مسلم ○

سالہا بر تو بگذرد کہ گذر
نکنی سوے تربت پدرت
تو بجاے پدر چہ کردی خیر
تا ہمان چشم داری از پسرت

ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک فقیہہ شیطان پر ہزار عابد
سے زیادہ تر سخت ہوتا ہے رواہ الترمذی عہد نبوی مین فقیہہ اوسکو کہتے تھے جو دنیا مین زاہد
آخرت مین راغب طالب علم عالم باعمل ہو نہ اوسکو جو مسائل نکاح عتاق طلاق اجارہ بیع سلم وغیرہ بتاتا
ہو غزالی نے احیاء العلوم مین پانچ چار لفظ ایسے بتائے ہین کہ زمانہ سلف مین اور معنی پر بولے جاتے
تھے زمانہ خلف مین اوسکے کچھہ اور معنی ٹھیر گئے منجملہ اونکے ایک لفظ فقہ کا بھی ہے قرآن وحدیث مین
جس جگہہ لفظ فقہ یا تفقہ یا فقیہہ کا آیا ہے مراد اوس سے علم دین وعالم کتاب وسنت ہے نہ فقہ وفقیہ اصطلاحی
کہ یہہ اور چیز ہے وہ اور بات تھی ○

جو ہر جام جم از طینت کان دگر است
تو توقع ز گل کوزہ گران میداری

ایک بار ابوہریرہ مدینے کے بازار پر گذرے کہا اے بازاریو تم بھی کتنے عاجز ہو پوچھا کیا ہوا کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث بٹ رہی ہے اور تم یہان بیٹھے ہو وہان جاکر اپنا حصہ نہین
لیتے پوچھا کہان ہے کہا مسجد مین یہہ سب جلدی سے گئے ابوہریرہ وہین کھڑے رہے جب یہ پھر کر آئے

کہا کیون کہا بیٹھے تو وہان کچھہ بھی نہین دیکھا کہا کیا مسجد مین کوئی نظر نہین آیا کہا ہان کچھہ لوگ
نماز پڑھتے قرآن پڑھتے ہین حلال حرام کا ذکر کر رہے ہین انہون نے کہا کم بختو یہی تو میراث ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسکو طبرانی نے روایت کیا ہے معلوم ہوا اہل دنیا کی میراث
مال ہوتا ہے انبیا کی میراث علم وکمال ہوتا ہے اللھم ارزقنا ف جابر سے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے علم دو ہین ایک دل مین یہ علم نافع ہوتا ہے دوسرا زبان
پر یہ علم اللہ کی حجت ہے بنی آدم پر رواہ الحافظ الخطیب فی تاریخہ مراد پہلے علم سے
علم باعمل ہے جس سے فائدہ مطلب ہے مراد دوسرے علم سے علم بے عمل ہے جو زبان سے نکل کر گلے نیچے
اونہ اترتا پہلے علم کا عالم مغفور ہوگا دوسرے علم کا عالم ماخوذ ہوگا حدیث ابی امامہ مین جناب رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے جو گیا صبح کو مسجد مین اور سکا کچھہ ارادہ نہین ہے مگر یہی خیر
سیکھنے یا سکھانے کا تو اوسکو برابر ایک کامل حاجی کے اجر ملیگا رواہ الطبرانی مراد خیر سے
اسجگہہ علم ہے معلوم ہوا کہ مسجد مین بیٹھکر علم دین کا سبق پڑھانا طالب علمون کا وہان آکر علم
سیکھنا درست ہے یہ بھی معلوم ہوا کہ وقت تحصیل علم کا یہی صبح کا وقت بہتر ہوتا ہے اسیلیے یہہ
بات جاری ہے کہ مدارس مین لڑکے جوان بوڑھے غالباً وقت صبح کے تعلم علم کے لیے آتے جاتے ہین

بیان سننے پڑھانے لکھنے علم حدیث کا

ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے سرسبز رکھے اللہ اوس شخص کو
جسنے سنی ہم سے کوئی حدیث پھر پہونچا دیا اوسکو جون کا تون بہت سے پہونچے ہوئے سننے والے سے
زیادہ یاد رکھتے ہین رواہ ابوداؤد اس حدیث مین فضیلت ہے سماعت وتبلیغ علم دین
کی اور مدح ہے ان لوگون کی جنکو وہ حدیث پہونچی ہے یعنی عالم ومتعلم سنت دونون بہت اچھے
ہوتے ہین سرسبزی کی دعا کچھہ اور ہی ہمت دلا رہی ہے مگر جبکہ بدقسمتی مانع ہو دنیا
کے عالم متعلم ہر شہر ومکان مین بہت ہوتے ہین آخرت کے عالم ومتعلم نسخہ کیمیا ہوگئے

ہین ابو رزین کا لفظ مرفوع یہہ ہے کوئی قوم کتاب اللہ پر جمع ہوکر آپس مین لین دین
علم کا نہین کرتی ہے گروہ توم خدا کی مہمان ہے فرشتے اونکو ڈہانپ لیتے ہین جبتک
کہ وہ اوٹھین اور کسی اور بات چیت مین پڑجاوین کوئی عالم طالب علم مین باہر نہین نکلتا ہے اس ڈر سے
کہ کہین مرجاوے یا لکہنے کو باہر آتا ہے کہ کہین وہ علم پرانا نہ پڑجاوے مگر مثل اوس شخص کے ہوتا
ہے جو صبح شام راہ خدا مین چلتا پہرتا نکلتا باہر آتا جاتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا
کہ علمار کا نشر علم کے لئے گہر سے باہر نکلنا کتابون کا اپنے ہاتہہ سے لکہنا بڑا اجر رکہتا ہے جب نرا
لکہنا کتاب کا موجب اجر عظیم کا ٹہیرا تو تصنیف تالیف کرنا قلم کا پہر اوسکا مسودہ مبیضہ کا ہونا کیا
کچھ اجر نہ رکہتا ہوگا یہی سبب ہے کہ ہمیشہ علمار کتاب وسنت درس علم حدیث کا دیتے رہتے ہین سنداس
علم مبارک کی بخشتے ہین اپنے ہاتہہ سے کتب علوم قرآن وحدیث کو لکہا کرتے ہین ہمیشہ اشاعت سنت
کا خیال زبان سے ہاتہہ سے تالیف جدید سے رکہتے ہین قالب تالیف کو طرح طرح پہ اولٹ پلٹ کر
تبلیغ آیات وسنت فرماتے ہین کبہی اگر تفسیر قرآن پاک لکہی یا جمع کی ہے تو پہر کبہی کسی کتاب حدیث یا
فقہ حدیث کی بہی شرح بنائی ہے یا ایک زبان سے دوسری زبان مین ترجمہ کرکے اہل اسلام کو
پہونچایا سنایا پڑہایا دکہایا ہے حافظ منذری فرماتے ہین ناسخ العلم النافع له اجره واجر
من قرأه او نسخه او عمل به من بعده ما بقي خطه والعمل به لهذا الحديث وامثاله
وناسخ غير النافع مما يوجب الاثم عليه وزره ووزر من قرأه او نسخه او عمل به من
بعده ما بقي خطه والعمل به لما تقدم من الحديث من سن سنة حسنة او سيئة
انتہی یعنی جس شخص نے کوئی علم نافع لکہا ہے اوسکو اجر اپنا اور اجر اوس شخص کا جسنے اوسکو پڑہا
یا نقل کیا یا بعد اسکے اوسپر عمل کیا جبتک کہ وہ خط وعمل باقی ہے ملتا رہیگا بدلیل اسی حدیث کے
اور جسنے کوئی علم غیر نافع لکہا جس سے کوئی گناہ اوسپر عائد ہوتا ہے اوسکو اپنا گناہ اور اوس
شخص کا گناہ جسنے اوسکو پڑہا یا لکہا یا بعد اوسکے اوسپر عمل کیا جب تک کہ وہ خط باقی ہے ملتا رہیگا
بدلیل حدیث من سن سنة حسنة او سيئة واللہ اعلم معلوم ہوا کہ جن لوگون نے کوئی تفسیر

لکھی ہے یا کوئی کتاب علم حدیث کی یا کسی تفسیر کو نقل کیا ہے یا کسی کتاب حدیث کو لکھا ہے اوسکا اجر تا باقی رہنے اوس خط کے یا اوس کتاب کے گو مطبوع ہو جاوے روز افزون ہوتا ہے جن لوگون نے علم معقول کی کتابین لکھی ہین راے و قیاس کے تفادی یا قصے کہانی کی کتابین بنائی ہین مثلاً گلزار نسیم بوستان خیال فسانۂ عجایب وغیرہ کتب نظم یا نثر مین تالیف فرمائی ہین جب تک یہ غلط و کتاب دنیا مین باقی ہے لوگ اوسکو پڑہتے سنتے لکہتے لکہواتے ہین تب تک اوس سب کا گناہ اوس شخص کے گلے بندہتا ہے نعوذ باللہ من غضب اللہ ؁

بیان علما کے پاس بیٹھنے کا

ابن عباس کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم بہشت کے باغون پر گزرو تو چرو کہا بہشت کے باغ کیا ہین فرمایا مجلسین علم کی کہتہ رواہ الطبرانی فی الکبیر یعنی جو مجلس اسلئے منعقد ہوتی ہے کہ وہان بیٹھکر علم پڑہا پڑہایا جاوے قرآن و حدیث کا ذکر و چرچا ہو مسئلے مسائل کی گفتگو آئے کسی آیت یا حدیث کا مطلب بیان کیا جاے تو حکم اوس مجلس کا باغ بہشت کا سا ہے جو اوس محفل مین آتا ہے وہ گویا بہشت مین داخل ہوتا ہے تو آدمی کو چاہیئے کہ جب ایسی مجلس کے پاس سے گزر کرے تو کچھ میوہ اس باغ کا چرتا جاوے یہ نہو کہ بالکل اس باغ کی سیر سے محروم رہے بہشت تو ملیگی جب ملیگی مگر دنیا مین نمونہ اوسکا یہی مجالس علم مجالس ذکر اللہ کے ہین ؎

یارب کچہ اوسمین بہی لقشا ترے گہر کا نکلا	مین سمجہتا تہا کہ جنت مین لگے گا کیا جی

دوسرے لفظ ابن عباس کا یہ ہے پوچھا اے رسول خدا کون ہمنشین ہمارے بہتر ہین یعنی ہم کن لوگون کے پاس نشست برخاست کیا کرین فرمایا جس شخص کا دیکھنا تمکو خدا کی یاد دلائے جسکی بات چیت تمہارا علم بڑہاوے جسکا علم تمکو یاد آخرت دلائے رواہ ابو یعلی یعنی اچھی صحبت مرد عالم ذاکر کی ہوتی ہے نہ شخص جاہل غافل کی ؎

سخت موعظت بیر دانش این سخن ست | کہ از مصاحب ناجنس احتراز کنید

اللهم وفقنا وجنبنا

بیان علماء کے اکرام اجلال تعظیم توقیر کرنیکا

ابو موسی کا لفظ مرفوعًا یون آیا ہے کہ بوڑہے مسلمان کا اکرام کرنا اللہ کا اجلال کرنا ہے یعنی یہہ تعظیم اوس شخص کی نہین ہوئی بلکہ خدا کی تعظیم ہوئی پہر فرمایا اسیطرح اجلال کرنا حامل قرآن کا جو غالی جافی نہین ہو اور اجلال کرنا بادشاہ عادل کا یہہ سب گویا خدا کا اجلال کرنا ہے رواہ ابوداؤد مراد حامل قرآن سے عالم قرآن حافظ قرآن تالی قرآن قاری قرآن عامل بالقرآن ہے مگر اس شرط سے کہ قرآن مین نہ غلو کرتا ہو نہ جفا غلو یہہ ہے کہ قرآن کے معنی بگاڑے مثلاً آیات صفات کی تاویل کرے یا مجرد رائے سے تفسیر بیان کرے یا احکام و مسائل قرآن کو طریقہ فلسفہ یونان یا ملفوظات صوفیہ زمان یا ہفوات ملحدین پہ اوتارے یا اور کچہہ کام مثل اسکے کرے جفا یہہ ہے کہ عمل کرنے کو قرآن پہ واجب نہ سمجھے تیری میری بات پر چلے زید وعمر کا مقلد بنے یا کبہی قرآن لیکر تلاوت تک بہی نکرے یا قرآن کے بیان مین شکوک واوہام مثل اہل کلام کے پیدا کرے ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ برکت پاس تمہارے اکابر کے ہے معلوم ہوا کہ بوڑہے ہون بڑے دن ہین برکت ہوتی ہے پہر جب خود اکابر مین برکت ٹہیری تو جو بڑا بہی ہو سن و عمر بہی ہو عالم بہی ہو اوسکی برکت کا کیا پوچہنا مگر اب وہ وقت آیا ہے کہ بوڑہے کو بیوقوف سمجھتے ہین پہر اگر عالم بہی ہے تو اور بہی زیادہ اوس سے نفرت ہوجاتی ہے برکت حاصل کرنے کے عوض شامت اعمال مین گرفتار ہوجاتے ہین دوسرا لفظ ابن عباس کا مرفوعًا یہہ ہے کہ وہ شخص ہم مین سے نہین ہے جو بڑے کی توقیر چھوٹے پر رحم نکرے نیکی کا حکم نہ دے بری سے منع نکرے رواہ الترمذی عبادہ بن صامت نے مرفوعًا یون کہا ہے کہ وہ ہماری امت ہی مین سے نہین ہے جو بڑے کا اجلال نہین کرتا چھوٹے پر رحم نہین فرماتا ہمارے عالم کو نہین پہچانتا رواہ احمد ظاہر حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کام خلاف طریقہ اسلام ہین

ایسا آدمی گراہت اسلام سے باہر ہوتا ہے جب عالم کی توقیر کی اوسکا رتبہ محفوظ نرکھا بڑے کی تنظیم کی چھوٹے پر رحم نہ کیا تو اسلام باقی نرہا شل جانور ونکے ہوگیا۔

بیان علم پھیلانے اچھے کام کی راہ بتانے کا

ابو قتادہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اچھی چیز جو آدمی بیعد اپنے چھوڑ جاتا ہے تین چیزیں ہین ایک اولاد نیک جو اوسکے لئے دعا کرے دوسرے صدقہ جسکا اجر اوسکو پہونچا رہے تیسرے علم جسپر کوئی بعد اوسکے عمل کرے رواہ ابن ماجۃ انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے دلالت کرنیوالا کسی کار خیر پر ایسا ہے جیسے اوس خیر کا کرنیوالا سچا لانیوالا ہوتا ہے اللہ دوست رکھتا ہے اوس شخص کو جو آفت زدہ کی فریاد کو پہونچتا ہے رواہ البزار وله شواهد اللہ کے فضل کو تو دیکھو کہ جسنے عمل صالح کیا وہ اور جسنے یہہ عمل صالح فقط اوسکو بتا دیا تھا دونوں کا اجر برابر رکھا۔ ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے بلایا کسیکو طرف ہدایت کے اوسکو اوتنا اجر ہوگا جتنا اون لوگون کو اجر ملیگا جنھون نے اوسکی پیروی کی ہے یہہ کچھ اونکے اجر میں کمی نکریگا جسنے بلایا کسیکو طرف گمراہی کے اوسکو اوتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اون لوگوں کو ہوگا جنھون نے اوسکی پیروی کی ہے یہہ کچھ اونکے گناہ مین کمی نکریگا رواہ مسلم حدیث علی علیہ السلام مین تفسیر اس آیت شریف کی کہ قوا انفسکم واھلیکم نارا یون آئی ہے کہ تم اپنے گھروالون کو اچھے کام سکھاؤ رواہ الحاکم موقوفا ؛

بیان ترک کرنے جھگڑے کا

ابو امامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے چھوڑ دیا جھگڑنا اور وہ باطل پر تھا تو بنایا جاویگا اوسکے لئے ایک گھر اردگرد جنت کے اور جسنے ترک کیا جھگڑا اور وہ حق پر تھا تو بنایا جاویگا اوسکے لئے ایک گھر بیچا بیچ مین جنت کے اور جسنے درست کیا اپنی خلق کو بنایا جاویگا

اوسکے لئے گہر اوپر کی جنت مین رواہ الترمذی درستی خلق کی یہہ ہے کہ ایذا کا تحمل کرے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہ گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد اوس ہدایت کے جسپر تہی مگر دیگئی جدل پہر یہہ آیت پڑہی ماضربوہ لک الا جدلا رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ دین دنیا مین جہگڑا کرنا گو حق ہی بات پر کیون نہو اچہا نہین ہوتا ہے اب یارون نے جدل کو علم ٹہیرایا ہے ہدایت کے بعد گمراہی کو پسند کیا ہے پہلی جدل مین دونون طرف سے دلائل عقلی یا نقلی پیش ہوتے تہے اب تو بنا گالی گلوچ کی آتی ہے کتابون مین تبرا لکہا جاتا ہے ایسی تقریر تحریر فقاہت فضیلت مین داخل ہوتی ہے جو کوئی فقط بیان برہان شرعی دلیل سستی پر قناعت کرتا ہے زیادہ باتین نہین بناتا وہ بے علم ٹہیرتا ہے عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ سبسے زیادہ دشمن لوگون مین نزدیک خدا کے بڑا لڑاکا جہگڑالو آدمی ہوتا ہے رواہ الشیخان ابن عباس کہتے ہین آپنے فرمایا ہے کافی ہے تجہکو یہہ گناہ کہ تو ہمیشہ جہگڑا کیا کرے رواہ الترمذی سبسے زیادہ جہگڑا آجکل درمیان اون لوگون کے رہتا ہے جو آپکو زمرۂ اہل علم مین خیال کرتے ہین بدعت کے مویٔ سنت کے مٹانیوالے ہین عوض اتباع کے تقلید کو پکڑے ہوئے ہین کون شہر و قصبہ ہے جہان اس قسم کا قضا جہگڑا پیش نہین ہے کونسے مولوی صاحب منشی صاحب ملا صاحب شیخ صاحب ہین جو رد اہل حق مین کمر باندہے نہین ہرتے ہین

ہیچ جا نیست کہ خالی ز تنازع باشد	میتوان گفت کہ دنیاست ہمہ باغ فدک

کتاب الطہارۃ

بیان پورے کرنے وضو کا

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بلائی جاویگی امت میری دن قیامت کے چمکتی پیشانی نورانی ہاتہ پاؤن آثار وضو کے سو جس کسی سے یہہ کام ہوسکے کہ وہ اپنی چمک کو بڑہاوے تو یہہ کام کرے رواہ الشیخان عبداللہ نے کہا لوگون نے پوچہا کہ آپنے جسکو اپنی امت مین سے نہین دیکہا ہے اوسکو کیونکر پہچانینگے فرمایا وہ چمکتی پیشانی نورانی

اعضا سفید رنگ ہونگے آثار وضو سے رواہ ابن حبان فی صحیحہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع
یہہ ہے جب وضو کرتا ہے کوئی بندہ مسلمان یا مومن پہر دہوتا ہے مونہہ اپنا تو نکل جاتی ہے
اوسکے چہرہ سے ہر وہ خطا جسکو وہ اپنی آنکہہ سے دیکہتا تہا ہمراہ پانی کے یا ہمراہ پچہلی بوند کے
پہر جب وہ دونون ہاتہہ اپنے دہوتا ہے تو نکل جاتی ہے ہر وہ خطا جسکو اوسکے ہاتہون نے
کیا تہا ہمراہ پانی یا ہمراہ پچہلے قطرے کے یہانتک کہ وہ گناہون سے بالکل پاک صاف ہو جاتا
ہے رواہ مسلم حدیث ابی مالک اشعری مین مرفوعاً آیا ہے کہ طہور آدہا ایمان ہے الحمد للہ کہنا
ترازو کو بہر دیتا ہے یا ما بین آسمان و زمین کو نماز نور ہے صدقہ حجت ہے صبر روشنی ہے قرآن
تیری حجت ہے یا تجہپر حجت ہے سارے آدمی صبح کرتے مین پہر اپنی جان بیچتے ہین کوئی تو اوسکو
آزاد کرتا ہے کوئی ہلاک کرتا ہے رواہ مسلم عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ کوئی شخص
نہین ہے جو اچہی طرح پورا پورا وضو کرتا ہے پہر کہڑے ہو کر نماز پڑہتا ہے پہر جو کچہہ نماز مین کہتا
ہے اوسکو جانتا ہے مگر جبکہ نماز سے الگ ہوتا ہے تو ایسا ہوتا ہے جیسے کہ آج اوسکو اوسکی ماں نے
جنا ہو الحدیث رواہ مسلم ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کیا مین راہ نہ بتاؤن تمکو
ایسی چیز پر جس سے خدا تمہاری خطاؤن کو دور کردے تمہارے درجون کو بڑہادے کہا ہان
اے رسول خدا فرمایا پورا کرنا وضو کا مکارہ پر بہت چلنا طرف مسجد کے انتظار کرنا نماز کا بعد نماز
کے یہی ہے رباط یہی ہے رباط رواہ مسلم یعنی وہ رباط اور ہے جو سرحد اسلام
پر رہکر ملک کو دشمن سے بچاتے ہین اوسکا موقع ہمیشہ ہاتہہ نہین آتا مگر یہہ کام ایسے ہین کہ اوسکو
ہر مسلمان بآسانی کر سکتا ہے تیہ بہی حکم مین رباط ہی کے ہین اوسی رباط کا سا اجران کاموں پر
بہی ملتا ہے علی علیہ السلام مرفوعاً کہتے ہین کہ پورا کرنا وضو کا مکارہ مین قدم سے چلنا طرف
مساجد کے انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری نماز کے خطاؤن کو بالکل دہو دیتا ہے رواہ
ابو یعلی مکارہ سے یہہ مراد ہے کہ موسم سرما مین جبکہ سردی زیادہ ہوتی ہے تو صبح شام
وضو کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے اوس وقت مین اچہی طرح وضو کرنا ہاتہہ پاؤن مونہہ کا بخوبی دہونا

اجر ندکور رکھتا ہے ۰

بیان محافظت کا وضو پہ تازہ کرنا وضو کا

ثوبان کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تم سیدہے چلے جاؤ گنتی نکرو جان لو
کہ سب سے بہتر عمل تمہارا یہی نماز ہے نہین محافظت کرتا وضو پہ مگر مومن رواہ ابن ماجۃ ابوہریرہ
کا لفظ یہہ ہے کہ اگر میری امت پہ یہہ بات شاق نہوتی تو مین اونکو حکم کرتا کہ وہ ہر نماز کے لئے
وضو کیا کرین ہر وضو کے ساتہہ مسواک پہرا کرین رواہ احمد عبد اللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے
مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے صبح کو اوٹھکر بلال کو بلایا
کہا تو کس سبب سے مجھسے پہلے طرف جنت کے گیا مینے آجکی رات تیرے جوتے کی آواز اپنے آگے سُنی کہا مین نے
کبھی اذان نہ کہی مگر دو رکعت نماز پڑہی کبھو مجھکو حدث نہوا مگر مینے وضو کر لیا فرمایا یہی سبب ہے یعنی اِس
پیشقدمی کا رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ با وضو رہنا نماز نفل پڑہنا گو دو ہی رکعت
کیون نہون سبب ہے دخول جنت کا ۰

بیان فضیلت مسواک کا

حدیث عائشہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ مسواک موتہہ کو پاک کرتی ہے رب کو راضی رکھتی ہے رواہ
النسائی ابو ایوب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ چار چیزین سنت ہین رسولونکی ایک حیا کرنا دوسری عطر
لگانا تیسرے مسواک کرنا چوتہے نکاح کرنا رواہ الترمذی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب
کبھی باہر سے گہر مین آتے مسواک کرتے اسکو مسلم نے عائشہ سے روایت کیا ہے حدیث ابو امامہ مین یون
آیا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آتے ہین تو مسواک کی وصیت مجھکو کرتے ہین یہانتک کہ
مجھکو ڈر ہوا کہ کہین مجھپر فرض نکر دین یا میری امت پہ الحدیث رواہ ابن ماجۃ احمد و حاکم کا
لفظ عائشہ سے یون ہے کہ مسواک والی نماز نماز بے مسواک پہ ستر درجے بڑہکر ہے یہی مضمون

حدیث ابن عباس بھی نزدیک ابو نعیم کے باسناد جید آیا ہے جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ دو رکعت
نماز ساتھ مسواک کے ستر رکعت نماز بے مسواک سے افضل ہے رواہ ابو نعیم باسناد حسن

بیان انگلیوں میں خلال کرنے کا

ابو ایوب کہتے ہیں نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کیا اچھے لوگ ہیں خلال
کرنے والے میری امت کے پوچھا کون ہیں فرمایا جو لوگ خلال کرتے ہیں وضو میں اور کھانا کھانے
کے بعد وضو کا خلال یہ ہے کہ کلی کرے ناک میں پانی ڈالے انگلیوں کے بیچ کو تر کرے دانتوں
کا خلال بعد تناول طعام کے اسلئے کہ کوئی چیز زیادہ ناگوار سخت تر دونوں فرشتوں پر اس
بات سے نہیں ہے کہ درمیان دانتوں کے کھانا بھرا ہوا اور وہ کھڑا ہوا نماز پڑھتا ہو رواہ
الطبرانی فی الکبیر ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا
کہ اوسنے اپنی ایڑی نہیں دھوئی فرمایا ویل للاعقاب من النار یعنی خرابی ہے ان ایڑیوں
کی آگ دوزخ سے رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یہ ہے ویل للاعقاب وبطون
الاقدام من النار اتنا کہ قرآن سے پاؤں کا مسح ہی سمجھا جاتا ہے مگر جس پر قرآن اترا تھا اوسنے
مسح نہ کیا مگر موزوں پر جیسے وضو میں پاؤں دھوئے جسکو پاؤں دھونے کی تاکید فرمائی
ترک غسل قدم پر وعید سخت سنائی کیا قرآن کا مطلب یا کوئی حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے بھی زیادہ سمجھتا بوجھتا ہے جو مسح کو ترجیح دیتا ہے یا غسل ومسح کا جمع کرنا تجویز
کرتا ہے ابی روح کلاعی کی حدیث میں آیا ہے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز
پڑھائی اوس میں سورہ روم پڑھی پھر نماز سے پھر کر فرمایا ہم پر قرآن میں الجھاؤ ہوا تم میں سے کچھ
لوگ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں وضو اچھی طرح نہیں کرتے سو جو کوئی ہمارے ساتھ نماز پڑھے
اوسکو چاہئے کہ اچھی طرح وضو کیا کرے رواہ احمد اچھی طرح وضو کرنا یوں ہی ہوتا ہے کہ سب
اعضاء وضو کو خوب دھوئے ہر عضو کو تین بار غسل دے کوئی جگہ ناخن برابر بھی خشک نہ رہنے پائے

ورنہ وضو نہوگا وضو نہوا تو نماز بھی نہوئی ؛

بیان اون کلمات کا جو بعد وضو کے کہے جاتے ہین

عمر رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ جو کوئی تم مین پورا وضو کرکے یہہ کہتا ہے اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ تو اوسکے لئے آٹھون دروازے بہشت کے کہولدیے جاتے ہین جس دروازے سے چاہے جنت مین داخل ہو رواہ مسلم ع درخلد زہر درکہ درآئی خوب ست آبو داود نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ یہہ کلمات طرف آسمان کے آنکہہ اوٹھا کرکہے ترمذی نے بھی ابو داود کیطرح روایت کرکے یہہ دعا زیادہ لکہی ہے اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین الحدیث پہر اس حدیث مین تکلم کیا ہے ابو سعید خدری کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے سورہ کہف پڑہی اوسکے لئے دن قیامت کے ایکنور ہوگا اوسکے مقام سے مکہ تک جسنے دس آیتین آخر سورہ کہف کی پڑہین پہر دجال برآمد ہوا تو وہ اوسکو کچھ ضرر نکریگا جس نے وضو کرکے یہہ کہا سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک تو یہہ کلمات ایک کاغذ مین لکہہ اوسپر مہر لگائی جاتی ہے قیامت تک وہ مہر نہ ٹوٹیگی رواہ الطبرانی فی الاوسط ؛

بیان پڑہنے دو رکعت نماز کا بعد وضو کے

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال سے کہا تو نے اسلام مین کونسا ایسا کام کیا ہے جسکی امید تجھکو زیادہ ہے مینے آواز تیرے جوتے کی اپنے آگے جنت مین سنی کہا مینے کوئی عمل امیدواری کا اس سے زیادہ نہین کیا ہے کہ مینے جب کبھی کسی ساعت رات یا دن مین وضو کیا تو اوس وضو سے جو نماز اللہ نے میرے لئے لکھی تھی وہ مین نے پڑہی رواہ الشیخان

عقبہ بن عامر کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین وضو کرتا ہے
کوئی شخص اچھی طرح پہر پڑہتا ہے دو رکعت نماز دل اور مونہہ سے متوجہ ہوکر مگر واجب ہوجاتی ہے
اوسکے لیے بہشت رواہ مسلم زید بن خالد جہنی کہتے مین جسنے اچھی طرح وضو کرکے دو رکعتین
پڑہین پہر اونمین بھول چوک نکی تو اللہ اوسکے اگلے گناہ بخشدیتا ہے رواہ ابوداؤد

کتاب الصلوٰۃ

بیان فضیلت اذان کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اگر معلوم کرلین لوگ کہ اذان
اور صف اول مین کیا اجر ہے پہر نہ پاوین کوئی تدبیر مگر یہی کہ قرعہ ڈالین تو وہ اس کام پر قرعہ
ڈالیں اور اگر جان لین کہ جلد جانے مین طرف نماز کے کیا اجر ہے تو جلدی کرین طرف اوسکے
اور اگر جانیں کہ نماز عشا و صبح مین کیا اجر ہے تو سینے کے بل چلکر آوین رواہ الشیخان ابو سعید
خدری نے کہا ہے کہ جب تو اپنی بکریون مین یا جنگل مین ہو اور تو اذان کہے تو آواز اپنی بلند
کر کیونکہ درازی آواز موذن کو کوئی نہین سنتا جن ہو یا انس یا اور کوئی چیز مگر وہ گواہی دیگا
اوسکے لئے دن قیامت کے پہر کہا کہ یہہ بات مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے رواہ
البخاری ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بخشا جاتا ہے واسطے موذن کے جہانتک کہ اوسکی اذان
کی آواز جاتی ہے ہر خشک و تر اوسکے لئے مغفرت مانگتا ہے رواہ احمد ابو ہریرہ کی حدیث مین
مرفوعاً یون آیا ہے کہ بخشا جاتا ہے واسطے موذن کے درازی آوازتک تصدیق کرتی ہے اوسکی
ہر تر و خشک و تر اوسکو اجر ملتا ہے برابر اونکے جو ہمراہ اوسکے نماز پڑہتے ہین رواہ النسائی
دوسرا لفظ یہہ ہے کہ امام ضامن ہے موذن مؤتمن ہے اے اللہ ہدایت دے تو اماموں کو
بخشدے تو موذنون کو رواہ ابوداؤد تیسرا لفظ یہہ ہے کہ جسوقت اذان دیجاتی ہے تو
شیطان پیٹھ پہیر کر گوز کرتا ہوا بہاگ جاتا ہے تاکہ اذان کو نہ سنے جب اذان ہوچکتی ہے تو

پہر آجاتا ہے جب اقامت کہی جاتی ہے تو پہر چلدیتا ہے جب ہو چکتی ہے تو پہر آتا ہے آدمی کے
جی مین خطرہ ڈالتا ہے کہتا ہے تو وہ بات یاد کر یہہ بات یاد کر جو پہلے سے اوس بیچارہ کو یاد
نہین ہوتی ہے یہانتک کہ نہین جانتا وہ آدمی کہ مینے کتنی نماز پڑہی رواہ الشیخان جابر کا
لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ شیطان اذان سنکر مقام روحا تک بہاگ جاتا ہے راوی نے کہا روحا
ایک جگہہ ہے چہتیس میل پر مدینہ منورہ سے رواہ مسلم معاویہ کی حدیث مین مرفوعًا آیا
ہے موذنون کی گردن دن قیامت کے لنبی ہوگی رواہ مسلم ابو الدردا نے مرفوعًا کہا ہے
کہ بہتر بندے خدا کے وہ لوگ ہین جو رعایت کرتے ہین سورج چاند تارون کی واسطے ذکر اللہ
کے رواہ الحاکم ابن عمر کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے تین آدمی دن قیامت کے مشک کے ٹیلون
پر ہونگے اولین وآخرین اونپر رشک کرینگے ایک وہ بندہ جسنے ادا کیا حق اللہ کا اور اپنے مولے
کا دوسرا وہ آدمی جسنے امامت کی کسی قوم کی اور وہ قوم اوس سے راضی ہے تیسرا وہ شخص جو پانچون
وقت رات دن اذان کہتا ہے رواہ الترمذی انس بن مالک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے راہ چلتے ایک آدمی کو سنا کہ وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا ہے فرمایا یہہ فطرت پر ہے پہر اوسنے
کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا یہہ آگ سے باہر نکلا لوگ دوڑکر پاس اوس مرد کے گئے دیکہا کہ
ایک بکری کا چرواہا ہے نماز کا وقت آیا تہا وہ اذان دے رہا تہا رواہ ابن خزیمۃ وھو
فی مسلم بنحوہ عقبہ بن عامر کی حدیث مین یون آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے تعجب کرتا ہے رب تمہارا بکری کے چرواہے سے جو پہاڑی کے سر پر ہے اذان دیکر نماز پڑہتا
ہے اللہ تعالے فرماتا ہے دیکہو اس میرے بندے کو یہہ اذان دیتا ہے نماز قائم رکہتا ہے مجہہ سے
ڈرتا ہے مینے اسکو بخشدیا جنت مین داخل کیا رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ عبادت کرنا خوف
خدا سے طمع جنت پر کچہہ برا نہین ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع یون آیا ہے کہ جسنے اذان دی بارہ برس
تک اوسکے لئے جنت واجب ہوگئی ساٹہہ نیکیان بعوض اذان ہر دن کے تیس نیکیان بعوض
ہر اقامت کے لکہی گئین رواہ الحاکم ؁

بیان احادیث جواب موذن کا اور بعد اذان کے کیا کہنا چاہیئے

حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے جب سنو تم اذان تو کہو مثل موذن کے پہر درود بہیجو مجہہ پر
جسنے درود بہیجا مجہپر ایکبار درود بہیجتا ہے اوسپر اللہ دس بار پہر مانگو اللہ سے میرے لئے وسیلہ
یہہ ایک منزلت ہے جنت مین نہین لائق ہے مگر واسطے ایک بندے کے اللہ کے بندون مین
سے مین امید کرتا ہون کہ وہ بندہ مین ہی ہونگا جسنے مانگا میرے لئے وسیلہ کو حلال ہوگی
اوسکے لئے شفاعت میری رواہ مسلم حدیث عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ بجاے حی علی الصلوۃ
حی علی الفلاح لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہے باقی وہی جو موذن کہتا ہے جو کوئی دل سے یہ
کہیگا وہ جنت مین جاویگا رواہ مسلم جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے جسنے اذان سنکر یہہ
کہا اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمد الوسیلۃ والفضیلۃ
وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ اوسکے لئے شفاعت میری دن قیامت کے حلال ہوگی
رواہ البخاری سعد بن ابی وقاص کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے جسنے اذان سنکر یہہ کہا
اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ
ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولا اوسکے گناہ بخشے گئے رواہ
مسلم والترمذی واللفظ لمسلم کا لفظ یہہ ہے کہ اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے ابن عمر کہتے ہین
ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا موذن ہمپر بڑہ گئے فرمایا تو بہی وہی کہہ جو موذن کہتے ہین پہر
جب تو کہہ چکے تو مانگ تجہکو ملیگا رواہ ابو داؤد معلوم ہوا کہ جو شخص اذان نہین کہتا ہے مگر
الفاظ اذان سنکر مثل موذن کے کہتا ہے تو دونون کا اجر برابر ہوتا ہے یہہ بہی معلوم ہوا کہ
دعا بعد اذان کے قبول ہوتی ہے ؛

بیان اقامت کہنے کا

سہل بن سعد نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو ساعتین مین جنہین دعا
داعی کی رد نہین ہوتی ایک وقت اقامت نماز کے دوسرے صف جہاد مین رواہ ابن حبان جابر کا
لفظ یہہ ہے جب اقامت نماز کی کہی جاتی ہے تو آسمانون کے دروازے کہولدئے جاتے ہین دعا
قبول ہوتی ہے رواہ احمد ؛

بیان مسجد بنانے کا حاجت کی جگہہ مین

عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جسنے بنائی
کوئی مسجد واسطے اللہ کے چاہتا ہے اس کام سے اللہ کی ذات کو تو بناویگا اللہ اوسکے لئے ایک
گہر جنت مین دوسری روایت یون ہے کہ بناویگا مثل اوسکے جنت مین رواہ الشیخان جابر
بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے جسنے کوئی کنوان کہودا پہر اوس سے کسی تر جگر نے جن ہو یا انس یا پرندہ
پانی پیا تو اللہ اوسکو دن قیامت کے اجر دیگا جسنے کوئی مسجد برابر گہونسلے قطاۃ کے یا اوس سے
بہی چہوٹی بنائی تو اللہ اوسکے لئے ایک گہر بہشت مین بناویگا رواہ ابن خزیمۃ معلوم
ہوا کہ یہہ اجر مطلق مسجد بنانے پر ملتا ہے کچہہ بڑی چہوٹی مسجد کا لحاظ نہین ہے کیونکہ ہر شخص
موافق اپنے مقدور کے مسجد بناتا ہے پہلے گزر چکا ہے کہ مسجد بنانے کا ثواب بعد موت کے
بہی ملتا ہے یہہ کام صالحات باقیات مین داخل ہے رواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ مرفوعاً

بیان مسجد کے صاف ستہری خوشبودار رکہنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے ایک کالی عورت مسجد مین جہاڑو دیا کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی قبر پر نماز پڑہی رواہ الشیخان دوسری روایت مین یون ہے کہ پہر
فرمایا تو نے کس عمل کو افضل پایا لوگون نے کہا کیا یہہ سنتی ہے فرمایا تم اس سے زیادہ نہین سن سکتے
یہہ ذکر بہی کیا ہے کہ اوسنے جواب دیا کہ مسجد کے جہاڑنے کو یہہ حدیث مرسل ہے اس سے سماعت ہوئی

کی ثابت ہوئی گراپنے سور دپر سقصو سیکو انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
مجھپر جر میری امت کے عرض کیے گئے یہانتک کہ وہ تنکا جسکو کسی شخص نے مسجد سے باہر پھینکا۔ یا
تجہپر گناہ میری امت کے عرض کیے گئے پہنے کوئی گناہ اس سے بڑا ہکر نہ دیکھا کہ آدمی کو کوئی سورہ
قرآن کی دیگئی ہو پہر وہ اوسکو بھول گیا روایہ ابو داؤد عائشہ کہتی ہین ہمکو حکم دیا گیا ہے
مسجد بنانے کا گھر ین اور اوسکے صاف پاک خوشبودار رکھنے کا روایہ ابو داؤد واثلہ بن
اسقع کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ تم بچاؤ اپنی مسجدون کو لڑکون دیوانون سے خرید فروخت
کرنے سے جہگڑے کی باتون سے آواز کے بلند کرنے حدود کے قائم کرنے تلوار کہینچنے سے مسجد کے
دروازون پر غسلخانہ طیار کرو جمعہ مین خوشبو سلگاؤ روایہ ابن ماجۃ اسکو طبرانی نے بہی
کبیر مین ابو الدرداء اور ابی امامہ واثلہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے ٭

بیان مسجد مین جانیکا اندہیرے مین

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز پڑھنا آدمی کا جماعت
مین گھر مین بازار مین نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ ہوتا ہے یہ اسلئے ہے کہ جب وہ اچھی طرح
وضو کرکے مسجد کو جاتا ہے اوسکو گھر سے نہین نکالا مگر ایسی نماز نے تو جو قدم رہ رکھتا ہے اوسپر
ایک درجہ بڑہتا ایک خطا گھٹتی ہے جب نماز پڑہتا ہے تو اوسپر فرشتے درود بہیجتے ہین جبتک کہ
وہ اپنے مصلے پر بیٹھا ہوا ہے یون کہتے ہین اللھم صل علیہ اللھم ارحمہ وہ ہمیشہ نماز مین
ہے جبتک کہ نماز کی راہ دیکھتا ہے دوسری روایت یون ہے اللھم اغفرلہ اللھم تب علیہ
جبتک کہ کسیکو مسجد مین نہین ستایا ہے حدث نہین کیا ہے روایہ الشیخان ومالک فی الموطا
ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی گیا طرف مسجد جماعت کے تو ہر ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے دوسرے
قدم پر ایک نیکی لکہی جاتی ہے آتے جاتے روایہ ابن حبان ابن عباس کا لفظ مرفوع یہ ہے
ہر عضو انسان پر ہر دن ایک نماز ہے ایک آدمی نے کہا یہ تو تمنے بڑی سخت خبر دی کہا تیرا حکم

کرنا کسیکو نیک کام کے لئے منع کرنا کسیکو برے کام سے نماز ہے بار اوٹہانا ضعیف کا جدا کرنا کوئی
چیز ضرر کی راہ سے نماز ہے ہر قدم طرف نماز کے اوٹہانا نماز ہے رواہ ابن خزیمۃ عثمان
کی حدیث مین مرفوعًا یون آیا ہے کہ جسنے پورا پورا وضو کیا پہر نماز فرض پڑہنے کو گیا نماز
ہمراہ امام کے پڑہی تو اوسکے گناہ معاف ہوگے رواہ ابن خزیمۃ حدیث سعید بن
مسیب مین آیا ہے کہ ایک انصاری نے مرتے وقت یہہ حدیث مرفوعًا روایت کی ہے کہ جب کسی نے
تم مین سے اچہا وضو کیا پہر نماز کے لئے باہر نکلا تو جو داہنا قدم اوٹہایا اوسپر اللہ ایک نیکی
لکہتا ہے جو بایان قدم رکہا اوسپر ایک سیئہ گہٹاتا ہے اب چاہے کوئی نزدیک ہو یا دور پہر
اگر مسجد مین آکر جماعت کی نماز پڑہی یا کچہہ نماز پڑہ چکے تہے کچہہ باقی تہی اسنے جتنی پائی وہ پڑہی
باقی نماز تمام کی تو اوسکو بہی اوتنا ہی اجر ملیگا پہر اگر مسجد مین نماز ہو چکی تہی اور اسنے اپنی
نماز پوری کی تو بہی اوتنا ہی اجر ہے رواہ ابو داود ابن عباس کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے آج کی رات ایک آنیوالا طرف سے میرے رب کے آیا
اوسنے کہا اے محمد تم کچہہ جانتے ہو کہ ملاء اعلے یعنی مقرب فرشتے کس بات مین اوجہتے ہین کہا
ہان درجات وکفارات مین پاؤن سے چلنے مین طرف جماعات کے وضو کے پورا کرنے مین
سبرات مین یعنی مکارہ مین انتظار نماز مین بعد نماز کے سو جسنے ان کامون پر حفاظت کی
وہ خیریت سے جیا خیریت سے مرا اپنے گناہون سے ایسا پاک ہوا جیسے کہ آج اوسکو اوسکی مان
نے جنا ہو الحدیث رواہ الترمذی لفظ حدیث کا اسجگہہ یہہ ہے عاش بخیر ومات بخیر
والد مرحوم مؤلف نے جب انتقال فرمایا تہا تو تاریخ وفات لفظ مات بخیر برآمد ہوئی و
اللہ الحمد ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے جو کوئی تم مین اچہی طرح وضو کرکے مسجد کو آتا ہے نماز
ہی کا ارادہ رکہتا ہے تو اللہ تعالے اوسکے ساتہہ بشاشت ظاہر فرماتا ہے جسطرح کسی غائب
آدمی کے گہر والے اوسکی صورت دیکہکر بشاش ہوتے ہین رواہ ابن خزیمۃ جابر کہتے ہین
جب جگہہ گرد مسجد نبوی کے خالی ہوئی تو بنو سلمہ نے چاہا کہ قریب مسجد کے آرہین یہہ خبر رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ پہنچی فرمایا کیا تم قریب مسجد کے آنا چاہتے ہو کہا ہاں فرمایا اپنے گھر
تکتب آثارکم دوبارہ یہی کلمہ کہا یعنی تم جو اپنے گھروں سے چلکر یہانتک واسطے نماز کے آتے ہو
تو تمہارے نقش قدم لکھے جاتے ہیں یعنی ہر قدم پر اجر ملتا ہے اونھوں نے کہا اب ہمکو نقل مکان کا
کرنا خوش نہیں آتا رواہ مسلم ابن عباس نے کہا ہے انصار کے گھر مسجد سے دور تھے اونھوں نے
چاہا کہ ہم نزدیک ہو جاویں یہ آیت اوتری نکتب ما قدموا وآثارہم پھر وہ تھم گئے رواہ
ابن ماجہ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ جو کوئی جتنا مسجد سے دور ہے اوتنا ہی اجر
اوسکا زیادہ ہے رواہ ابو داؤد دوسرا لفظ اسکا مرفوعا یوں آیا ہے کہ آدمی کے ہر جوڑ پر
ایک صدقہ ہے جبکہ ہر دن سورج نکلتا ہے عدل کرنا تیرا درمیان دو آدمیون کے صدقہ ہے
سوار کرا دینا تیرا کسی شخص کو سواری پر صدقہ ہے لاد دینا تیرا کسی کے سامان کو سواری کے
اوپر صدقہ ہے اچھی بات کہنا صدقہ ہے ہر قدم جس سے طرف نماز کے چلتا ہے صدقہ ہے دور
کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے صدقہ ہے رواہ الشیخان صدقے اپنے رب کے جسنے ہر اچھا کام
ہمارا صدقہ ٹھیرا کر اجر دینا مقرر فرمایا ہے ؎

اے خدا قربان احسانت شوم	این چہ احسان ست قربانت شوم

ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو صبح شام مسجد کو جاتا ہے
اللہ اوسکے لئے صبح شام مہمانی تیار کرتا ہے رواہ الشیخان حدیث ابی امامہ میں صبح شام
کے جانے کو مسجد میں جہاد فی سبیل اللہ ٹھیرایا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر وہ جہاد تو
کون کرتا ہے کہ دین کے لئے راہ خدا میں لڑے بھڑے یہ جہاد کیسا کچھ آسان ہے مگر اسکی توفیق
بھی اکثر لوگوں سے نہیں ہو سکتی زہے محرومی قسمت ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے بیشک اللہ دیگا
دن قیامت کے واسطے اون لوگوں کے جو اندھیرے میں مسجد کو جاتے ہیں ایک نور روشن
رواہ الطبرانی فی الاوسط ابو امامہ کی حدیث میں مرفوعا آیا ہے جو شخص نکلا اپنے گھر سے
وضو کر کے نماز فرض کے لئے اوسکا اجر برابر اجر حاجی محرم کے ہے اور جو کوئی نکلا نماز چاشت

کے لئے نہ کسی اور کام کو تو اوسکا اجر برابر اجر معتمر کے ہے نماز پر نماز جنکے بیچ مین کوئی لغو کام نہوا علیین مین لکھی جاتی ہے رواہ ابو داؤد دوسری روایت ابی امامہ مین یون آیا ہے تین شخص ہین تینون کا ضامن اللہ ہے کہ اگر جئیین گے تو رزق ملیگا مر جاوینگے تو اللہ اونکو بہشت مین داخل کریگا ایک وہ شخص جو باہر سے اپنے گھر مین آیا گھر والون پر اوسنے سلام کیا دوسرا وہ آدمی جو مسجد کیطرف نکلا یعنی نماز پڑہنے کو تیسرا وہ شخص جو راہ خدا یعنی جہاد مین نکلا رواہ ابو داؤد سلمان کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی گھر سے اچھا وضو کرکے مسجد کو آتا ہے وہ خدا کا زائر ہے حق مزور کا یہہ ہے کہ وہ اپنے زائر کا اکرام کرے رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ اگرچہ مسجد مین جا کر وضو کرنا جائز ہے مگر گھر سے وضو کرکے جانا بڑی فضیلت رکھتا ہے ایسا شخص اللہ کا مہمان ہوتا ہے میزبان اپنے مہمان کی ہر طرح پر خاطرداری کرتا ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سب سے زیادہ دوست جگہہ دون مین نزدیک خدا کے مسجدین ہین سب سے زیادہ دشمن جگہون مین نزدیک خدا کے بازار ہین رواہ مسلم یہہ اسلئے ہے کہ مسجد جگہہ ہے فرشتون کی بازار جگہہ ہے شیطانون شریرون جھوٹون کی اس حدیث کو بزار نے بھی جبیر بن مطعم سے مرفوعاً روایت کیا ہے مگر بجاے لفظ احب البلاد لفظ احب البقاع کہا ہے مطلب دونون کا ایک ہے ❊

بیان مسجد مین پڑے رہنے یا بیٹھنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے سات گروہ ہین جنکو خدا اپنے سایہ مین جگہہ دیگا جس دن کسی کا سایہ سوا اوسکے سایہ کے نہوگا ایک بادشاہ منصف دوسرا وہ جوان جسنے خدا کی عبادت مین نشو ونما پایا تیسرا وہ آدمی جسکا دل مسجد مین لگا رہتا ہے چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ کی راہ مین باہم دوست یکدیگر ہین اوسی محبت پر مجتمع ہوتے ہین اسی محبت پر جدا ہوتے ہین پانچوان وہ شخص جسکو کسی عورت صاحب منصب وجمال نے بلایا اوسنے کہا مین خدا سے

ڈرتا ہون یعنی اوسکے پاس نگیا زنا نکیا چوتہا وہ شخص جسنے ایسا صدقہ دیا کہ اوسکے بائین
ہاتہ نے نجانا کہ اوسکے دائین ہاتہ نے کیا خرچ کیا ساتوان وہ آدمی جسنے تنہائی مین خدا
کو یاد کیا اوسکی آنکھون نے آنسو بہائے رواہ الشیخان ابو سعید خدری سرفوعا کہتے ہین جب
تم کسی آدمی کو دیکہو کہ وہ مسجدون مین گہسا رہتا ہے تو اوسکے لئے ایمان کی گواہی دو اللہ تعالے
فرماتا ہے انما یعمر مساجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر الاٰیۃ رواہ الترمذی
یعنی مسجدون کا آباد کرنا ایمان والون ہی کا کام ہے اس سے معلوم ہوا کہ کافر مسجد نہین بنا سکتے
اگر کسی کافر نے بنائی تو اوسکا حکم زمین کا حکم ہے نہ مسجد کا معاذ بن جبل نے کہا ہے نبی ﷺ نے فرمایا
ہے شیطان انسان کا بہیڑیا ہے جیسے بکری کا گرگ کہ بہولی بہٹکی بکریون کو اوٹہا لیجاتا ہے سو
تم گہاٹیون سے بچتے رہو جماعت و عامہ و مسجد کو پکڑے رہو رواہ احمد حدیث ابو ہریرہ کا لفظ
مرفوع یہ ہے کہ مسجدون کے لئے اوتاد ہوتے ہین یعنی ایسے لوگ جو میخ کیطرح اونمین گڑے جمے
رہتے ہین بیٹہنے نہین فرشتے اونکے ہمنشین ہوتے ہین اگر غائب ہون تو اونکو تلاش کرتے ہین اگر
بیمار پڑین تو اونکی عیادت بجالاتے ہین اگر کسی کام مین ہوتے ہین تو اونکی مدد کرتے ہین پہر
فرمایا کہ جلیس مسجد تین خصلتین رکہتا ہے کسی بہائی سے ملتا ہے یا کوئی کلمہ محکمہ کہتا ہے یا کسی رحمت
کا منتظر رہتا ہے رواہ احمد ابو الدرداء کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ مسجد گہر ہے ہر
پرہیزگار کا جسکا گہر مسجد ہے اللہ اوسکے لئے روح و رحمت کا پل صراط پر سے گزر کر رضوان کیطرف
جانیکا جنت تک پہونچنے کا کفیل ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والبزار ؎

	روی در مسجد مصفا کن		غریبے گر روی بشہر و دیار	
	خانۂ دوست را تماشا کن		دوست را گر نمی توانی دید	

جب مسجد خدا کا گہر ٹہیرا تو پہر جو کچہہ خیر و رحمت و راحت اس گہر مین ملے وہ تہوڑی ہے جو
اجر واسطے ملازم و جلیس مسجد کے اس حدیث مین آیا ہے اوسمین کچہہ شک نہین ہے وہ
ضرور ہی ملیگا ؛

عورتون کا گھر مین نماز پڑہنا باہر نکلنا

ابو حمید ساعدی کی بی بی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا مین چاہتی ہون کہ آپکے ساتھ نماز پڑہا کرون فرمایا مجھے معلوم ہے تیری نماز اندر گھر کے بہتر ہے حجرہ سے حجرہ مین نماز پڑہنا بہتر ہے دار مین پڑہنے سے دار مین نماز پڑہنا بہتر ہے قوم کی مسجد مین پڑہنے سے قوم کی مسجد مین نماز پڑہنا بہتر ہے میری مسجد مین نماز پڑہنے سے راوی نے کہا بی بی نے حکم دیا کہ انکے لئے دور جگہہ پہ گھر کے اندر اندہیری جگہہ مین ایک مسجد بنا دین یہہ اوسمین نماز پڑہا کرتین یہانتک کہ خدا سے جاملین رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ عورت کے لئے بہ نسبت مسجد کے گھر کی مسجد مین نماز پڑہنا جہان کسی مرد کا آنا جانا نہو زیادہ روشنی نہو کہ کوئی اوسکو جان پہچان سکے بہتر ہے حتی کہ مسجد مدینہ مین بہی نہ پڑہے گھر ہی کے اندر پڑہے اندہیری کوٹہری مین یہہ حکم خاص ہے ساتھہ عورتون کے مردونکو مسجد مین جا کر پڑہنا خصوصاً ہمراہ جماعت کے افضل و سنت موکدہ ہے ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین نماز عورت کی عورت کے گھر مین افضل ہے ہر اوسکی نماز سے حجرہ میز نماز اوسکی سنجاری یا تہ خانہ مین بہتر ہے گھر کی نماز سے رواہ ابوداؤد یعنی جسقدر الگ تہلگ ہو کر نماز پڑہیگی اوتنا اچھا کام ہے ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یون ہے عورت ستر ہے وہ جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اوسکو تاکتا جہانکتا ہے وہ سب سے زیادہ قریب خدا سے جبہی ہوتی ہے کہ گھر کی تہ مین ہو رواہ الطبرانی فی الاوسط اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو پردہ مین رہنا گھر کے اندر بیٹہنا چاہیئے باہر نکلنا پہرنا نچاہیئے کہ اسمین بے ستری ہوتی ہے شریر بد معاش اوباش لوگ نظر بد سے گہورتے ہین بقول میر ؎

دل سے شوق رخ نکو نہ گیا	تاکنا جہانکنا کبہو نہ گیا

سو ایسے کام کرنے والے شیطان ہوتے ہین گو انسان کے لباس ہی مین کیون نہون قال تعالی من الجنۃ والناس یا مراد اس جگہہ خاص ابلیس ہے کہ وہ عورت کو دیکہکر اوسکا بہکانا چاہتا ہے

جب عورت گھر سے باہر نکلکر سیر باغ و بلنار کی کریگی میلون ٹھیلون مین پہرے گی تو کچھ شک نہین کہ نتیجہ برا
اوسکو اپنے پہنچے مین لائیگی مثنوی فرید واغ کو دیکھو کہ اوسمین یہی قصہ ہے کہ ایک ماہرو کو سیلے
بے نظیر رامپور مین دیکھکر عشق پیدا ہوگیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ ٭

بیان محافظت نماز پنجگانہ کا نماز کے وجوب پر ایمان لانے کا

ابن عمر وغیرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ بنا یا گیا ہے اسلام پانچ چیزون
پر ایک گواہی اسبات کی کہ لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ دوسرے قائم رکہنا نماز کا تیسرے
دینا زکوۃ کا چوتہے روزہ رکہنا رمضان کا پانچوین حج کرنا خدا کے گھر کا رواہ الشیخان اس
حدیث کی شرح جیسے کتاب **وسیلۃ النجاۃ** مین لکھی گئی ہے کسی رسالہ اردو مین کم ہوگی
ذرا اوسکی بھی سیر کرو بہار اسلام دیکھو خزان ایمان بہگاؤ حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعا آیا ہے
تم مین سے اگر کسی ایک شخص کے دروازے پر ایک نہر ہو وہ ہر دن اوسمین پانچ بار نہایا کرے
تو بہلا کچھ بہی اوسکا میل کچیل باقی رہیگا کہا نہین فرمایا یہی مثال ہے پانچون نمازون کی کہ
خطائین اونسے مٹتی رہتی ہین رواہ الشیخان دوسری روایت اس لفظ سے ہے کہ پانچون
نمازین اور جمعہ سے جمعہ تک کفارے ہین اون گناہون کے جو انکے درمیان مین ہوتے ہین جب
تک کہ کبائر مین نہ پہنسے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کبائر محتاج ہین توبہ کے چھوٹے گناہ تو نماز
پنجگانہ و نماز جمعہ سے مٹتے رہتے ہین خواہ توبہ کرے یا نکرے گو توبہ کرنا بہتر ہے مگر بڑے گناہ
توبہ کرنا واجب ہوتا ہے شاید سب بے توبہ معاف ہون اللھم عفرا ابو سعید خدری کا لفظ
مرفوع یون ہے الصلوات الخمس کفارات لما بینھا رواہ البزار بقولہ ابن مسعود
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم جلتے تپتے رہتے ہو جب نماز صبح کی
پڑہتے ہو تو وہ تمکو نہلا دیتی ہے یعنی دوزخ کی آگ کو تمپر ٹھنڈا کر دیتی ہے پھر یہی لفظ اول سے آخر
تک نماز ظہر عصر مغرب عشا کے لئے فرمایا پھر کہا تم سورہتے ہو تمپر کوئی چیز لکھی نہین جاتی یہانتک کہ

تم جاگو رواہ الطبرانی فیہما وفی الکبیر موقوفا علیہ وھو اشبہ انس کا لفظ مرفوع یہہ ہی
اللہ تعالے کا ایک فرشتہ ہے وہ ہر نماز کے وقت پکارتا ہے اے لوگو اوٹھو جو آگ تمنے جلائی ہے
اوسکو بجھاؤ رواہ الطبرانی فیہما حدیث طویل ابی عثمان مین سلمان سے مرفوعاً آیا ہے کہ جب
کوئی مسلمان اچھا وضو کرکے نماز پنجگانہ پڑہتا ہے تو اوسکی خطائین ایسی جھڑجاتی ہین جیسے یہہ
پتے آپکے ہاتہہ مین ایک شاخ تہی اوسکو ہلایا پتے گرنے لگے اوسکے لئے یہہ مثال فرمائی اللہ تعالے
نے اپنے نبی سے یہہ ارشاد کیا ہے اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات
یذھبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین رواہ النسائی اس آیت شریف سے پانچون نماز
کا پڑہنا نکلا دن کی تین نمازین ہین صبح ظہر عصر رات کی دو نمازین ہین مغرب عشا صبح کے بعد دن
نکلتا ہے دن کے سر پر نماز صبح پڑہی جاتی ہے اسلئے وہ دن کی نمازین داخل رہی نماز مغرب
کے بعد رات آتی ہے رات کے سر پر یہہ نماز ادا کیجاتی ہے اسلئے نماز شب مین شامل رکھی
گئی جندب بن عبد اللہ کی حدیث مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ جسنے صبح کی نماز
پڑہی وہ اللہ کے ذمے مین ہے کہین ایسا نہو کہ اللہ اپنے ذمے کی بابت تمکو طلب کرے پہر اوندہے منہ
آگ جہنم مین ڈالدے رواہ مسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ آتے جاتے ہین تمہارے درمیان
فرشتے رات دن کے پہرا کٹھے ہوتے ہین نماز صبح ونماز عصر مین پہر وہ فرشتے جو رات کو تمہارے پاس
رہے تہے اوپر جاتے ہین یعنی نزدیک خدا کے تمہارا رب اون سے پوچہتا ہے حالانکہ اون سے
زیادہ خود جانتا ہے کہ تمنے میرے بندونکو کس حال پر چھوڑا ہے وہ کہتے ہین ہم اونکو نماز پڑہتے ہوئے
چھوڑ کر آئے ہین جب ہم اونکے پاس گئے تہے تب بہی وہ نماز پڑہ رہے تہے رواہ البخاری و
مسلم معلوم ہوا کہ صبح وشام پہرہ فرشتون کا بدلا جاتا ہے پہرے والے جناب باریتعالے مین رپورٹ
کیا کرتے ہین جسکو نماز مین مشغول کہا وہ اچہا رہا ابو الدرداء نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پانچ چیزین ہین جو کوئی اونکو ایمان کی راہ سے بجا لائیگا بہشت مین جائیگا
ایک وہ شخص جسنے نماز پنجگانہ پر وضو رکوع سجود وقت کی نگاہبانی کی دوسرا وہ شخص جسنے رمضان

کا روزہ رکھا تیسرا وہ آدمی جسنے حج کیا اگر طرف اوسکے راہ پا سکا ہو چوتھا وہ شخص جسنے زکوۃ دی
خوشدل ہوکر پانچواں وہ آدمی جسنے امانت ادا کی پوچھا امانت کا ادا کرنا کیا ہی فرمایا ناپاکی سے
نہانا اللہ نے کوئی امانت سوا اسکے کسی چیز کی بنی آدم پر نہین رکھی ہے رواہ الطبرانی یعنی
حقوق اللہ مین بڑی امانت یہی ہے کہ جب احتلام ہو یا صحبت کرے تو مرد و عورت دونون غسل جنابت
کرین بے طہارت نرہین ورنہ خائن امانت الٰہی ٹھیرینگے ابو ہریرہ کہتے ہین دو آدمی قبیلۂ قضاعہ
کے اسلام لائے ایک اونمین کا ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہید ہوگیا دوسرا سال بھر
زندہ رہا طلحہ بن عبید اللہ نے کہا مینے خواب مین دیکھا کہ وہ پچھلا شہید سے پہلے بہشت مین گیا
مجھے تعجب ہوا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کیا فرمایا کیا اوسنے بعد اوس شہید
کے روزہ رمضان کا نہین رکھا ہے چھ ہزار رکعتین سال بھر کی نماز کی نہین پڑھی ہین رواہ احمد
ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ دونون مین اتنا فرق ہے جتنا فرق درمیان آسمان و زمین
کے ہے معلوم ہوا کہ جسکی عبادت زیادہ ہوتی ہے اوسکا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے بڑی عمر ہونے کا
یہی فائدہ ہے کہ عبادت زیادہ ہوگی افسوس اوس شخص پر ہے جسکی عمر گھٹتی ہے گناہ بڑھتے ہین عائشہ
کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا تین چیزین ہین تین قسم کھاتا ہون
اوپر کہ نہین ہے وہ شخص جسکا حصہ اسلام مین ہے برابر اوس شخص کے کہ جسکا کچھ حصہ ہی اسلام
مین نہین ہے اسلام کے تین حصے ہین نماز روزہ زکوۃ والی نہین ہوتا اللہ کسی بندے کا دنیا مین پھر
غیر کو دن قیامت کے اوسکا والی کرے دوست نہین رکھتا کوئی آدمی کسی قوم کو مگر اللہ اوس آدمی
کو اوسی قوم کے ہمراہ حشر کریگا چوتھی بات جسپر اگر مین قسم کھاؤن تو امید ہے کہ گنہگار نہون یہ ہے
کہ نہین چھپاتا اللہ عیب کسی بندہ کا دنیا مین مگر قیامت مین بھی اوسکے عیب کو چھپا دیگا رواہ
احمد یہ حدیث بڑی امید بخش ہے اللھم استر عوراتنا وآمن روعاتنا حدیث جابر مین فرمایا
ہے کہ نماز کنجی ہے بہشت کی اسکو دارمی نے بھی روایت کیا ہے عبد اللہ بن قرط کی حدیث مین فرمایا
آیا ہے سب سے پہلے جس چیز کا حساب بندے سے دن قیامت کے ہوگا نماز ہے اگر درست نکلی تو

سارے عمل درست ٹھہرینگے اگر خراب نکلی تو سارے عمل خراب ٹھہرینگے رواہ الطبرانی فی الاوسط

روز محشر کہ جان گداز بود	اولین پرسش نماز بود

درستی نماز کی یہی ہے کہ مطابق ہیئات سنت کے سارے ارکان باعتدال ادا ہوں دل حاضر ہو حدیث صحیح مین آیا ہے کہ صلوا کما رایتمونی اصلی یعنی تم ویسی نماز پڑھو جیسے نماز مین پڑھتا ہون سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز مین رفع الیدین کرتے آمین پکارتے جلسۂ استراحت فرماتے مقتدیون کو ارشاد کرتے کہ تم سوائے سورۂ فاتحہ کے اور کچھ پیچھے امام کے نہ پڑھو پس عمل اس حدیث پر جب ہی ہو گا کہ سارے سنن بجا لائے جاوین ساری شکل قیام و قعود و قرارت وغیرہا کی مثل شکل نماز نبوی کے ہو ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا افضل اعمال کیا چیز ہے فرمایا نماز تین مرتبہ یہی فرمایا پھر کہا جہاد راہ خدا مین الحدیث رواہ ابن حبان ثوبان کا لفظ یہہ ہے تم سیدھی راہ چلے جاؤ عمل نہ گنو جانلو کہ بہتر اعمال نماز ہے وضو پر محافظت نہین کرتا مگر مومن رواہ الحاکم معلوم ہوا کہ بے وضو نماز پڑھنا خلاف ایمان کے ہے گو اس حرکت بے برکت سے کافر نہو

بیان طول نماز کا رکوع و سجود کی فضیلت کا

ثوبان کی حدیث مین آیا ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ ایسا عمل بتاؤ جسکے سبب سے خدا مجھکو جنت دے یا یہہ کہا کہ ایسا عمل بتاؤ جو خدا کو سب سے زیادہ محبوب ہو فرمایا تو خدا کے لئے بہت سے سجدے کیا کر تو کوئی سجدہ نکریگا مگر اللہ ہر سجدہ پر ایک درجہ تیرا اٹھا دیگا ایک خطا تیری دور کریگا رواہ مسلم اس حدیث مین نرے سجدہ کی فضیلت بیان فرمائی ہے اکثر اہل علم نے یہہ سمجھا ہے کہ مراد سجدہ سے اسجگہہ نماز نفل ہے حالانکہ یہہ بات نہین ہے گو کسی جگہہ لفظ سجدہ سے حسب قرینۂ سیاق سباق رکعت مراد ہو کیونکہ فضیلت نماز کی علحدہ آئی ہے یہان بیان کرنا فضیلت نرے سجدہ کا مقصود ہے اس مقدمہ مین بہت حدیثین آئی ہین یہی قول مختار شوکانی نے

نکلتا ہے موذن کا لا مراد مین ہے اسیکو ترجیح دیگئی ہے صریح لفظ حدیث کو تاویل کرنا کیا ضرورت
تاویل کی حاجت وہان ہوتی ہے جہان معنی حقیقی نہ بن سکین یہان یہ معنی بے تکلف بنتے ہین
عبادہ بن صامت کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے کوئی بندہ ایسا نہین ہے کہ جو اللہ کے لیے سجدہ
کرے مگر اللہ اوسکے لیے ایک حسنہ لکھتا ہے ایک سیئہ مٹاتا ہے ایک درجہ بڑہاتا ہے سو تم بہت سجدے
کیا کرو رواہ ابن ماجۃ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے سب سے زیادہ بندہ قریب اپنے
رب سے جب ہوتا ہے کہ سجدے مین ہو سو تم سجدہ مین بہت دعا کیا کرو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ
سجدہ مین دعا جلد قبول ہوتی ہے بسبب قرب رب کے اپنے بندے سے ربیعہ بن کعب نے فرمایا تھا
اعنی علی نفسک بکثرۃ السجود رواہ الطبرانی مسلم کا لفظ یہ ہے کہ مین رات کو پاس رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہتا تھا وضو وحاجت کا پانی لاتا تھا مجھ سے کہا کچھ مانگ مین نے
کہا مین آپکی رفاقت جنت مین مانگتا ہون فرمایا بھلا کچھ اور سوا اسکے مینے کہا بس یہی فرمایا مدد کر تو
میری اپنی جان پر کثرت سجود سے یعنی اگر تو بہت سے سجدے کیا کریگا تو جنت مین میرے پاس ہوگا
مراد تنہا سجدہ ہے نہ وہ سجدہ جو اندر نماز کے ہوتا ہے حذیفہ کی حدیث مین یہ آیا ہے نہین کوئی
حالت جسمین بندہ محبوب تر ہو نزدیک خدا کے اس حالت سے کہ خدا اوسکو سجدے مین دیکھے وہ اپنے
مونہہ کو خاک آلودہ کر رہا ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط معلوم ہوا کہ مٹی پر سجدہ کرنا کہ اسکی
مونہہ پر لگ جائے خدا کو زیادہ تر محبوب ہوتا ہے کیونکہ اسمین اپنی تو عاجزی خواری ذلت ثابت ہوتی
ہے خدا کی عظمت رفعت نکلتی ہے ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر پر گزرے
پوچھا یہ کسکی قبر ہے کہا فلان شخص کی فرمایا دو رکعت نماز اسکو تمہاری رہی سہی دنیا سے کہین زیادہ
تر محبوب ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط

بیان نماز پڑھنے کا اول وقت مین

ابن مسعود نے پوچھا کون عمل خدا کو زیادہ تر محبوب ہے فرمایا نماز پڑھنا وقت پر کہا پھر کون عمل کہا

نیکی کرنا مان باپ سے کہا پہر کون عمل فرمایا جہاد راہ خدا مین رواہ الشیخان ام فروہ کا لفظ یون
ہے کہ افضل اعمال نماز پڑہنا ہے اول وقت مین رواہ ابوداؤد عبادہ بن صامت کہتے ہین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے پانچ نمازین ہین جنکو خدا نے فرض کیا ہے جس نے
اچھی طرح وضو کیا نماز کو وقت پر پڑہا رکوع سجدہ تمام کیا خشوع کیا اوسکے لئے اللہ پر عہد ہے اس
بات کا کہ اوسکو بخشدے جسنے اسطرح نہ کیا اوسکے لئے کوئی عہد نہین ہے چاہے بخشے چاہے عذاب
کرے رواہ مالک ؛

بیان نماز جماعت کا اوسے جماعت نہ پانا

حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نماز آدمی کی جماعت مین گہر بازار کی نماز پر پچیس درجہ زیادہ ہوتی
ہے الحدیث یہہ حدیث پہلے گزر چکی ہے رواہ الشیخان ابن مسعود نے کہا ہے ہمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے سنن ہدی سکہائی اونہین ایک نماز پڑہنا ہے مسجد مین جہان اذان کہی جاتی
ہے رواہ مسلم بطولہ عمر رضی اللہ عنہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اللہ پسند کرتا ہے نماز جماعت
کو رواہ احمد انس کا لفظ مرفوعاً یون آیا ہے کہ جسنے چالیس دن نماز جماعت کی اللہ کے
لئے پڑہی تکبیر اولی کو پایا اوسکے لئے آگ دوزخ سے نفاق سے برات لکہی گئی رواہ الترمذی
ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اچھی طرح وضو کرکے نماز
کو چلا لوگون کو پایا کہ وہ نماز پڑہ چکے تہے اللہ اوسکو اوتنا ہی اجر دیگا جتنا اونکو دیگا
جنہون نے حاضر ہوکر وہان نماز پڑہی تہی اونکے اجر مین سے کچہہ کم نکریگا رواہ ابوداؤد اس
قسم کی ایک حدیث بیان مساجد مین بہی اوپر گزر چکی ہے ؛

بیان کثرت جماعت کا

ابی بن کعب کہتے ہین ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ساتہہ نماز صبح کی

پڑہی کہا فلان شخص حاضر ہے کہا نہین پوچہا فلان آدمی آیا ہے کہا نہین فرمایا یہہ دونون نمازین منافقون پر سب سے زیادہ بہاری اور بوجہل ہین اگر وہ جانتے کہ انہین کیا ہے تو سینے کے بل گہٹنون پر دوڑے چلے آتے پہلی صف نماز کی مثل صف ملائکہ کی ہوتی ہے تمکو اگر فضیلت اوسکی معلوم ہو تو تم جلدی کرو نماز آدمی کے ہمراہ ایک آدمی کے اوسکی تنہا نماز سے بہتر ہے دو آدمی کے ساتہ ایک آدمی سے بہتر ہے پہر جتنے آدمی زیادہ ہون اوتنی ہی اللہ کو زیادہ محبوب ہے رواہ ابوداؤد یعنی من زادنی ازاد اللہ فی حسناتہ +

بیان جنگل مین نماز پڑہنے کا

ابوسعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز جماعت کی برابر پچیس نماز کے ہے پہر اگر کسی جنگل مین پڑہی ہے رکوع وسجدہ کو پورا ادا کیا ہے تو برابر پچاس نماز کے ہے رواہ ابوداؤد عبدالواحد بن زیاد نے اس حدیث کی شرح مین یون کہا ہے کہ جنگل کی نماز جماعت کی نماز سے دوچند ہوتی ہے قالہ منذری نے کہا ہے بعض علما کا یہہ مذہب ہے کہ جنگل کی نماز جماعت کی نماز پر فضیلت رکہتی ہے سلمان فارسی کا یہہ لفظ ہے کہ آدمی جب جنگل مین ہوتا ہے پہر وقت نماز کا آیا اسنے وضو کیا پانی نہ ملا تو تیمم کیا پہر کہڑے ہو کر نماز پڑہی تو دو فرشتے اوسکے ساتہ نماز پڑہتے ہین اور جو اذان واقامت بہی کہی تو اوسکے پیچہے خدا کا ایک لشکر نماز پڑہتا ہے جسکے دونون سرے نظر نہین آتے رواہ عبدالرزاق معلوم ہوا کہ نماز کے لئے گو اکیلا ہو مگر اذان واقامت کہے دیہاتی لوگ جو جنگل مین زراعت کے سبب رہتے ہین انکی نماز شہر والون کی نماز سے بہتر اجر مین زیادہ تر ہوتی ہے +

بیان صبح وعشا کی نماز پڑہنے کا جماعت سے

عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے رسول خدا کو سنا فرماتے تہے جسنے پڑہی نماز عشا کی جماعت

مین اوسنے گو یا آدہی رات تک قیام کیا جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت مین اوسنے گو یا ساری رات قیام کیا رواہ مسلم واللفظ لہ وابوداؤد ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے بہت بہاری نماز منافقون پر عشا وصبح کی نماز ہے اگر یہہ جانتے کہ انمین کیا ہے تو سینے کے بل آتے مینے ارادہ کیا تہا کہ حکم دون کہ نماز قائم ہو پہر کسی آدمی سے کہون کہ نماز پڑہاوے پہر کچہہ لوگ اپنے ہمراہ لیکر جاؤن اونکے ساتہہ لکڑی کے گٹہے ہون جو لوگ نماز مین حاضر نہین ہوتے ہین اونکے گہر آگ سے جلا دون رواہ الشیخان اس حدیث سے تاکید جماعت کی نکلی جماعت کا سنت موکدہ ہونا ثابت ہوا یہی مضمون ایک دوسری روایت مسلم مین بہی بلفظ دیگر آیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے فرضیت جماعت کی سمجہی ہے مگر قول اول قوی ہے واللہ اعلم مانا کہ فرض نہین مگر سنت موکدہ کا ترک کرنا وہ بہی بلا عذر یہہ کیا کم گناہ ہے ابن عمر کہتے ہین ہم جب کسی شخص کو نماز فجر وعشا مین نہ پاتے تو اوسکے حق مین گمان بد کرتے تہے رواہ ابن خزیمۃ یعنی اوسکو منافق سمجہتے تہے مخلص نہ جانتے ۔

بیان نماز نفل گہر مین پڑہنے کا

ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تم کچہہ نماز اپنے گہرون مین بہی پڑہا کرو گہرونکو قبرمت ٹہراؤ رواہ البخاری ومسلم مراد اس نماز سے نماز نفل ہے جابر بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے جب کوئی تم مین سے نماز اندر مسجد کے پڑہ چکے تو اپنے گہر کے لیے کچہہ حصہ نماز کا رکہے اللہ اوسکے گہر مین نماز کے سبب سے خیر دیگا رواہ مسلم ابو موسیٰ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثال اوس گہر کی جسمین اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور اوس گہر کی جسمین نہین ہوتا ایسی ہے جیسے زندہ مردہ رواہ الشیخان ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کون نماز افضل ہے میرے گہر مین یا مسجد مین فرمایا تو نہین دیکہتا میرے گہر کو کسقدر مسجد سے قریب ہے مین اگر گہر مین نماز پڑہون تو مجہکو زیادہ تر محبوب ہے اس بات سے کہ مسجد مین پڑہون مگر یہہ کہ

فرض نماز ہو رواہ ابن خزیمۃ معلوم ہوا کہ نماز نفل کا علی الاطلاق بہ نسبت مسجد کے گہر مین پڑہنا بہتر ہوتا ہے زید بن ثابت کی حدیث مین آیا ہے کہ اے لوگو تم اپنے گہرون مین نماز پڑہا کرو افضل نماز آدمی کی اوسکے گہر مین ہے مگر نماز فرض رواہ ابن خزیمۃ دوسری روایت مین ایک صحابی سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ فضیلت نماز کی گہر مین اوس نماز پر جسکو لوگ دیکہتے ہین ایسی ہے جیسے فضیلت نماز فرض کی نماز تطوع یعنی نفل پر رواہ البیہقی انس کا لفظ مرفوع یوہ ہے تم بزرگی دو اپنے گہرون کو کچہہ نماز پڑہکر رواہ ابن خزیمۃ ۔

بیان انتظار کرنے نماز کا بعد نماز کے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے ہمیشہ تم نماز مین ہو جب تک کہ نماز تمکو روکے ہوئے ہے گہر مین آنے سے نہین روکتا تمکو مگر نماز نے رواہ البخاری ومسلم انس کہتے ہین دیر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات نماز عشا مین آدہی رات تک پہر نماز پڑہکر ہماری طرف مونہہ کرکے کہا لوگ نماز پڑہکر سو رہے تم برابر نماز مین رہے جب تک کہ تم منتظر نماز تہے رواہ البخاری معلوم ہوا کہ حکم انتظار نماز کا مثل نماز کے ہے نیز یہی انس ہی نے کہا ہے کہ یہہ آیت تتجافی جنوبهم عن المضاجع انتظار نماز عشا مین اوتری ہے رواہ الترمذی ابن عمر کی حدیث مین آیا ہے کہ نماز پڑہی ہمنے نماز مغرب کی ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہر جسکو جانا تہا وہ چلا گیا جسکو ٹہیرنا تہا وہ ٹہیر رہا اتنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلدی سے آئے سانس چڑہ گئی تہی دونون زانو برہنہ تہے فرمایا تمکو بشارت ہو تمہارے رب نے ایک دروازہ آسمان کا کہولکر فرشتون سے فخر کیا فرمایا دیکہو میرے بندون کو ایک نماز فرض پڑہ چکے ہین دوسری نماز کی راہ دیکہتے ہین رواہ ابن ماجۃ انس بیان نبوی سے راوی ہین کہ تین چیزین کفارات ہین تین درجات ہین منجیات تین مہلکات کفارات پورا کرنا ہے وضو کا سردی مین انتظار ہے نماز کا بعد نماز کے چلنا ہے پاؤن سے طرف جماعت کی

درجات کہلانا ہے کہانیکا پہیلانا ہے سلام کا پڑہنا ہے نماز کا رات کو جبکہ لوگ سوتے ہوں منجیات عدل کرنا ہے غضب و رضا مین میانہ روی ہے فقر و غنا مین ڈرنا ہے خدا سے چہپے کہلے مین مہلکات بخل کی اطاعت کرنا ہے ہوا کے تابع ہونا ہے اپنے اوپر اترانا ہے رواہ البزار واللفظ له والبیہقی حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ زمانہ رسول خدا مین کوئی رباطہ نتہی یہی انتظار نماز کا بعد نماز کے تہا جسکے باب مین اصبروا و رابطوا اوترا ہے رواہ الحاکم

بیان محافظت کا نماز صبح و نماز عصر پر

ابو بصرہ غفاری کہتے ہین نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخمص مین یہہ نام ہے ایک جگہہ کا پہر فرمایا عرض کی گئی یہہ نماز اونپر جو تم سے پہلے تہے اونہون نے اسکو ضائع کیا سو جو کوئی محافظت کریگا نماز کی اوسکو دوہرا اجر ملیگا رواہ مسلم ابو بکرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت سے وہ اللہ کے ذمہ مین ہے جو کوئی اللہ کا ذمہ توڑیگا اللہ اوسکو اوندہے موہنہ آگ مین ڈالیگا رواہ الطبرانی فی الکبیر ٭

بیان بیٹہے رہنے کا مصلے پر بعد نماز صبح و عصر کے

انس نے کہا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے پڑہی نماز صبح کی جماعت سے پہر بیٹہکر خدا کا ذکر کیا سورج نکلنے تک پہر دو رکعت نماز پڑہی اوسکو برابر ایک پورے حج و عمرے کے اجر ملیگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے دوسرا لفظ یہہ ہے کہ اگر بیٹہون مین ساتہہ اوس قوم کے جو ذکر خدا کرتی ہے نماز صبح سے سورج نکلنے تک یہہ زیادہ محبوب ہے مجہکو اس بات سے کہ آزاد کرون مین چار نفر اولاد اسمعیل علیہ السلام سے اسیطرح حق مین نماز عصر کے سورج ڈوبنے تک فرمایا ہے رواہ ابو داؤد معاذ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو شخص بیٹہا اپنے مصلے پر صبح کی نماز پڑہکر پہر اوسنے دو رکعت ضحی یعنی اشراق کی پڑہین سوائے خیر کے کچہہ نہ کہا تو اوسکے گناہ بخشے

لئے گر دیا کہ جہاں سے بہی زیادہ کیون نہون رواہ احمد جابر بن سمرہ نے کہا ہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز فجر پڑہ چکتے اپنی جگہہ مین مربع بیٹھتے یہانتک کہ سورج اچھی طرح
نکل آوے رواہ مسلم

بیان اون اذکار کا جو بعد نماز صبح وعصر ومغرب کے پڑہے جاتے ہین

حدیث ابی ذر مین مرفوعا آیا ہے جسنے کہا بعد نماز فجر کے اور وہ اپنے پاؤن پہیرے ہوئے ہے
بات کرنے سے پہلے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت
وھو علی کل شیئ قدیر دس بار تو لکہتا ہے اللہ اوسکے لئے دس نیکیان مٹاتا ہے دس
برائیان بڑہاتا ہے دس درجے اور سدن ہر مکروہ سے پناہ مین شیطان سے حفظ مین رہتا بجز
سوا شرک کے کوئی گناہ اوسکو نہین پاسکتا رواہ الترمذی واللفظ لہ نسائی کی روایت
مین لفظ بیدہ الخیر زیادہ آیا ہے اتنا ور بڑہایا ہے کہ ہر بار کے کہنے پر ایک گردن آزاد
کرنے کا ثواب ملتا ہے حارث بن مسلم تیمی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہہ
فرمایا جب تو نماز صبح کی پڑہے تو بات کرنے سے پہلے سات بار یون کہہ اللھم اجرنی من النار اگر تو اوسدن
مرجاویگا تو اللہ تیرے لئے آتش دوزخ سے پناہ لکہیگا اور جب تو نماز مغرب پڑہے تو بہی بات
کرنے سے پہلے سات بار یہی کلمہ کہہ اگر تو اوس رات مرجاویگا تو اللہ آگ سے تیری نجات لکہیگا
رواہ النسائی عمارہ بن شبیب کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ
الی قولہ قدیر دس بار بعد مغرب کے مقرر کریگا اللہ اوسکے لئے مسلحہ جو حفاظت کرینگے اوسکی
شیطان رجیم سے صبح تک پہر اوسکے لئے دس حسنات لکہے جاوینگے دس سیئات مہلکات محو کئے جاوینگے
اسکو برابر آزاد کرنے دس گردن مومن کے اجر ملیگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے ولشا احمد بد

بیان امامت نماز کا نماز کے پورا کرنے اچہی طرح پڑہنے کا

عقبہ بن عامر نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین جسنے امامت کی کسی قوم کی
پہر اگر پوری کی نماز تو اسکی نماز اور اونکی نماز پوری ہوئی اور جو پوری نہ کی تو اونکی نماز
پوری ہوئی اسپر گناہ رہا رواہ احمد واللفظ لہ وابو داؤد معلوم ہوا کہ امام کی نماز
مین اگر نقصان آتا ہے تو اوس سے مقتدیون کی نماز مین خلل نہین پڑتا ہے انکی نماز بہر حال
ہو جاتی ہے امام جانے اور اوسکی نماز یہی مذہب ہے اہل حدیث کا ابن عمر کا لفظ یہہ ہے جو
کوئی امامت کرے کسی قوم کی وہ اللہ سے ڈرے اور جانے کہ وہ ضامن ہے اوس سے اس
نماز کی پوچھ پاچھ ہوگی جسکا وہ ضامن ہوا ہے اگر اچھی طرح نماز پڑہائی ہے تو برابر مقتدیون
کے اجر ملیگا جنہون نے اسکے پیچھے نماز پڑہی ہے کچھ اونکے اجر مین کمی نہوگی جو کچھ نقصان ہوا
اوسکا گناہ امام پر ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط بخاری کا لفظ مرفوع ابو ہریرہ سے
یہہ ہے کہ یہہ امام تمکو نماز پڑہاتے ہین اگر انہون نے خطا کی تو تمہارا نفع ہے اگر خطا کی تو تمہاری
نماز ہو گئی گناہ اونپر رہا ابن عمر کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے تین شخص ہین جنکو دن قیامت کے کچھہ
ہول فزع اکبر کا نہوگا یعنی اونکا حساب نہ لیا جاویگا وہ مشک کے ٹیلون پر ہونگے جب تک کہ ساری خلائق
حساب سے فارغ ہو ایک وہ آدمی جسنے خدا کے لئے قرآن پڑہا ہے کسی قوم کی امامت کی ہے قوم اوس سے
خوش ہے سب احدیث اس باب مین اور بہی بہت حدیثین آئی ہین اللھم ارزقنا۔

بیان صفون کے برابر کرنیکا اور صف اول کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر صف مردون کی اول صف
ہے بدتر صف پچھلی صف ہے بہتر صف عورتون کی پچھلی صف ہے بدتر پہلی صف ہے رواہ
مسلم عرباض بن ساریہ نے کہا ہے کہ استغفار کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے
صف اول کے تین بار دوسری صف کے لئے ایکبار رواہ النسائی ابو امامہ کی حدیث مین آیا کہ
اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہین پہلی صف پر کہا دوسری صف پر تین بار یہی فرمایا کہ پہلی صف پر

پھر کہا دوسری صف پر تم برابر کرو صفین اپنی برابر رکھو مونڈھے اپنے نرمی کرو ہاتھوں مین
اپنے اخوان کے لئے بند کرو درار کو شیطان گھستا ہے درمیان تمہارے جیسے بکری کا بچہ رواہ احمد
براء بن عازب کہتے مین تشریف لاتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنارہ صف پر برابر کرتے
سینے مونڈھے قوم کے فرماتے مخدات ہو ورنہ جدا کر دیگا اللہ دل تمہارے بیشک اللہ اور فرشتے
درود بھیجتے ہین پہلی صف پر رواہ ابن ماجہ حدیث انس مین مرفوعاً فرمایا ہے کہ تم
برابر کرو اپنی صفون کو صفون کا برابر کرنا نماز کا پورا کرنا ہے رواہ الشیخان ابن عمر کے
لفظ مین اتنا اور آیا ہے کہ مت چھوڑو درار شیطانون کے لئے جسنے ملایا صف کو ملا دیگا اسکو
اللہ جسنے کاٹا صف کو کاٹیگا اسکو اللہ رواہ ابوداؤد جابر بن سمرہ کہتے ہین باہر آئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا تم نہین باندھتے ویسی صف جیسی فرشتے باندھتے
ہین پاس اپنے رب کے ہمنے کہا وہ کسطرح صف باندھتے ہین فرمایا پہلی صف پوری کرتے ہین صف
مین برابر جم جاتے ہین رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہ ہے بہتر تم مین وہ لوگ ہین
جنکے مونڈھے نماز مین نرم تر ہین رواہ ابوداؤد انس نے کہا ایکبار نماز قائم ہوئی ہماری
طرف مونہہ کرکے فرمایا سیدھا کرو صفون کو جم جاؤ مین دیکھتا ہون تمکو پس پشت اپنے سے اسکو
شیخین نے روایت کیا ہے بخاری کی روایت مین یون آیا ہے کہ ہر ایک ہمین کا ملاتا اپنے
کندھے کو دوسرے کے کندھے سے اپنے قدم کو دوسرے کے قدم سے یعنی خوب ہی ملکر جم کر برابر
ہوکر کھڑے ہوتے درار نہ چھوڑتے عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ اور فرشتے درود بھیجتے
ہین صفون کے داہنی طرف پر رواہ ابوداؤد

بیان ملانے صفون کا بند کرنے درار کا

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ اور فرشتے درود بھیجتے ہین
ان لوگون پر جو ملاتے ہین صفون کو رواہ ابن حبان اسکو ابن خزیمہ نے بھی برارے بجولے

روایت کیا ہے حدیث ابی جحیفہ میں مرفوعاً آیا ہے جسنے بند کیا فرجہ کو اوسکی مغفرت ہوگی رواہ البزار ابن عباس کی حدیث میں ہے جسنے بھرا آئین جانب مسجد کو بسبب کمی لوگون کے اوسکا دو اجر ملینگے رواہ الطبرانی فی الکبیر ؁

بیان آمین کہنے کا پیچھے امام کے اور دعاء اعتدال و استفتاح کا ؁

حدیث مرفوع ابی ہریرہ میں آیا ہے جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو جسکی بات فرشتوں کی بات سے ملگئی اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم سمرہ بن جندب کا لفظ یہہ ہے تم آمین کہو اللہ قبول کریگا رواہ الطبرانی فی الکبیر یہی لفظ مسلم مین بہی آیا ہے فقولوا امین یجبکم اللہ حدیث ابی مصبح مین مرفوعاً ختم کرنا دعا کا آمین پر آیا ہے فرمایا ہے کہ دعا قبول ہوتی ہے رواہ ابو داؤد ابن عمر کہتے ہین ہم نماز پڑہتے تہے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ ایک آدمی نے قوم مین سے کہا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا آپنے فرمایا یہہ کلمہ کسنے کہا ہے اوسنے کہا مینے فرمایا مجھکو تعجب آیا اس کلمے کے لئے آسمان کے دروازے کہولدئے گئے ابن عمر نے کہا جب سے مینے یہہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی کبہی اوسکو ترک نہ کیا رواہ مسلم رفاعہ بن رفاع نے کہا ہم نماز پڑہتے تہے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جب رکوع سے سر اوٹہایا کہا سمع اللہ لمن حمدہ ایک آدمی نے پیچھے سے کہا ربنا لک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ جب نماز پڑہ چکے فرمایا یہہ کلمہ کسنے کہا ہے اوسنے کہا مینے فرمایا مینے کچھ اوپر تیس فرشتون کو دیکہا کہ وہ جلدی کرتے ہین کہ کون اونمین سے اس کلمے کو پہلے لکہے رواہ مالک والبخاری حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جسکا کہنا موافق کہنے ملائکہ کے پڑیگا اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے رواہ البخاری ومالک ؁

کتاب النوافل

بیان محافظت کرنیکا بارہ رکعات سنت پر راتدین

رملہ دختر سفیان نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کوئی بندہ مسلمان ہر روز بارہ رکعت نفل سوا فرض کے نہین پڑہتا مگر بنا تا ہے اللہ اوسکے لیے ایک گہر جنت مین رواہ مسلم ترمذی کی روایت مین اسقدر زیادہ کیا ہے کہ چار پہلے ظہر سے دو بعد اوسکے دو بعد مغرب کے دو بعد عشا کے دو صبح سے پہلے اسکو ابن خزیمہ نے بہی روایت کیا ہے مگر دو رکعت کو پہلے عصر سے ذکر کیا ہے ہان پہلے عشا کے دو رکعت کا ذکر نہین کیا ؛

بیان محافظت کا دو رکعت پر صبح سے پہلے

عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے دو رکعت فجر بہتر مین دنیا و ما فیہا سے رواہ مسلم شیخین کی ایک روایت اس لفظ سے ہے کہ یہ دونوں رکعت محبوب تر مین مجھکو ساری دنیا سے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ خبرداری نہین کرتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کی نوافل سے زیادہ تر ان دو رکعت فجر سے رواہ الشیخان ابو الدرداء نے کہا ہے وصیت کی مجھکو میرے خلیل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین چیز دن کی ایک روزہ رکہنا تین دن ہر ماہ مین دوسرے سونے سے پہلے وتر کا پڑہنا تیسرے دو رکعت فجر کا ادا کرنا رواہ الطبرانی باسناد جید ابو داود نے اس حدیث مین بجائے دو رکعت فجر کے دو رکعت چاشت کو ذکر کیا ہے ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قل ھو اللہ احد برابر تہائی قرآن کے ہے قل یا ایہا الکافرون برابر چوتہائی قرآن کے رسول خدا ان دونون سورتون کو دو رکعت فجر مین پڑہا کرتے تہے فرماتے ان دو رکعت مین سارے جہان کی رغبت ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نہ چھوڑو تم دو رکعت فجر کو اگرچہ ہنکائین تمکو

سوار گھوڑونکے رواہ ابو داؤد یعنی کوئی لشکر تمکو وہان سے بہگائے ٭

بیان نماز کا پہلے پیچھے ظہر کے

ام حبیبہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جو کوئی محافظت کرتا ہے چار رکعت پر پہلے ظہر سے اور بعد ظہر کے تو حرام کر دیتا ہے اوسکو اللہ آتش دوزخ پر اسکو ابو داؤد و ترمذی نے روایت کیا ہے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ نہ چھوئے گی اوسکے مونہہ کو آگ کبہی ابی ایوب کا لفظ مرفوعًا یون ہے چار رکعت ظہر سے پہلے جنمین سلام نہو اونکے لیے دروازے آسمان کے کہولدئے جاتے ہین رواہ ابو داؤد حدیث عبد اللہ بن سائب مین آتا اور آیا ہے کہ یہہ وہ ساعت ہے جسمین دروازے آسمان کے کہولے جاتے ہین مین دوست رکہتا ہون اسبات کو کہ اس ساعت مین میرا عمل صالح چڑہے رواہ الترمذی حمید کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نماز دوپہر یعنی ظہر کی مثل نماز شب کے ہے ٭

بیان نماز کا پہلے عصر کے

ابن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ آپنے فرمایا رحم کرے اللہ اوس شخص پر جو پڑہتا ہے پہلے عصر سے چار رکعت رواہ ابو داؤد والترمذی کچہہ شک نہین کہ جو کوئی یہہ نماز پڑہیگا وہ وجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین داخل ہوگا اللہ اوسپر مہربانی کریگا ام حبیبہ کی حدیث مین یون آیا ہے کہ جسنے حفاظت کی چار رکعت پر پہلے عصر سے بناویگا اللہ اوسکے لیے گہر جنت مین رواہ ابو یعلی ٭

بیان نماز کا بیان مغرب وعشا کے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جسنے پڑہین چہہ رکعتین بعد مغرب کے برا کلام نہ کیا اونکے

یتی مین تو یہہ برابر بارہ سال کی عبادت کے ہوگا رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ عائشہ کی
حدیث مین بیس رکعتین آئی ہین جنت مین گھر بننے کا ذکر فرمایا ہے ترمذی نے اس حدیث کی
طرف اشارہ کیا ہے ؛

بیان نماز کا بعد عشا کے

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی نماز عشا پڑھکر میرے گھر مین نہ آتے
مگر چار یا چھ رکعتین پڑھتے رواہ ابو داؤد اس باب مین منذری نے جتنی حدیثین لکھی
ہین انکو ضعیف کہا ہے کسی حدیث مین بجز اس حدیث کے ذکر فعل نبوی کا نہین آیا ہے اسلئے
ہمنے بھی لکھنا اون احادیث کا چھوڑ دیا ؛

بیان نماز وتر کا

علی علیہ السلام کہتے ہین وتر کچھ واجب نہین ہے مثل نماز فرض کے لیکن رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو جاری رکھا ہے یہہ فرمایا ہے کہ اللہ وتر ہے سو تم وتر پڑھو اے
قرآن والو رواہ الترمذی جابر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص ڈرے کہ آخر شب
کو نہ اوٹھیگا وہ اول شب مین وتر پڑھ لے اور جسکو یہہ لالچ ہو کہ آخر شب مین اوٹھیگا تو وہ آخر
شب مین پڑھے کیونکہ نماز آخر شب کی مشہود محضور ہوتی ہے اور یہہ افضل ہے رواہ مسلم
یعنی اوسوقت کی نماز مین فرشتے موجود و حاضر ہوتے ہین خارجہ بن حذافہ کہتے ہین ایکدن
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے فرمایا اللہ نے تمکو حکم کیا ہے ایک نماز کا جو بہتر ہے
تمہارے لئے لال اونٹون سے وہ نماز وتر ہے اسکو عشا کے بعد سے صبح تک مقرر رکھا ہے
رواہ ابو داؤد اس حدیث سے واجب ہونا وتر کا نکلتا ہے تمییز امر کا بیان کوئی معارض
موجود نہین ہے بلکہ لفظ بریدہ کا مرفوعاً یہہ ہے کہ وتر حق ہے جو کوئی وتر نہین پڑھتا ہو

وہ ہم مین سے نہین ہے اسکو بہی ابو داؤد نے روایت کیا ہے لفظ حق کا بجاے واجب و ثابت کے استعمل ہوتا ہے پس وتر واجب ٹہرا ؛

بیان باوضو سونیکا راتکو اوٹہنے کی نیت سے

ابن عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سویا باوضو تو سوتا ہے اوسکے کپڑے مین فرشتہ پہر جب وہ جاگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اللھم اغفر لعبدک فلان یعنی یون کہتا ہے کہ اے اللہ تو بخشدے اپنے بندے صدیق حسن کو کہ وہ پاک ہوکر سویا ہے رواہ ابن حبان معاذ بن جبل کی حدیث مین یون آیا ہے نہین سوتا کوئی مسلمان طاہر ہوکر پہر جو نکلتا ہے رات کو پہر مانگتا ہے اللہ سے خیریت دنیا وآخرت کی مگر اللہ اوسکو دیتا ہے رواہ ابوداؤد معلوم ہوا کہ رات کو باوضو سونے مین جسکی آنکہہ کہلی اوسکو چاہیے کہ خدا سے خیر دارین کی طلب کرے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو شخص آیا اپنے بستر پر پاک ہوکر یعنی باوضو ذکر کرتا رہا اللہ کا یہانتک کہ سو گیا پس وہ رات مین کسی وقت بہی کروٹ نہین بدلتا اور اللہ سے سوال خیر امر دنیا وآخرت کا نہین کرتا ہے مگر اللہ اوسکو دیتا ہے رواہ الترمذی ابوذر کی حدیث مین آیا ہے کوئی بندہ اپنے جی مین ایک ساعت کا اوٹہنا رات کو نہین کہتا پہر سوجاتا ہے مگر وہ سونا اوسکا صدقہ ہے اوسپر طرف سے خدا کے اور اوسکے لئے اجر اوسکی نیت کا لکہا جاتا ہے رواہ ابن حبان ؛

بیان اون کلمات کا جنکو سوتے وقت بستر پر کہے

حدیث طویل علی علیہ السلام مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ علیہا السلام کو عوض طلب خادم کے یہہ فرمایا تہا کہ جب تو اپنے بستر پر جاوے تو تینتیس بار سبحان اللہ تینتیس بار الحمد للہ چونتیس بار اللہ اکبر کہہ یہہ سو بار ہوا یہہ تیرے لئے خادم سے بہتر ہے اونہون نے کہا

مین اللہ ورسول سے راضی ہوئی رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد واللفظ لہ ابن عمرؓ
آنا اور زیادہ کیا ہے کہ زبان پر یہ کلمے سو ہین میزان مین ہزار ہین مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ان کلمون کو انگلیون پر گنتے تھے رواہ ابوداؤد نوفل کا لفظ یہ ہے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے کہا قل یا ایہا الکافرون پڑھکر سو یا کر اسمین
شرک سے بیزاری ہے رواہ ابوداؤد ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے کہا وقت
آنے کے اپنے بستر پر لا الہ الا اللہ وحدہ الی قولہ قدیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اوسکے گناہ یا اوسکی
خطائین بخشی گئین اگرچہ برابر جھاگ دریا کے ہون اسکو نسائی وابن حبان نے روایت
کیا ہے شداد بن اوس سے نزدیک ترمذی کے مرفوعاً یون آیا ہے جسنے بستر پر سوتے وقت
کوئی سورۃ کتاب اللہ کی پڑھی اللہ ایک فرشتے کو اوسپر مقرر کردیتا ہے کوئی چیز ایذا کی
اوسکے آس پاس نہین جاتی یہانتک کہ اپنی نیند سے جاگے جبکہ جاگے انس کا لفظ مرفوع
یہ ہے جب تو بستر پر لیٹا اور تونے فاتحۃ الکتاب قل ہو اللہ احد پڑھی تو اب ہر چیز سے
سوا موت کے امن مین ہوگیا اسکو بزار نے روایت کیا ہے ابو سعید خدری نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے جسنے سوتے وقت بستر پر یہ کہا استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اوسکے گناہ بخشے گئے اگرچہ برابر جھاگ
دریا ہی کے کیون نہون یا برابر درخت کے پتون کے یا برابر ریگ بیابان کے یا برابر ایام
دنیا کے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے شیطان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سکھایا تھا کہ تو
سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھا کر تجھپر اللہ کیطرف سے ایک نگہبان رہیگا شیطان صبح تک تیرے
پاس نہ آویگا جب انہون نے یہ سارا قصہ رسول خدا سے کہا فرمایا وہ تجھسے سچ بول گیا اگرچہ
جھوٹا ہے رواہ البخاری وابن خزیمۃ ؛

رات کو جاگے تو کہا کرے

حدیث عبادہ بن صامت مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسکی نیند رات کو اوچٹ جاوے تو وہ لا الہ الا اللہ وحدہ قدیر تک سبحان اللہ علی عظیم تک پڑہکر اللھما غفر لی کہے اوسکی دعا قبول ہوگی پہر اگر وضو کرکے کچہہ نماز پڑہیگا تو نماز مقبول ٹہیریگی رواہ البخاری ٭

بیان رات کو نماز پڑہنے کا

ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین شیطان آدمی کی گدی پر جبکہ وہ سوتا ہے تو تین گرہ لگا دیتا ہے ہر گرہ پر یہہ ضرب لگاتا ہے کہ ابہی تو سو تارہ رات لنبی ہے پہر اگر وہ جاگکر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کہل جاتی ہے اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ کہلتی ہے اگر نماز پڑہتا ہے تو سارے گرہین کہل جاتی ہین صبح کو خوش خوش دلشاد اوٹہتا ہے ورنہ خبیث النفس سست صورت رواہ الشیخان اس حدیث مین ترغیب ہے نماز شب پر مگر کون پڑہتا ہے ہزارون مین دو چار شاید پڑہتے ہون ورنہ شیطان کی گرہ لگی رہتی ہے اس مردودنے سبکو ہرا رکہا ہے ؎

تری ہر ایک گرہ اور ہماری ساری رات	تو بہر بہی نکرا ہے زلف یار ہاری رات

دوسری روایت مین ابوہریرہ سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے صوم محرم ہے افضل نماز بعد فرض کے رات کی نماز ہے یعنی تہجد رواہ مسلم حدیث عبد اللہ بن سلام مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اے لوگو پہیلاؤ تم سلام کو کہلاؤ تم کہانا صلہ کرو تم رحم کا نماز پڑہو تم رات کو جبکہ لوگ سوتے ہون تو داخل ہو تم جنت مین سلامتی سے اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے ابو مالک اشعری کا لفظ یہہ ہے جنت مین کہڑکیان ہین جنکا ظاہر باطن سے باطن ظاہر سے نظر آتا ہے اللہ نے انکو اونکے لیئے تیار کیا ہے جو لوگ کہانا کہلاتے سلام پہیلاتے رات کو نماز پڑہتے ہین جبکہ لوگ سوتے ہوتے ہین رواہ ابن حبان مغیرہ بن شعبہ کی حدیث مین آیا ہے کہ قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یہانتک کہ دونون پاؤن آپکے سوج گئے کہا گیا آپکے تو سارے اگلے پچہلے گناہ بخشدیئے گئے ہین

فرمایا کیا مین بندہ شکرگزار نہ ہوون رواہ الشیخان ؎

	رہین دیدہ شب زندہ دار خویشتنم		کہ تلخ کرد براے تو خواب شیرین را	

ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے کہ محبوب تر نماز خدا کو داؤد کی نماز ہے محبوب تر روزہ خدا کو داؤد
کا روزہ ہے یہہ آدہی رات کو سوتے تہائی رات کو اوٹہتے چہٹا حصہ شب کا سوتے ایکدن
روزہ رکہتے ایکدن افطار کرتے رواہ الشیخان جابر کی حدیث مین نزدیک مسلم کے آیا
ہے رات کو ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ اگر کسی مسلمان کو ملجائے وہ اللہ سے سوال خیر
دنیا و آخرت کا کرے تو اللہ اوسکے سوال کو پورا کرے یہہ ساعت ہر رات ہوا کرتی ہے رواہ
مسلم وقت اس ساعت کا آخر شب ہوتا ہے اوسوقت اللہ پاک آسمان دنیا پر نزول فرمایا
کرتا ہے سبکی دعا و فریاد سنتا ہے سبکی دعا استغفار قبول کرتا ہے ابو امامہ باہلی کہتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تم رات کو اوٹہا کرو یہہ عادت ہے اون صالحین
کی جو تم سے پہلے تہے تمہارا قرب ہے رب سے کفارہ ہے سئیات کا مانع ہے گناہ سے رواہ
الترمذی مراد نماز تہجد ہے جو بعد نصف شب کے پڑہی جاتی ہے اوسوقت بندہ کا تخلیہ اپنے
خالق سے ہوتا ہے جو مانگے گا وہ اوسکو ملیگا حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے رحم کرے
اللہ اوس مرد پر جو اوٹہا رات کو پہر نماز پڑہی جگایا اپنی بی بی کو اگر اوسنے نمانا تو اوسکے مونہہ
پر پانی چہڑکا رحم کرے اللہ اوس عورت پر جو رات کو اوٹہی نماز پڑہی میان کو جگایا اگر نہ مانا
تو اوسکے مونہہ پر پانی چہڑکا رواہ ابو داؤد بڑی بدنصیبی ہے کہ اکثر مرد و عورت اس دعاے
رحمت سے محروم رہتے ہین ابو ہریرہ و ابی سعید کی حدیث مین مرفوعاً یہہ بہی آیا ہے کہ جب
جگایا آدمی نے اپنی بی بی کو رات کو پہر دونون نے نماز پڑہی الگ یا اکہٹے تو دونون ذاکرین
ذاکرات مین لکہے گئے رواہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان ایاس بن معاویہ کی حدیث
مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رات کو نماز پڑہنا ضرور ہے اگرچہ
برابر دوہنی بکری کے ہو جو کچہ بعد عشا کے ہے وہ رات مین داخل ہے رواہ الطبرانی

سہل بن سعد نے کہا آئے جبریل پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہا اے محمد جیو تم جتنا چاہو ایک دن مروگے جو چاہو سو کرو کہ اوسکی جزا پاؤگے جسے چاہو تم دوست رکھو ایک دن اوسکو چھوڑوگے انتہی

زحادثات جہان غم ہمین پسند آمد		کہ زشت وخوب وبد ونیک درگزردیدیم

تم جانو کہ شرف مومن کا قیام لیل سے ہے عزت اوسکی لوگون سے بے پروا رہنے مین ہے اسکو طبرانی نے اوسط مین روایت کیا ہے مراد قیام لیل سے نماز تہجد ہے عمرو بن عبسہ کہتے ہین رسول خدا نے فرمایا ہے اللہ اپنے بندے سے بہت قریب بجوف آخر لیل مین ہوتا ہے اگر تجھ سے ہوسکے کہ تو اوس گھڑی خدا کے ذکر کرنے والون مین ہو تو ہوجا رواہ الترمذی یعنی کن للہ ولا فلا تکن عائشہ نے کہا تو قیام لیل کو مت چھوڑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی اوسکو نہ چھوڑتے اگر بیمار یا کسلمند ہوتے بیٹھکر پڑھتے رواہ ابوداؤد ابن عمرو مرفوعاً مروی ہے کہ جسنے دس آیتین پڑھین غافلون نہین لکھا جاتا جسنے سو آیتین پڑھین وہ قانتین مین ہوا جسنے ہزار آیتین پڑھین وہ مقنطرین مین ہے رواہ ابوداؤد یعنی اوسکو ایک قنطار اجر ملیگا حافظ منذری نے کہا سورۂ تبارک سے آخر قرآن تک ہزار آیتین ہوتی ہین ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ قنطار بارہ ہزار اوقیہ ہوتا ہے ہر اوقیہ بہتر ہے اوس چیز سے جو درمیان آسمان وزمین کے ہے اسکو ابن حبان نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے ۞

بیان اون آیات اذکار کا جو صبح شام پڑھے جاتے ہین

حدیث عبداللہ بن حبیب مین مرفوعاً آیا ہے کہ پڑھنا قل ہو اللہ احد ومعوذتین کا شام وصبح کو ہر چیز سے کفایت کرتا ہے رواہ ابوداؤد شداد بن اوس کی حدیث مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ سید الاستغفار یہہ ہے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من

شرما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لایغفر الذنوب
الا انت جسنے یقین کرکے اسکو وقت شام کے پڑہا پہر وہی رات مرگیا تو بہشت مین جاویگا اور
جسنے وقت صبح کے پڑہا پہر اوسیدن مرگیا تو بہی داخل بہشت ہوگا رواہ البخاری ابوہریرہ
کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آجکی رات بچہو سے مینے
سخت تکلیف پائی فرمایا کیا شام کو تو نے یہہ دعا نہین پڑہی اعوذ بکلمات اللہ التامات
من شر ما خلق تجہکو کچہہ ضرر نہ پہونچتا رواہ مسلم والترمذی وحسنہ ترمذی کا لفظ
یہہ ہے جسنے شام کو یہہ دعا تین بار پڑہی اوسکو کوئی ڈنک اوس رات ضرر نکریگا سہیل نے
کہا ہمارے گہر والون نے اسکو سیکہہ لیا تہا وہ ہر رات پڑہا کرتے تہے ایک لڑکی کو کاٹا مگر اوسکو
کچہہ دکہہ نپایا ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے صبح شام
سبحان اللہ وبحمدہ سو بار کہا اوس سے بڑہکر دن قیامت کے کوئی نہ آویگا مگر وہ شخص جسنے
اوسکی برابر یا اوس سے زیادہ کہا ہوگا اسکو مسلم نے روایت کیا ہے حاکم نے شرط مسلم پر صحیح بتایا
ہے لفظ حاکم کا یہہ ہے کہ بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اگرچہ برابر جہاگ دریا کے کیون نہوین
دوسری حدیث کا لفظ یہہ ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا قدیر تک ہر روز سو بار اوسکو
دس گردن آزاد کرنے کی برابر ثواب ہوگا اوسکے لئے سو حسنے لکہے جاوینگے سو سیئے مٹائے جاوینگے
اوس دن شام تک شیطان سے پناہ مین رہیگا اوس سے زیادہ کسیکا عمل نہوگا مگر جسنے کہ اسکو
زیادہ کہا ہے رواہ الشیخان ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ مرفوعاً راوی ہین کہ نہین ہے
کوئی بندہ جو ہر صبح ہر شام بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی السماء
وہو السمیع العلیم تین بار کہے پہر کوئی چیز اوسکو ضرر پہونچاوے عثمان کے بیٹے ابان کو کچہہ فالج
ہوگیا تہا ایک آدمی اونکی طرف دیکہنے لگا ابان نے کہا تو کیا دیکہتا ہے حدیث اسیطرح پر ہے جیسے
مینے بیان کی ہے لیکن مینے اوسدن یہہ دعا نہین پڑہی تہی جسدن مجہکو فالج لگا تاکہ اللہ کی تقدیر
جاری ہووے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ابو الدرداء کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے

کہا صبح شام حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم سات بار کفایت کریگا اللہ اوسکے رنج کو سچا ہو یا جھوٹا اسکو ابو داؤد نے موقوفا ابن سنی وغیرہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے منذری نے کہا ایسی بات کوئی اپنے جی سے نہین کہہ سکتا ہے اسلئے یہہ حدیث حکم مرفوع مین ہے ایک خادم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ آپنے فرمایا ہے جس نے صبح شام یہہ کہا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولا تو اللہ پر حق ہے کہ اوسکو راضی کرے رواہ ابو داؤد ترمذی مین لفظ نبیا کا آیا ہے منذری نے کہا بہتر یہہ ہے کہ دونون کو جمع کرے یون کہے وبمحمد نبیا و رسولا انس کی روایت مین یون آیا ہے کہ فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا تجھکو کسنے منع کیا ہے کہ تو میری وصیت کو سنے صبح شام یون کہا کر یاحی یاقیوم برحمتک استغیث اصلح لی شانی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین رواہ النسائی اذکار صبح وشام کی حدیث مین بہت آئی ہین اسجگہہ مختصر ذکر کیا اس سے زیادہ رسالہ **زیادۃ الایمان** مین لکھے گئے ہین اوس سے زیادہ کتاب نزل الابرار مین تحریر ہوئے ہین اوس سے زیادہ کتاب اذکار نووی وغیرہ مین مرقوم ہین ۔

بیان ناغہ ہوجانے وظیفہ شام کا

عمر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص سو گیا اپنے وظیفے سے یا اور چیز سے پھر اوسکو درمیان فجر وظہر کے پڑھ لیا تو گویا اوسنے رات ہی کو پڑھا اوسکے لئے یہی لکھا گیا رواہ مسلم ۔

بیان نماز ضحیٰ کا

حدیث ابو ذر مین مرفوعاً آیا ہے تم مین ہر کسی شخص کے بدن کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہوتا ہے

ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے امر معروف صدقہ ہے
نہی عن المنکر صدقہ ہے اس سب سے دو رکعت ضحی کفایت کرتی ہین رواہ مسلم بریدہ کا لفظ
مرفوع یہہ ہے کہ انسان مین تین سو ساٹھہ جوڑ ہین اوسپر لازم ہے کہ ہر جوڑ پر صدقہ دے
لوگون نے کہا بھلا یہہ کسکی طاقت ہے فرمایا آب بینی کا مسجد سے نکالکر دفن کرنا صدقہ ہے راہ سے
کسی ایذا کی چیز کا الگ کر دینا صدقہ ہے اگر نہو سکے تو دو رکعت ضحی تجھکو کافی ہین رواہ احمد
واللفظ لہ وابو داؤد مراد ضحی سے نماز اشراق ہے حدیث عقبہ بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے
اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے ابن آدم کفایت کر تو مجھکو اول دن مین چار رکعت پڑھکر مین کفایت
کرونگا تجھکو آخر روز تک رواہ احمد وابو یعلی ابو الدرداء کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑھین دو رکعتین ضحی کی نہین لکھا گیا وہ غافلون
مین جسنے پڑھین چار رکعتین لکھا گیا وہ عابدون مین جسنے پڑھین چھہ رکعتین وہ کافی ہین اوس
دن کے لئے جسنے پڑھین آٹھہ رکعتین لکھتا ہے اوسکو اللہ قانتین مین جسنے پڑھین بارہ رکعتین
بناتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک گھر جنت مین کوئی دن رات نہین ہے مگر اللہ اپنے بندون پر منت
رکھتا ہے صدقہ کرتا ہے نہین کوئی منت خدا کی کسی بندے پر افضل تر اس بات سے کہ اوسکو اپنے
ذکر کا الہام کرے رواہ الطبرانی فی الکبیر کسی نے کہا ہے کہ مراد اس نماز سے نماز چاشت
ہے جو زوال سے پہلے پڑھی جاتی ہے یہہ بارہ رکعت سے زیادہ نہین ہوتی اشراق وہ نماز ہے
جو بعد طلوع آفتاب کے وقت صبح پڑھی جاتی ہے وہ شخص بہت اچھا ہے جسنے نماز اشراق چاشت
دونون کی پڑھین ؁

بیان صلوٰۃ التسبیح کا

اس نماز کے بیان مین حدیث ابن عباس نزدیک ابو داؤد و ابن ماجہ و ابن خزیمہ کے آئی ہے
لکن علماء کا اس نماز کے ثبوت مین بڑا اختلاف ہے یہانتک کہ بعض محققین نے اوسکو موضوع

کہا ہے وہ نمازین جو بسند صحیح ثابت ہین کیا کم ہین جو ایسی مختلف فیہ نماز کے پیچہے پڑے اسلئے اسجگہ ترجمہ حدیث مذکور کا نہین لکہا گیا عمل صالح کے لئے اصح الصحیح کا اختیار کرنا عمدہ بات ہے سب سے بعد نماز پنجگانہ کے نماز تہجد ہوتی ہے کوئی نماز اوسکو نہین پہونچتی اور اسکے بعد نماز اشراق ہے پہر چاشت پہر اوابین ❊

بیان نماز توبہ کا

ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہین مین نے رسول خدا کو سنا فرماتے تہے جب کوئی آدمی کوئی گناہ کرتا ہے پہر اوٹہکر وضو کرکے نماز پڑہتا ہے اللہ سے مغفرت چاہتا ہے تو اللہ اوسکو بخشدیتا ہے پہر یہ آیت پڑہی والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم ذکروا الله فاستغفروا لذنوبهم ومن یغفر الذنوب الا الله رواه الترمذی وابن حبان فی صحیحه پہر یہہ کہا کہ دو رکعت نماز پڑہتا ہے معلوم ہوا کہ نماز توبہ کی دو ہی رکعت ہوتی ہے ❊

بیان نماز حاجت کا

عثمان بن حنیف نے کہا ایک اندہا آیا اوسنے کہا اے رسول خدا اللہ سے دعا کرو کہ میری آنکہین کہل جاوین فرمایا بہلا اگر دعا نکرون کہا مجہپر جانا میری بینائی کا بہت شاق ہے پہر وہ شخص چلا گیا اوسنے وضو کیا دو رکعت نماز پڑہی پہر کہا اللهم انی اسالك واتوجه الیك بنبیك محمد صلی الله علیه وآله وسلم نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه الی ربی بك ان یكشف لی عن بصری اللهم شفعه فی وشفعنی فی نفسی جب نماز پڑہکر پہرا تو آنکہین کہل گئی تہین رواه النسائی اس سے توسل کرنا ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثابت ہوا مگر نزدیک محققین کے یہہ حدیث اپنے مورد پر مقصور ہے اسپر ہر جگہہ ہر کام کے لئے قیاس نہین ہوسکتا ہے علاوہ اسکے اس حدیث کی سند بہی ضعیف ہے واللہ اعلم عبید اللہ بن ابی اوفی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکسیکو

کوئی کام اللہ سے یا کسی آدمی سے ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اللہ تعالیٰ کی ثنا کرے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا کرے لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ
رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک
والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لنا ذنبا الا غفرتہ ولا ہما الا فرجتہ
ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی ابن ماجہ نے اتنا
اور زیادہ کیا ہے کہ پھر جو امر دنیا و آخرت کا چاہے مانگے کہ وہ مقدر ہوتا ہے ؛

بیان نماز استخارہ کا

حدیث سعد بن ابی وقاص میں مرفوعا آیا ہے کہ ابن آدم کی سعادت ہے استخارہ کرنا اللہ عزوجل
سے رواہ احمد وابو یعلی حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ بدبختی ہے ابن آدم کی ترک کرنا
استخارہ کا یہی مطلب حدیث ترمذی میں بھی آیا ہے جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہم کو سب کاموں میں استخارہ کرنا سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورت تعلیم فرماتے
تھے کہتے تھے جب کوئی تم میں ارادہ کسی کام کا کرے تو دو رکعت سوائے نماز فرض کے پڑھے یہ دعا
کرے اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک من فضلک العظیم
فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان
ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری او قال عاجل امری واجلہ
فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر لی فی دینی
ومعاشی وعاقبۃ امری او قال عاجل امری واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ
واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ پھر نام لے اپنی حاجت کا امر کے رواہ البخاری
وابو داؤد یعنی ہذا الامر کی جگہ یوں کہے ھذا النکاح ھذا السفر ھذا الطلاق ھذا العتاق و
علی ہذا القیاس جو استخارہ سنت سے ثابت ہوا ہے وہ یہی استخارہ ہے باقی استخارے جو

یا د ون نے ایجاد کئے ہین خلاف سنت یعنی بدعت ہین مسلمان اس استغفار کے کو کبھی ترک نکرے ۔

کتاب الجمعة

بیان نماز جمعہ ساعت جمعہ سعی الی الجمعہ کا

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اچھی طرح وضو کرکے جمعہ کو آیا خطبہ سنا چپکا رہا اوسکے گناہ جمعہ تک کے بخشے گئے بلکہ تین دن زیادہ تک کے رواہ مسلم دوسرا لفظ یہہ ہے کہ نماز پنجگانہ اور جمعہ سے جمعہ تک رمضان سے رمضان تک کفارہ ہین اون گناہون کے جو انکے درمیان ہوئے ہین جبکہ کبائر سے بچا رہا ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جو کوئی کبائر سے نہین بچتا ہے اوسکے لئے یہہ کام کفارہ نہین ہوتے ابو عبس نے مرفوعا کہا ہے گرد آلودہ ہوئے جسکے پاؤن راہ خدا مین وہ آگ پر حرام ہے رواہ البخاری والترمذی اگرچہ لفظ راہ خدا سے غالباً جہاد مراد ہوتا ہے مگر ظاہر لفظ عام ہے یزید بن ابی مریم نے کہا ہے کہ ملے مجھکو عبایہ بن رفاعہ اور مین جمعہ کو جاتا تھا مجھ سے کہا خوش ہو جاؤ یہہ چلنا تمہارا راہ خدا مین ہے پھر حدیث مذکور سنائی سلمان کا لفظ یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہا نہین نہاتا کوئی آدمی دن جمعہ کے پھر جتنا ہو سکتا ہے اوتنی طہارت کرتا ہے تیل ڈالتا ہے خوشبو ملتا ہے نماز کو باہر نکلتا ہے دو آدمیون کے بیچ مین جدائی نہین ڈالتا پھر جتنی نماز اللہ نے اوسکے لئے لکھی ہے پڑھتا ہے پھر وقت تکلم امام کے چپکا رہتا ہے اوسکے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک معاف ہو جاتے ہین رواہ البخاری اوس بن اوس کا لفظ یہہ ہے کہ جو کوئی نہا یا نہلایا سویرے سے جمعہ کو آیا یا دوڑا چلا سوار نہوا امام کے پاس بیٹھا خطبہ سنا کوئی لغو کام نہ کیا اوسکو ہر قدم پر اجر ایک سال کے صیام و قیام کا ملیگا رواہ ابو داؤد والترمذی نہانا نہلانا یا تو بطور تاکید کے فرمایا ہے یا کنایہ ہے صحبت سے دوسرا لفظ یہہ ہے افضل سب دنون مین جمعہ کا دن ہے اسی دن مین آدم پیدا ہوئے اسی مین مرے اسی مین نفخہ صور ہوگا اسی مین صعقہ ہوگا تم اس دن مین مجھپر بہت درود بھیجا کرو

تمہاری درود ہم پر عرض کیجاتی ہے کہا کیونکر آپ تو مٹی ہوجاوینگے فرمایا اللہ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ ہمارے جسم کو کھاوے رواہ ابوداؤد وابن حبان یعنی اجسام انبیاء علیہم السلام قبر مین بوسیدہ نہین ہوتے ہین ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ نہین نکلا سورج اور نہ ڈوبا بہتر پر دن جمعہ سے کوئی جاندار نہین جو اس دن سے گھبراتا ہو مگر جن وانس رواہ ابن حبان دوسرا لفظ یہہ ہے گمراہ کردیا اللہ نے جمعہ سے اون لوگون کو جو ہم سے پہلے تھے یہود کا دن سنیچر تھا نصاری کا دن اتوار ہے سو یہہ ہمارے پیچھے ہین قیامت تک ہم دنیا مین پیچھے آئے مگر قیامت کو ہم پہلے ہونگے فیصلہ مین ساری خلق سے رواہ ابن ماجة حدیث ابوموسی اشعری مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ساعت جمعے کی امام کے بیٹھنے سے یعنی منبر پر نماز کے ہوچکنے تک ہوتی ہے رواہ مسلم وابوداؤد ایک جماعت اہل علم کا یہی مذہب ہے روایت عبداللہ بن سلام مین یون آیا ہے کہ یہہ پہلی ساعت ہوتی ہے دن کی رواہ ابن ماجة ابوہریرہ کا لفظ مرفوعا یہہ ہے اس ساعت مین جو دعا کیجاویگی وہ مقبول ہے رواہ احمد جابر کی روایت مرفوعا یہہ ہے کہ یہہ آخر ساعت ہے بعد عصر کے رواہ ابوداؤد والنسائی اس ساعت کی تعیین مین بہت قول ہین مگر عمدہ انہین یہی دو قول ہین جنکا ذکر ہوا۔

بیان نہانے کا دن جمعے کے

ابوامامہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ نہانا دن جمعہ کا خطاؤنکو بالون کی جڑ سے کھینچ لیتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر حدیث عمران مین مرفوعا آیا ہے جس نے غسل کیا دن جمعہ کو کفارہ ہوا اوسکے گناہ وخطا کا عبداللہ بن ابی قتادہ نے کہا مین نہاتا تھا میرے باپ آئے کہا یہہ غسل جنابت کا ہے یا جمعہ کا مینے کہا جنابت کا کہا پھر دوبارہ نہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جس نے غسل کیا دن جمعہ کو وہ طہارت مین رہا دوسرے جمعہ تک رواہ ابن خزیمة وابن حبان حدیث ابوسعید خدری مین آیا ہے کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہانا دن جمعہ کا واجب ہے ہر محتلم پر یعنی بالغ پر پھر مسواک کرے جو خوشبو پاوے ملے رواہ مسلم ایک جماعت محققین کا یہی مذہب ہے کہ یہہ غسل واجب ہے نہ جائز ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے اس دن کو خدا نے مسلمانون کی عید ٹھیرایا ہے سو جو کوئی نماز جمعہ کو آوے وہ نہاوے اگر خوشبو ہو تو لگاوے اور مسواک کرے رواہ ابن ماجہ

بیان سویرے جانے کا طرف جمعہ کے

حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے غسل کیا دن جمعہ کے جنابت کا پھر گیا ساعت اول مین اوسنے گویا ایک اونٹنی قربان کی جو دوسری ساعت مین گیا اوسنے گویا ایک گاو ذبح کی جو تیسری ساعت مین گیا اوسنے گویا ایک بکری قربان کی جو چوتھی ساعت مین گیا اوسنے گویا ایک مرغی ذبح کی جو پانچوین ساعت مین گیا اوسنے گویا ایک انڈا قربان کیا جب امام باہر آتا ہے تو فرشتے حاضر ہو کر ذکر سنتے ہین رواہ الشیخان دوسری روایت یون ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر جو اول فاول آتا ہی اوسکو لکھتے جاتے ہین سلف اندے کی اسی حدیث سے نکلتی ہے اسکے سوا کہین حکم حلت بیضہ کا صراحۃً آنا معلوم نہین ہوتا واللہ اعلم ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین لوگ دن قیامت کے نزدیک خدا کے بقدر جلدی یا دیر جانے کے طرف جمعہ کے بیٹھین گے اول دوم سوم چارم چوتھا شخص بھی اللہ سے کچھ دور نہو گا رواہ ابن ماجۃ ؛

بیان پڑھنے سورہ کہف کا دن جمعے شب جمعے کو

حدیث مرفوع ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ جو کوئی پڑھیگا سورہ کہف کو دن جمعہ کے تو اوسکے لئے ما بین ہر دو جمعہ کے نور چمکے گا رواہ النسائی ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ قدم سے لیکر عنان آسمان تک دن قیامت کے نور چمکیگا دونون جمعہ کے بیچ مین جو کچھ ہوگا وہ بخشا جاوے گا

رواہ ابن مردویہ ؎

کتاب الصدقات

بیان زکوٰۃ دینے کا تاکید و وجوب زکوٰۃ کی

حدیث ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے کہ بنا اسلام کی پانچ چیزوں پر ہے الحدیث منجملہ اونکے ایک زکوٰۃ بھی ہے رواہ الشیخان اس حدیث سے فرضیت زکوٰۃ کی مثل فرضیت نماز روزہ حج کے ثابت ہوئی آبو ہریرہ و ابو سعید کا یہ لفظ ہے نہیں ہے کوئی بندہ جو نماز پنجگانہ پڑھتا ہے رمضان کا روزہ رکھتا ہے زکوٰۃ نکالتا ہے کبائر ہفتگانہ سے بچتا ہے مگر اوسکے لئے دروازے جنت کے کھولدیئے جاتے ہیں اوس سے کہا جاتا ہے تو سلامتی سے داخل ہو رواہ النسائی اور ساتھ لفظ مرفوع ابو ہریرہ کا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت سے جو آپکے گرد تھی فرمایا تم ایسا جو میرے لئے چھ چیزوں کے ہیں ذمہ وار ہوتا ہوں تمہارے لئے جنت کا بیٹے کہا فرمایا کہا نماز زکوٰۃ امانت شرمگاہ شکم زبان رواہ الطبرانی فی الاوسط تیسرا لفظ یہ ہے کہ ایک گنوار نے کہا مجھکو ایسا کام بتاؤ کہ جب میں وہ کام کروں تو جنت میں جاؤں فرمایا پوج اللہ کو شریک مکر ساتھ اوسکے کسی چیز کو نماز فرض پڑھا کر زکوٰۃ فرض دیا کر روزہ رمضان رکھا کر کہا اوس شخص نے کہ قسم ہے خدا اسپر کچھ بڑھاؤں نہ اس سے کچھ کم کروں جب وہ یہ کہکر چلدیا فرمایا جسکو دیکھنا ہو ایک مرد کا اہل جنت سے خوش آوے تو وہ اس شخص کو دیکھے رواہ الشیخان اوس وقت شاید حج فرض نہیں ہوا تہا نہ جہاد وغیرہ ؎

بیان عامل صدقات کا

رافع بن خدیج سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے عامل صدقے پر اللہ کے لئے مثل غازی کے ہے راہ خدا میں جبتک کہ پھر کر اپنے گھر آوے رواہ احمد واللفظ لہ ؎

ابوداؤد عامل کہتے ہین تحصیلدار کو جو رعیت سے پیسا ملک کا حاصل کرتا ہے خراج شرعی لیکر
بیت المال مین بہیجتا ہے آبو موسیٰ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ خازن مسلم امین جو حکم مالک بجا لاتا ہے
پورا پورا دل سے خوش ہو کر اوس شخص کو دیتا ہے جسکے دینے کا حکم ہے ایک متصدق ہے متصدقون
مین سے رواہ الشیخان یعنی خزانچی کو بہی اوتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا اوس صدقہ دینے
والے کو ملتا ہے آبو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ بہتر کسب کسب ہے عامل کا جبکہ وہ خیر خواہی کرے
رواہ احمد مرفوعًا بریدہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو
ہمنے عامل بنایا پہر اوسکے عمل پر رزق مقرر کیا اب جو کچہہ وہ بعد اسکے لیگا خیانت ہو گی رواہ
ابوداؤد معلوم ہوا کہ تحصیل ملک پر کسی کو نوکر رکہنا تنخواہ مقرر کرنا درست ہے یہہ نوکری
رزق حلال ہے اگر رشوت نلے ظلم نکرے بیت المال مین خیانت نکرے آبو سعید و ابو ہریرہ
نے مرفوعًا کہا ہے آوینگے تمپر ایسے امرا جو بد لوگون کو اپنا مقرب بناوینگے نماز کو وقت سے
دیر لگا کر پڑہین گے تم مین جو کوئی اونکو پاوے تو نہ اونکا عریف بنے نہ شرطی نہ جابی نہ خازن
رواہ ابن حبان عریف کہتے ہین چودہری کو شرطی کہتے ہین سپاہی کو جابی کہتے ہین تحصیلدار
کو خازن کہتے ہین خزانچی کو مطلب یہہ ٹہیرا کہ کسیطرح کی نوکری اونکی نکرے نہ دیوانی نہ فوجداری
نہ مالی بلکہ ایسے سلاطین شیاطین سے علٰحدہ رہے ؛

بیان تعفف وقناعت کا

اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین سوال کرنے بہیک مانگنے کو حرام و ذلت ٹہیرایا ہے ثوبان کا
لفظ مرفوع یہہ ہے کون ذمہ دار ہوتا ہے میرے لئے اس بات کا کہ لوگون سے کچہہ نہ مانگے مین
ذمہ دار ہوتا ہون اوسکے لئے جنت کا الحدیث رواہ احمد والنسائی وابن ماجۃ ثوبان
کا اگر چابک گر جاتا تو اوتر کر اوٹہا لیتے مگر کسی شخص سے یہہ نہ کہتے کہ تم اوٹہا دو شاید کہ یہہ بہی
کہین داخل سوال مذکور نہو اسی بات پر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بہی بیعت کی تہی حدیث حکیم

ں حزام مین مرفوعاً آیا ہے کہ اونچا ہاتھ بہتر ہے نیچے ہاتھ سے تو شروع کر عیال سے بہتر صدقہ وہ
ہے جو تونگری سے ہو جو کوئی پارسائی کرنا چاہتا ہے اللہ تعالےٰ اوسکو پارسا کر دیتا ہے جو کوئی
مستغنی ہوا چاہتا ہے اللہ اوسکو غنی کر دیتا ہے رواہ الشیخان حدیث ابی ہریرہ مین فرمایا ہے کہ
تونگری کچھ زیادہ سامان پر نہین ہوتی لیکن آسودگی جی کی ہے رواہ الشیخان یعنی تونگری دل سے ہے مال بزرگی
جیتیل سے پس ظاہر ہے کہ تونگر سے زیادہ حاجتمند ہوتے ہین ع آنکہ غنی تر اند محتاج تر اند عائشہ
رمایا اکو صدقہ دیتی ہے یہ سبب سوال کر کے لیتے ہین گزر کی ہولی میں سرتی انا اللہ فضالہ بن عبید فرماتا
کہا ہے اوسکو خوشی ہو جسنے راہ پائی طرف اسلام کے ہیں اوسکا کفاف ہے وہ قانع ہو رواہ الترمذی

کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست	اے قناعت تونگرم گردان

مقدام بن معدیکرب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ نہ کہایا کسی
ایک نے تم مین سے کوئی کہانا بہتر اس سے کہ اپنے ہاتھ کے کام سے کہاوے اللہ کے نبی داؤد
علیہ السلام اپنی ہی دستکاری سے کہاتے تھے رواہ البخاری بہتر کسب زراعت ہے پہر تجارت
پہر کتابت سب سے بدتر نوکری چاکری کرتا ہے مفت کا بندہ بنتا ہے ۔

بیان حاجت مانگنے کا اللہ تعالےٰ سے

ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے جسکو فاقہ ہوا پہر اوسنے لوگون سے مانگا تو اوسکا فاقہ کبہی بند ہوگا
جسنے خدا سے مانگا اوسکو اللہ رزق دیگا جلدی یا دیر مین رواہ ابو داؤد

کہ نیم بندۂ غیر و خدائے دگرست	از خدا خواہم وز غیر نہ خواہم ز خدا

بیان بے مانگے ملنے کا

ابن عمر کہتے ہین مجہکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیا کرتے تہے مین کہتا تہا جو
مجہسے زیادہ محتاج ہے اوسکو دو فرماتے جب یہ مال تیرے پاس بے تاکے مانگے آوے تو لو اوسکو

لیکر مقول بن بہرا اوسکو کہا یا کسی پر صدقہ کر اور جو بے تاکے مانگے نہ آوے تو تو اوسکی تاک جہانک
نہ کر سالم نے کہا اسی لئے عبد اللہ کسی سے کچھ نہ مانگتے اگر کوئی کچھ دیتا تو نہ پھیرتے رواہ الشیخان
عائذ بن عمر کا لفظ یہہ ہے جسکو اس رزق مین سے کچھ بے مانگے تاکے ملے وہ اپنے رزق مین
کشادگی کرے اگر غنی ہو تو کسی ایسے محتاج کو دیدے جو کہ اس سے زیادہ حاجتمند ہے رواہ احمد
عبد اللہ نے کہا مینے اپنے باپ احمد بن حنبل سے پوچھا تاکنا کیا چیز ہے کہا یہہ ہے کہ تو اپنے جی مین
کہے کہ اب فلان شخص مجھکو کچھ بھیجیگا جسے کچھ دیگا ❊

بیان صدقہ دینے کا باوجود کم مقدوری کے

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے صدقہ دیا برابر ایک کہجور کے
پاک کمائی سے اور اللہ قبول نہین کرتا ہے مگر پاک چیز کو تو لیتا ہے اوسکو اللہ داہنے ہاتھ مین پہر
بڑہاتا ہے اوسکو واسطے صدقہ دینے والے کے جسطرح کوئی تم مین اپنے بچھیرے کو پالتا ہے یہانتک
کہ وہ صدقہ برابر ایک پہاڑ کے ہوجاتا ہے رواہ الشیخان عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اللہ
پالتا ہے تمہاری ایک کہجور ایک لقمہ کو جسطرح کوئی تم مین بچہ گہوڑی یا اونٹنی کا پالتا یہانتک کہ وہ
برابر کوہ احد کے ہوجاتا ہے رواہ ابن حبان حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اللہ داخل کرتا ہے
ایک لقمہ روٹی ایک مٹھی کہجور وغیرہ پر جس سے مسکین کو فائدہ پہونچے تین آدمیون کو جنت مین گہر والے
کو جسنے حکم دیا بی بی کو جسنے کہانا درست کیا خادم کو جسنے حوالہ مسکین کیا پہر فرمایا الحمد للہ الذی لم
ینس خادمنا اللہ کا شکر ہے کہ اوسنے ہمارے خادم کو بہی فراموش نہ کیا رواہ الحاکم والطبرانی
فی الاوسط دوسرا لفظ مرفوع ابو ہریرہ کا یہہ ہے کہ کم نہین کرتا کوئی صدقہ مال کو نہین بڑہاتا اللہ کسی
بندے کو عفو کرنے پر مگر عزت تواضع نہ کی کسی نے اللہ کے لئے مگر بلند کرتا ہے اللہ اوسکو رواہ مسلم
عدی بن حاتم کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے بچو تم آگ دوزخ سے اگرچہ آدہی کہجور ہو دوسری روایت
یون ہے جو شخص بچ سکے آگ سے گو آدہی کہجور ہی دیکر تو وہ یہہ کام کرے رواہ الشیخان

انس بن مالک مرفوعاً کہتے ہین صدقہ بجھاتا ہے اللہ کے غضب کو دور کرتا ہے بری موت کو رواہ
الترمذی ابن مبارک کا لفظ یہہ ہے کہ دور کرتا ہے اللہ صدقہ سے ستر باب بری موت کے عقبہ
بن عامر نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین سایہ ہر آدمی کا نیچے اوسکے صدقے کے
ہوگا یہانتک کہ لوگون کا فیصلہ ہو یعنی اوس دن ہر آدمی نیچے سایۂ اپنے صدقے کے ہوگا ابو مرثد
کوئی دن نہوتا کہ صدقہ نہ دیتے گو ایک ٹکڑا سوکھی روٹی کا یا ایک گرہ پیاز ہی کی ہوتی رواہ
احمد وابن خزیمۃ دوسرا لفظ مرفوع عقبہ کا یہہ ہے کہ صدقہ بجھاتا ہے اہل صدقہ سے قبر
کی آگ کو رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی حدیث مرفوع ابو ذر سے معلوم ہوا کہ اور کچھہ
نہ بن سکے تو اچھی بات ہی کہے یہہ بھی نہو سکے تو لوگون کو اپنی شر سے باز رکھے رواہ البزار
وابن حبان عمرو بن عوف نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے صدقہ مسلمان
کا عمر کو بڑہاتا ہے بری موت سے روکتا ہے صدقے دینے سے کبر وفخر دور ہوتا ہے رواہ
الطبرانی عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہمنے سنا ہے کہ اعمال باہم فخر کرتے ہین صدقہ کہتا ہے مین
سب سے زیادہ افضل ہون رواہ ابن خزیمۃ ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے جسنے جمع کیا مال
حرام پھر صدقہ دیا تو اوسکو کچھہ اجر نہین ہوتا ہے اوسپر اوس صدقے کا وبال پڑتا ہے رواہ
ابن خزیمۃ وابن حبان دوسرا لفظ یون ہے کہ بہتر صدقہ وہ ہے جو تونگری کو باقی رکھے
اونچا ہاتھہ نیچے ہاتھہ سے بہتر ہوتا ہے تو خرچ کرنا عیال سے شروع کر تیری جورو کہتی ہے مجھپر
خرچ کر یا مجھکو طلاق دے تیرا غلام کہتا ہے مجھکو کھلا پلا یا بیچ دے تیرا بچا کہتا ہے تو مجھکو کسے
سونپتا ہے **ف** ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑہ گیا
ایک درہم لاکھہ درہم پر ایک آدمی نے کہا کیونکر فرمایا ایک شخص کے پاس بہت مال ہے اوسنے
اپنے سامان مین سے لاکھہ درہم لیکر صدقہ دیا ایک شخص کے پاس فقط دو درہم ہین اوسنے
ایک درہم صدقہ کیا رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ امیر کا لاکھہ روپے دینا فقیر کا ایک پیسا
دینا اجر مین برابر ہوتا ہے یہہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے بخشے کسی کا اسمین اجارہ نہین ہے

امیر کو اپنی سخاوت کا گھمنڈ ہوتا ہے مگر فقیر بھی کچھ اوس سے کم نہیں ہوتے ہیں بلکہ امیر کا مال تو اکثر کسب حرام کا ہوتا ہے فقیر کا مال غالبًا حلال کا ہوتا ہے سو حرام مال کا خرچ کرنا آخر کو وبال ہوگا حلال کا ایک درہم انشاءاللہ تعالےٰ موجب رضامندی ذو الجلال ہوگا ام بجید نے کہا اے رسول خدا مسکین میرے دروازہ پر کھڑا ہوتا ہے میں کچھ نہیں پاتی جو اوسکو دوں فرمایا اگر تو کچھ نپاوے مگر جلا ہوا کھر تو وہی اوسکے ہاتھ میں رکھدے رواہ الترمذی وابن خزیمۃ

صفائیا خجلت سائل بزیستم درکرو	بے زری کردہ نہن انچہ بقارون زرکرو

بیان چھپا کر صدقہ دینے کا

حدیث مرفوع ابی ہریرہ میں منجملہ اون سات شخصوں کے جنکو اللہ اپنے سایہ میں دن قیامت کے رکھیگا ایک وہ شخص بھی ہے جسنے چھپا کر صدقہ دیا بائیں ہاتھ نے نجانا کہ داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا یہ حدیث صحیحین میں ہے اوپر گزر چکی ہے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نیکی کرنا بری موت سے بچاتا ہے چھپا صدقہ غضب رب کو بجھاتا ہے صلہ رحم عمر کو بڑھاتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر دوسرا لفظ یہ ہے کہ ابا ذر نے کہا صدقہ کیا ہے فرمایا اضعاف مضاعف ہے اللہ کے پاس اس سے بھی زیادہ تر ہے پھر یہ آیت پڑھی من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ له اضعافا کثیرۃ کہا کون صدقہ افضل ہے فرمایا جو چھپا کر فقیر کو دیا جاوے یا جہد مقل ہو پھر یہ آیت پڑھی ان تبدوا الصدقات فنعما ھی وان تخفوھا وتوتوھا الفقراء فھو خیر لکم رواہ احمد مطولا والطبرانی واللفظ له

بیان صدقہ دینیکا زوج واقارب کو

حدیث زینب زن ابن مسعود میں آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے گروہ عورتو کے تم صدقہ دو گو اپنے زیور ہی سے کیوں نہ دو تو اونہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پوچھا اگر بیاہیں اپنے شوہر اور یتیموں کو صدقہ دین فرمایا انکو دو اجر ہین ایک قرابت کا ایک صدقہ کا رواہ الشیخان بطولہ اکثر علمار کے نزدیک مراد صدقہ نافلہ ہے بعض محققین نے کہا ہر بلکہ عام ہے نفل ہو یا فرض سلمان بن عامر کا لفظ مرفوع یہ ہے صدقہ مسکین پر ایک ہی صدقہ ہوتا ہے ذی رحم پر صدقہ و صلہ دونون ہوتا ہے رواہ النسائی والترمذی ام کلثوم دختر عقبہ کا لفظ مرفوعاً یون ہے کہ افضل صدقہ وہ ہے جو ذی رحم دشمن پر ہو رواہ الطبرانی فی الکبیر معلوم ہوا کہ اول خویش بعدہ درویش گو وہ خویش اپنا دشمن ہی کیوں نہو

بیان قرض دینے کا

برا بن عازب مرفوعاً راوی ہین کہ جسنے دودہ کی بکری قرض دی یا روپیہ پیسا یا گلی کوچہ کا رستہ بتا دیا تو اوسکو برابر آزاد کرنے ایک گردن کے اجر ہوگا رواہ الترمذی ابن مسعود کی حدیث مرفوع مین آیا ہے ہر قرض صدقہ ہے رواہ الترمذی باسناد حسن والبیہقی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ایک آدمی جنت مین گیا دیکھا کہ اوسکے دروازے پر لکھا ہے صدقہ دس گنا ہوتا ہے قرض اٹھارہ گنا رواہ الطبرانی والبیہقی ابن مسعود کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی مسلمان کسی مسلمان کو ایکبار قرض نہین دیتا مگر وہ برابر دو بار صدقہ کرنے کے ہوتا ہے یعنی اجر مین رواہ ابن حبان +

بیان آسانی کرنیکا مفلس سے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے آسانی کی تنگدست پر آسانی کریگا اللہ اوسپر دنیا و آخرت مین رواہ ابن حبان قتادہ کا لفظ یہ ہے جسکو خوش آوے یہ بات کہ نجات دے اوسکو خدا سختی سے دن قیامت کے تو وہ دور کرے کوئی سختی کسی تنگدست کی یا معاف کرے اوسکو قرض رواہ مسلم حذیفہ نے مرفوعاً کہا ہے ملاقات کی فرشتون نے ایک آدمی کی روح

جو تم سے پہلے تہا کہا تو نے کوئی بہلائی کی ہے اوسنے کہا نہین کہا تو یاد تو کر کہا مین لوگون سے
لین دین کرتا تہا اپنے آدمیون سے کہتا تہا مہلت دو تنگدست کو تجاوز کرو آسودہ سے اللہ نے
فرمایا تم بہی اس سے تجاوز کرو رواہ الشیخان واللفظ لمسلم ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے جس نے
مہلت دی کسی تنگدست کو یا چہوڑ دیا اوسکو قرض اپنا اللہ اوسکو دن قیامت کے اپنے عرش کے
سایہ مین رکہیگا رواہ الترمذی یہی مضمون حدیث ابی الیسر مین مرفوعاً نزدیک ابن ماجہ کے آیا ہے
بلکہ طبرانی کا لفظ یون ہے کہ سب سے پہلے یہی شخص سایۂ خدا مین جاویگا ولله الحمد اللهم ارزقنا

بیان خرچ کرنیکا نیک کامون مین

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کبہی ان بندے صبح نہین کرتے مگر
دو فرشتے آسمان سے اوترکر یہہ کہتے ہین کہ اے اللہ عوض دے خرچ کرنیوالے کو دوسرا یہہ کہتا ہے
کہ اے اللہ تلف کر کنجوس کو رواہ الشیخان دوسرا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اللہ کہتا ہے اے میرے
بندے تو خرچ کر تجہکو ملیگا رواہ الشیخان بلال سے فرمایا تو خرچ کر صاحب عرش سے کمی کا
ڈر مت رکہہ رواہ الطبرانی طلحہ کے پاس بہت مال تہا سخاوت کے کہنے سے سارا مال اپنی قوم
مین بانٹ دیا یہہ چار لاکہہ تہا رواہ الطبرانی ابن مسعود کی حدیث مین آیا ہے ایک آدمی اہل
صفہ مین سے مرگیا اوسکے شملہ مین دو دینار نکلے فرمایا یہہ دو داغ ہین رواہ ابن حبان منذری
نے کہا یہہ اسلیے کہ وہ ظاہر مین فقیر تہا فقرا کے لیے جو صدقہ آتا وہ اوسکو بہی لیتا ؛

بیان جورو کے صدقہ دینے کا شوہر کے مال سے اوس کے لیکر

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب عورت کہانا اپنے گہر کا بدون
مفسدہ کے صرف کرتی ہے تو اوسکو اجر صرف کرنیکا شوہر کو کمانے کا خازن کو اوٹہانے کا ملتا ہے
کوئی کسی کے اجر کو کم نہین کرتا رواہ الشیخان ابو امامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ خرچ نکرے

کوئی عورت کوئی چیز شوہر کے گھر کی مگر اوسکی اجازت سے پوچھا بھلا طعام فرمایا یہہ تو افضل اموال
ہے رواہ الترمذی اسیطرح یہہ بھی آیا ہے کہ عورت اپنا مال بھی بے اطلاع و اجازت شوہر
صرف کرے ٭

بیان کھانا کھلانے پانی پلانے کا

ابن عمرو نے کہا ہے ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کون سا اسلام بہتر
ہے فرمایا یہہ کہ تو کسیکو کھانا کھلاوے سلام کرے اوسکو جسکو تو پہچانتا ہے اور جسکو نہین پہچانتا
رواہ الشیخان جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ کھلانا کسی مسکین مسلمان کو موجبات رحمت سے
ہے رواہ الحاکم وصححہ حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے جسنے کھلایا اپنے بھائی کو پیٹ بھر کے
پھر پانی پلایا اوسکو دل بھر کر تو دور رکھیگا اوسکو اللہ نار سے سات خندق تک ہر خندق کا فاصلہ
پانسو برس کی راہ کا ہوگا اسکو حاکم نے صحیح الاسناد کہا ہے حدیث ابی سعید مین مرفوعاً یون آیا
ہے جو کوئی مومن کسی مومن کو بھوک پر کھانا کھلاتا ہے تو اللہ اوسکو جنت کے پھل کھلا دیگا جو مومن
کسی مومن کو پیاس مین پانی پلاتا ہے تو اللہ اوسکو قیامت کے دن شراب سر بمہر پلا دیگا جو مومن
کسی مومن کو برہنگی پر کپڑا پہناتا ہے تو اللہ اوسکو حلۂ جنت پہنا دیگا رواہ الترمذی ابن عمرو
کہتے ہین ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ مین اپنے حوض پانی سے
بھرتا ہون تاکہ میرے اونٹ پانی پئین غیر کے اونٹ بھی آجاتے ہین اونکو بھی پلا دیتا ہون اسکا
کچھ اجر ہے فرمایا فی کل کبد حری اجر رواہ احمد ہر جگر سوختہ مین اجر ہے حدیث ابی ہریرہ
مین مرفوعاً قصہ ایک شخص کا آیا ہے کہ اوسنے ایک کتے پیاسے کو اپنے موزے سے پانی بھر کر پلایا تھا
اللہ نے اوسکا شکر مانا اور اوسکو بخشدیا پوچھا کیا بہائم مین بھی اجر ہے فرمایا فی کل کبد رطبة
اجر ہر جگر تر مین ثواب ملتا ہے رواہ الشیخان بطولہ ف انس نے مرفوعاً کہا ہے سات
چیزین ہین جو بعد موت کے واسطے بندے کے جاری رہتے ہین اور بندہ قبر مین ہوتا ہے ایک

علم کا سکھانا دوسرے نہر کا جاری کرنا تیسرے کنواں کہدوانا چوتھے درخت لگانا پانچویں مسجد
بنانا یا قرآن شریف چھوڑ جانا ساتویں بیٹا جو اوسکے لئے مغفرت مانگے رواہ البزار و ابونعیم
فی الحلیۃ سعد نے کہا اے رسول خدا میری ماں مرگئی اوسنے کچھ وصیت نہ کی بھلا اگر میں اوسکی طرف سے
کچھ صدقہ کروں تو اوسے کچھ نفع ہوگا فرمایا ہاں پانی پلا رواہ الطبرانی فی الاوسط عن
انس دوسری روایت میں خود سعد سے یوں آیا ہے کہ مینے کہا میری ماں مرگئی کون صدقہ
افضل ہے فرمایا پانی انہوں نے ایک کنواں کہدوا کر کہا ھذہ لام سعد رواہ ابوداؤد
و ابن حبان لوگ اپنے مردوں کو بعد اونکے مرنے کے ثواب پہونچایا چاہتے ہیں ہر شخص ایک نئی
راہ رسم بدعت نکال لیتا ہے جو صدقات جاریات رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
بتائے ہیں ان کو کوئی نہیں کرتا اگر اوسپر قناعت کریں تو موئی کو اجر بھی ملے تہید بھی بدعت سے
بچ جاویں جابر کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جسنے کنواں کہودا کوئی جگر گرم جن ہو یا انس چرندہ
یا پرندہ اوس سے پانی نہ پیئے گا مگر اللہ اوسکا اجر دن قیامت کے دیگا رواہ البخاری
فی تاریخہ و ابن خزیمۃ **حکایت** ابن مبارک سے ایک آدمی نے کہا میرے ایک پھوڑا
نکلا ہے سات برس سے علاج کرتا ہوں کچھ فائدہ نہیں ہوتا کہا جسجگہہ لوگوں کو حاجت پانی کی ہو
وہاں ایک کنواں کہدوادے اوسنے ایسا ہی کیا اچھا ہوگیا زخم کا خون بند ہوکر سوکہ گیا اسکو
بیہقی نے روایت کیا ہے پھر کہا اسیطرح کا ماجرا ہمارے شیخ حاکم ابی عبد اللہ پر گزرا کہ اون کے
چہرے پر پھوڑے ہوگئے کسیطرح اچھے نہوتے تھے ابو عثمان صابونی سے کہا جمعہ کے دن دعا کرو
سبنے آمین کہی دوسرے جمعہ کو ایک عورت آئی اوسنے کہا مینے آنکے لئے بہت دعا کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرمایا کہ حاکم سے کہدے کہ اپنے گھر کے دروازے پر سقایہ بناوے
جب بنکر اوسمیں پانی بہرا گیا لوگ پینے لگے تو ایک ہفتہ نگزرا کہ سارے پھوڑے دور ہوگئے چہرہ پہلے
سے بھی اچھا ہوگیا کئی سال تک زندہ رہی ۃ

بیان شکر احسان کا مکافات کرنیکا احسان پہ

حدیث ابن عمر مین آیا ہے جو کوئی تمہارے ساتھ احسان کرے تم اوسکا بدلا کرو اگر کچھ نہ پاؤ تو اوسکی
دعا کرو کہ سمجھو بدلا ہوگیا رواہ النسائی بطولہ طبرانی کا لفظ یہ ہے یہانتک کہ تم جان لو
کہ شکر ادا کیا اللہ شکر کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے جابر سے مرفوعا یون کہا ہے اگر کچھ نپائے
تو ثنا کرے جسنے ثنا کی اوسنے شکر کیا جسنے چھپایا اوسنے کفران کیا رواہ الترمذی اسامہ بن
زید کی حدیث مرفوع یون ہے جسنے کہا جزاک اللہ خیرا اوسنے خوب ثنا کی رواہ الترمذی
حدیث اشعث بن قیس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ بڑا شکر گزار لوگون مین خدا کا وہ شخص ہے جو
بڑا شکر گزار ہے لوگونکا ایک روایت مین یون آیا ہے شکر نکیا اللہ کا جسنے شکر نکیا لوگون کا ۔
رواہ احمد نعمان بن بشیر مرفوعا کہتے ہین جسنے شکر نکیا تھوڑے کا اوسنے شکر نکیا بہت کا جسنے شکر
نکیا لوگون کا اوسنے شکر نکیا خدا کا اللہ کی نعمت کا ذکر کرنا اللہ کا شکر کرنا ہے ترک کرنا اوسکا کفر
ہے جماعت رحمت ہے تفرقہ عذاب ہے رواہ ابن احمد فی زوائدہ انس نے کہا ہے مہاجرین
نے کہا اے رسول خدا انصار سارا اجر لیگئے ہمنے کسی قوم کو بہتر انسے زیادہ خرچ کرنے مین اچھا
سلوک کرنے مین باوجود وقلت کے نہین دیکھا ہمکو انہون نے محنت مین کفایت کی فرمایا کیا تم اونپر ثنا
نہین کرتے ہو اونکے لئے دعا نہین کرتے ہو کہا ہان فرمایا فذاک بذاک یعنی پس یہ بدلا اونکے
احسان کا ہوگیا رواہ النسائی

	جز آنکہ بصدق دل دعائے بکند		از دست گدائے بینوا مایہ مسیح	

کتاب الصوم

بیان روزہ کا روزے کی فضیلت کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ عزوجل نے کہا ہے کہ
ہر عمل ابن آدم کا اوسکے لئے ہے مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے مین ہی اسکی جزا دونگا روزہ
سپر ہے نار سے جب تم مین کسی کا روزہ ہو تو وہ فحش کی باتین نکرے جھگڑے چلا دے مین اوسکو

اگر کوئی گالی دے یا اوس سے لڑے تو کہدے کہ مین روزہ دار ہون قسم اللہ کی بدبو روزہ دار کے موہنہ کی نزدیک اللہ کے مشک کی خوشبو سے زیادہ تر طیب ہے روزہ دار کو دو طرح کی خوشی ہوتی ہے ایک وقت افطار کے دوسرے جب رب سے ملیگا رواہ البخاری واللفظ لہ ومسلم ایک روایت بخاری مین یون آیا ہے کہ ترک کرتا ہے روزہ دار کھانا پینا اپنا شہوت اپنی میرے لئے روزہ میرے لئے ہے مین ہی اوسکا بدلا دونگا نیکی دس گنی ہوتی ہے مسلم کا لفظ یہہ ہے ہر عمل ابن آدم کا دس گنا ہوتا ہے سات سو گنے تک مگر اللہ نے کہا کہ یہہ روزہ کہ وہ خاص میرے ہی لئے ہے مین ہی اوسکی جزا دونگا الحدیث ایک بزرگ نے کہا ہے الدنیا یوم ولنا فیہ صوم دنیا ایک دن ہے یعنی دوسرا دن آخرت ہے ہمکو اس دن مین روزہ رکھنا چاہئے سھل بن سعد کی حدیث مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیا ہے کہ جنت مین ایک دروازہ ہے اوسکو باب الریان کہتے ہین اوس دروازے سے دن قیامت کے بہی روزہ دار لوگ داخل ہونگے کوئی اور غیر انکا نہ جاویگا جب یہہ جاچکین گے دروازہ بند کر دیا جاویگا پہر کوئی اندر نہ جاسکیگا رواہ الشیخان ترمذی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جو کوئی اوس مین گیا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین تم جہاد کرو غنیمت لوگے روزہ رکہو تندرست رہوگے سفر کرو تونگر ہوجاؤگے رواہ الطبرانی فی الاوسط دوسرا لفظ یہہ ہے کہ روزہ ایک سپر ہے مضبوط قلعہ ہے آگ دوزخ سے رواہ احمد ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً یہہ بہی آیا ہے کہ روزہ اور قرآن شفاعت کرینگے دن قیامت کے روزہ کہیگا بیشک اسکو طعام شراب شہوت سے روکا میری شفاعت قبول ہونا چاہئے قرآن کہیگا مینے رات کے سونے سے منع کیا میری شفاعت مقبول ہو فرمایا دونون کی شفاعت قبول کیجاویگی رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ابو امامہ نے کہا لئے رسول خدا کوئی عمل بتاؤ ہر بار یہی فرمایا روزہ رکہا کر اسکی برابر کوئی عمل نہین ہے رواہ ابن حبان دوسری روایت یون ہے کہ ایسا عمل بتاؤ جس سے جنت مین جاؤن فرمایا روزہ رکہہ کہ کوئی عمل مثل اسکے نہین ہے اوس دن سے ابو امامہ کے گہر مین کبہی دھوان نظر نہین آتا

مگر جبکہ کوئی معاں ہوجاتا مدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تین آدمیونکی دعا رد نہین ہوتی ہے
ایک دعا روزہ دار کی وقت افطار کے دوسرے دعا امام عادل کی تیسرے دعا مظلوم کی اوسکی دعا
اللہ ابر کے اوپر اوٹہالیتا ہے آسمان کے دروازے کہولدیئے جاتے ہین رب فرماتا ہے قسم ہے
مجکو اپنی عزت کی مین تیری مدد کرونگا اگرچہ بعد ایک مدت کے ہو رواہ الترمذی واللفظ
لہ وابن حبان والبزار مختصراً ۱۵

بترس از آہ مظلومان کہ ہنگام دعا کردن	اجابت از در حق بہر استقبال می آید

بیان روزہ رمضان کا شب قدر کے قیام کا

حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے قیام کیا
شب قدر کا ایمان واحتساب کی راہ سے بخشے گئے اگلے گناہ اوسکے جسنے روزہ رکہا رمضان
کا ایمان واجر کے لیے بخشے گئے اگلے گناہ اوسکے رواہ الشیخان خطابی نے کہا اسکے یہ معنی
ہین کہ روزہ رکہا واسطے تصدیق ورغبت وثواب کے دل سے خوش ہوکر بغیر کراہت کے نہ روزے
کو بہاری سمجہا نہ دنون کو لنبا بلکہ طول ایام کو بسبب عظمت ثواب کے غنیمت سمجہا بغوی نے کہا
احتساب کے یہ معنی ہین کہ امید اجر کی رکہی ذات الٰہی کا قصد کیا ابوسعید خدری کا لفظ
یہ ہے جسنے روزہ رکہا رمضان کا پہچانا اوسکے حدود کو بچا اوس کام سے جس سے بچنا چاہئے
تو کفارہ ہوا ما قبل کا رواہ ابن حبان سلمان کہتے ہین خطبہ پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے آخر شب شعبان کو فرمایا اے لوگو آیا مہینا رمضان کا اس مہینے مین ایک رات
ہے بہتر ہزار راتون سے اللہ نے اسکے روزے کو فرض کیا ہے قیام لیل کو تطوع یعنی نفل
ٹہیرایا ہے جسنے تقرب کیا کسی خصلت خیر سے اس ماہ مین وہ مثل اوسکے ہے جسنے ادا کیا کوئی
فرض غیر رمضان مین جسنے ادا کیا کوئی فرض اس ماہ مین وہ مثل اوسکے ہے جسنے ادا کئے ستر
فرض اوسکے ماسوا مین یہ مہینا ہے صبر کا صبر کا ثواب جنت ہے یہ مہینا ہے مواسات یعنی

سلوک کریگا اس ماہ مین مومن کا رزق بڑہتا ہے جسنے کسی کا روزہ کہلوایا اوسکے گناہ بخشے
گئے اوسکی گردن آگ دوزخ سے آزاد ہو گی اوسکو برابر اوسکے اجر ملا اوسکا اجر کچہہ کم نہوا کہا
اے رسول خدا ہم سب افطار نہین کرا سکتے ہین فرمایا اللہ دیتا ہے ثواب اوسکو جو ایک کہجور یا
ایک گہونٹ پانی یا دودہ پر کسی کا روزہ کہلواتا ہے یہہ وہ مہینا ہے جسکا اول رحمت ہے اوسط
مغفرت ہے آخر آزادگی ہے نار سے جسنے تخفیف کی اپنے مملوک سے اوسکو خدا بخشدیتا ہے آگ
دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے تم اسمین چار کام بہت کیا کرو دو کام سے خدا راضی ہوگا دو کام
سے تمکو چارہ نہین ہے جنسے تمہارا رب راضی ہوتا ہے وہ ایک شہادت ہے لا الہ الا اللہ
کی دوسرے استغفار کرنا دو کام جنسے تمکو چارہ نہین ہے ایک مانگنا ہے اللہ سے جنت کا
دوسرے پناہ چاہنا ہے آگ سے جسنے پانی پلایا کسی روزہ دار کو اوسکو اللہ میرے حوض
سے پلاویگا پہر وہ پیاسا نہوگا جبتک کہ جنت مین جاوے رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ
یہہ حدیث نہایت پر بشارت ہے اہل دین کہان ہین ذرا اسکو یاد رکہکر اخلاص سے کام
کرین حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب
رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کہولدئے جاتے ہین نار کے در بند کر دئے جاتے
ہین شیطان جکڑ دئے جاتے ہین رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ ابواب رحمت مفتوح
ہوجاتے ہین ابواب جہنم بند کر دئے جاتے ہین شیطانون کو زنجیر مین باندہ دیتے ہین معلوم
ہوا کہ جو مرد وعورت رمضان مین برے کامون بری باتون سے باز نرہے وہ رحمت سے
محروم ہے شیاطین الجن تو جکڑ دئے جاوین شیاطین الانس اپنے افعال بد سے کسیطرح باز
نہ آوین یہہ جگہہ بڑی عبرت کی ہے انس بن مالک کا مرفوعاً یہہ لفظ ہے کہ یہہ مہینا آیا اسمین
ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار رات سے جو کوئی اوس سے محروم رہا وہ ساری خیر سے محروم
رہا نہین محروم رہتا اوسکی خیر سے مگر محروم رواہ ابن ماجۃ حسن نے کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے ہر رات رمضان مین چہ لاکہہ آدمی آتش دوزخ

سے آزاد کرتا ہے جب پچھلی رات ہوتی ہے تو اوس رات بعد دگزشتہ کے آزاد فرماتا ہے رواہ
البیہقی وقال ھکذا جاء مرسلا اگر تیس دن کا مہینا ہوا تو فی شب چھ لاکھ کے حساب سے
آدمی ہوئے پھر اسیقدر آخر شب مین یکبارگی آزاد کروئے گئے یہہ سب تیرہ کروڑ اڑتالیس لاکھ ہوئے
مگر حدیث انس مین مرفوعا آیا ہے کہ منافق لوگ کا فرہین کا فرون کا اسمین کچھ حصہ نہین ہے رواہ
ابن حزیمۃ اگرچہ بظاہر مراد نفاق سے اسجگہہ یہہ ہے کہ ظاہر مین مسلمان باطن مین کافر ہو
لیکن لفظ حدیث کا عام ہے منافق کی چار عادتین بیان فرمائی ہین جب وعدہ کرے خلاف کرے
امانت مین خیانت کرے جھگڑے مین گالی گفتہ کرے جب بات کہے جھوٹ بولے یہہ نفاق عملی ہوا
مگر نام اسکا بھی نفاق ہی ہے اللھم احفظنا عمرو بن مرہ نے کہا ہے ایک آدمی آیا اوس نے
کہا اے رسول خدا بھلا اگر مین گواہی دون اسبات کی کہ لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ
پانچون نماز پڑہون زکوۃ دون روزہ رمضان کا رکھون قیام رمضان کرون تو مین
کون ہوا فرمایا تو صدیقین و شہدا مین سے ہوا رواہ ابن حبان مگر یہہ حدیث مقید ہوگی
ساتھہ اجتناب کبائر کے اسلئے کہ مرتکب کبائر نہ صدیق ہوتا ہے نہ شہید ٹھہرتا ہے ؁

بیان چھ روزون شوال کا

ابو ایوب نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے روزے رکھے رمضان
کے پھر چھ روزے شوال کے بھی رکھے تو اوسنے گویا سارے زمانہ کے روزے رکھے رواہ
مسلم والطبرانی توبان کا لفظ یہہ ہے کہ یہہ چھ روزے برابر ایک سال کے ہوتے ہین ہر
نیکی دس گنی ہوتی ہے رواہ ابن ماجۃ والنسائی یعنی مہینا تو برابر دس مہینے کے ٹھیرا
یہہ چھ دن برابر دو ماہ کے ہوئے صوم دہر ہوگیا وللہ الحمد ۔

بیان صوم عشر کا

ابو قتادہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ صوم یوم عرفہ کیا ہے فرمایا
ایک سال گزشتہ ایک سال آیندہ کا کفارہ ہوتا ہے رواہ مسلم سہل بن سعد کا لفظ مرفوعاً یہہ
ہے جسنے روزہ رکہا دن عرفہ کے اوسکے دو سال کے گناہ لگاتار بخشے گئے رواہ ابو یعلی ✢

بیان صوم محرم کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ افضل صیام بعد رمضان کے روزہ اللہ کے مہینے محرم
کا ہے افضل نماز بعد فرض کے نماز شب کی ہے رواہ مسلم ✢

بیان روزہ عاشورہ کا

ابو قتادہ کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کہ صوم یوم عاشورا ایک سال گذشتہ کا کفارہ ہوتا ہے
رواہ مسلم وغیرہ ابن ماجہ کا لفظ یہہ ہے مین اللہ سے امید رکہتا ہون کہ ایک سال مابعد کا
بہی کفارہ ہو صحیحین مین ابن عباس سے آیا ہے کہ روزہ رکہا اس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے اور حکم فرمایا کہ روزہ رکہو ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے کشادگی و فراخی کی
اپنے اہل و عیال پر دن عاشورا کے کشادگی کریگا اللہ اوسپر سارے برس اسکو بیہقی وغیرہ نے
کئی طریق سے ایک جماعت صحابہ سے روایت کیا ہے پہر کہا کہ یہہ اسانید اگرچہ ضعیف ہین مگر
جبکہ بعض کو بعض سے ملاؤ تو قوت حاصل ہوتی ہے انتہی لفظ توسیع عام ہے چاہے سب کو
کہانا کہلا دے یا کپڑا پہنا دے یا نقد یا جنس دیوے واللہ اعلم ✢

بیان روزہ شعبان کا

اسامہ بن زید نے کہا اے رسول خدا مین دیکہتا ہون کہ کسی مہینے مین آپ اتنے روزے نہین
رکہتے جتنے شعبان مین رکہتے ہین فرمایا یہہ ایک ایسا مہینا ہے جس سے لوگ غافل ہین درمیان

رجب و رمضان کے اس مہینے مین اعمال طرف رب العالمین کے جاتے ہین میری چاہتا ہون کہ
جب میرا عمل جاوے تو مین روزہ دار ہون رواہ النسائی صحیحین مین بھی عائشہ سے آیا ہے
کہ سب سے زیادہ آپ اسی مہینے مین روزہ رکھتے تھے ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ بکرسا سے مہینے
رکھتے تھے معاذ بن جبل مرفوعا کہتے ہین جہا کہتا ہے اللہ ساری خلق پر شب نصف شعبان مین
پھر سبکو بخش دیتا ہے مگر مشرک و کینہ ور کو رواہ ابن حبان ؛

بیان ہر ماہ کے تین روزون کا

ابو ہریرہ کہتے ہین وصیت کی مجکو میرے خلیل صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تین روزون کی ہر
مہینے مین اور دو رکعت ضحی کی اور اس بات کی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لون رواہ الشیخان
وصیت کرنے سے اہتمام اس کام کا پایا گیا ابو قتادہ کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے کہ تین روزے
ہر مہینے مین اور رمضان سے رمضان تک صیام دہر ہوتا ہے رواہ مسلم من جاء بالحسنة
فله عشر امثالها ابن عمرو سے فرمایا مینے سنا ہے کہ تو دن بھر روزہ رکھتا ہے رات بھر قیام
کرتا ہے یہ مت کر تجھپر تیرے بدن کا حق ہے تیری آنکھ کا حق تیری جورو کا حق ہے روزہ
بھی رکھ افطار بھی کر ہر مہینے مین تین روزے رکھ یہ صوم دہر ہوا الحدیث رواہ الشیخان
حدیث قتادہ مین ایام بیض تیرہوین چودہوین پندرہوین تاریخ کو فرمایا ہے پھر کہا کہ هن
کہیئة الدهر یعنی اکی شکل مثل صوم دہر کے ہے رواہ ابو داؤد یہی مضمون حدیث جریر
مین نزدیک نسائی کے بھی آیا ہے ؛

بیان اتوار جمعرات کے دن روزہ رکھنے کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے عرض کیے جاتے ہین اعمال
دن اتوار و جمعرات کے مین دوست رکھتا ہون کہ عرض کیا جاوے عمل میرا اور مین روزہ دار

ہوں رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ اتوار و جمعرات کو اللہ ہر مسلمان کو بخشتا ہے مگر اون دو آدمیوں کو جو جدا ہیں فرماتا ہے انکو چھوڑ دو یہانتک کہ باہم صلح کرلیں رواہ ابن ماجۃ یہی مضمون روایت مسلم میں بہی آیا ہے جابر کی حدیث میں یون ہے کہ اتوار جمعرات کو ہر مستغفر و تائب کی بخشش ہوتی ہے توبہ قبول کیجاتی ہے مگر اہل کینہ کی یہانتک کہ توبہ کریں رواہ الطبرانی ❊

بیان صوم داؤد علیہ السلام کا

حدیث ابن عمرو میں مرفوعاً آیا ہے داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے جب دشمن سے ملتے تو نہ بھاگتے دوسری روایت یہہ ہے کہ نہیں کوئی روزہ بڑھ کر روزہ داؤد علیہ السلام سے رواہ الشیخان تیسری روایت یون ہے کہ احب صیام طرف خدا کے صیام داؤد ہے احب صلوۃ نزدیک خدا کے نماز داؤد ہے آدھی رات کو سوتے ثلث شب قیام کرتے سدس شب آرام کرتے ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے رواہ الشیخان ❊

بیان سحری کا

انس کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے تم سحر کیا کرو سحور میں برکت ہوتی ہے رواہ الشیخان عرباض بن ساریہ نے کہا بلایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سحور پہ رمضان میں فرمایا غذا مبارک کیطرف آ رواہ ابوداؤد ابن عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپنے فرمایا مدد لو طعام سحر سے صیام نہار پر قیلولہ سے قیام شب پر رواہ ابن ماجۃ ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہہ ہے سحور بالکل برکت ہے تم اوسکو نہ چھوڑو اگرچہ کوئی تم میں ایک گھونٹ پانی ہی کیون نہ پی لے کیونکہ اللہ و فرشتے درود بہیجتے ہیں سحور

کرنے والون پر رواہ احمد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ اچھا سحور مومن کا کھجور ہے رواہ ابوداؤد *

بیان جلد افطار کرنیکا تاخیر سحور کا

سہل بن سعد نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے لوگ ہمیشہ خیر سے رہین گے جب تک کہ افطار جلد کیا کرینگے رواہ الشیخان دوسری روایت یون ہے ہمیشہ امت میری سنت پر رہیگی جب تک کہ افطار کے لئے انتظار تارونکا نکریگی رواہ ابن حبان اتنی دیر افطار مین کرنا کہ تارے نظر آنے لگین طریقہ روافض کا ہے حدیث مرفوع ابو ہریرہ مین آیا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا ہے بہت دوست بندونمین مجھکو وہ شخص ہے جو جلد افطار کرتا ہے رواہ الترمذی انس کہتے ہین نہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی کہ پڑھی ہو نماز مغرب کی جب تک کہ افطار نکر لیا ہو گو ایک گھونٹ پانی پر ہو رواہ ابن خزیمہ وابن حبان *

بیان افطار کرنے روزہ کا کھجور یا پانی پر

حدیث سلمان بن عامر مین مرفوعاً آیا ہے جب افطار کرے کوئی تم مین تو کھجور پر کرے کہ اسمین برکت ہے اگر کھجور نپاوے تو پانی پر کرے پانی طہور ہے رواہ ابوداؤد انس کہتے ہین افطار کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے نماز سے چند کھجور تازہ پر اگر کھجور نہوتی تو چند گھونٹ پانی پی لیتے رواہ ابوداؤد *

بیان کھانا کھلانے کا روزہ دار کو

حدیث زید بن خالد جہنی مین مرفوعاً آیا ہے جسنے افطار کرایا کسی روزہ دار کو اوسکو اجر ہے

برابر اوس صائم کے صائم کا اجر کم نہین ہوتا رواہ الترمذی والنسائی افطار سے اسجگہ طعام
مراد ہے اس مقدمہ کی حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے ؛

بیان روزہ کھولنے کا پاس کسی شخص کے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس ام عمارہ انصاریہ کے آئے انہون نے آپکے سامنے کھانا لاکر
رکھا فرمایا تو بھی کھا کہا مین روزے سے ہون فرمایا صائم پر فرشتے درود بھیجتے ہین جبکہ اوسکے پاس
کھانا کھایا جاوے یہانتک کہ فارغ ہون یا سیر شکم رواہ الترمذی ایک روایت مین یون آیا ہے
کہ صائم کے پاس جب کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین ؛

بیان اعتکاف کا

حدیث ابن عباس مین مرفوعًا آیا ہے جو کوئی چلا کام مین کسی اپنے بھائی کے اور پہونچا اوسمین یہہ بہتر ہے
اوسکے لئے دس برس کے اعتکاف سے جسنے اعتکاف کیا ایک دن اللہ کے لئے کریگا اللہ درمیان اوسکے
اور نار جہنم کے تین خندق دور تر خافقین سے رواہ الطبرانی فی الاوسط والبیہقی واللفظ لہ
منذری نے کہا حدیثین اعتکاف نبوی کی صحاح وغیرہا مین مشہور ہین ہماری کتاب کی شرط سے نہین ہین
واللہ اعلم ؛

بیان صدقہ فطر کا تاکید صدقہ مذکور کی

ابن عباس کہتے ہین فرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقۂ فطر کو واسطے پاک ہونے صائم
کے لغو و رفث سے مساکین کے کھانیکو سو جسنے ادا کیا اوسکو پہلے نماز سے تو یہہ زکوۃ مقبول ہے جسنے
دیا بعد نماز کے تو یہہ ایک صدقہ ہے منجملہ صدقات کے رواہ ابوداؤد خطابی نے کہا یہہ صدقہ
فرض ہے مثل فرضیت زکوۃ کے اموال مین معلوم ہوا کہ جبکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرض کیا ہے وہ بھی مثل قرض خدا کے ہے اسلئے کہ اسکی طاعت خدا کی طاعت سے صادر ہوتی ہے اور جماعۃ
اہل علم کا یہی قول ہے کہ زکوۃ فطر فرض و واجب ہے جب اسمین طہارت صائم ٹھیری تو ہر عقد ور درکم
اور ہر فقیر پر جو ایک دن کا قوت پاتا ہے یہہ زکوۃ واجب ہوگی کیونکہ یہہ وجوب بعلت تطہیر ہے
ہر صائم اسکا محتاج ہے سو جب علت مین سب شریک ہوے تو وجوب مین بھی سب شریک ٹھیرینگے برابر
کہ لفظ یہہ ہے کہ روزہ ماہ رمضان کا معلق رہتا ہے درمیان آسمان و زمین کے نہین اوپر جاتا مگر ہمراہ
زکوۃ فطر کے اسکو ابن شاہین نے روایت کرکے کہا ہے کہ یہہ حدیث غریب جید الاسناد ہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی
فرمایا یہہ آیت مقدمہ زکوۃ فطر مین نازل ہوئی ہے رواہ ابن خزیمۃ عن کثیر بن عبد اللہ
المزنی عن ابیہ عن جدہ رہے مسائل زکوۃ کے سو فتح المغیث روضہ ندیہ تنقیح مقبول بنیان
مرصوص وغیرہ کتب فقہ سنت مین لکھے ہوئے ہیں ؞

کتاب العیدین والاضحیۃ

بیان جاگنے کا ہر دو شب عیدین مین

ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین جسنے قیام کیا دونون شب عید مین با امید ثواب نہ مریگا دل اوسکا جس
دن سبکے دل مرینگے رواہ ابن ماجۃ و رواتہ ثقات خوبی قیام کی یہہ ہے کہ دل بھی حاضر ہو
نہ فقط آنکھین ہی کھلی رہین ؎

ہم سے دل مردہ اگر رات کو جاگے تو کیا	چشم بیدار تو ہے پر دل بیدار نہین

بیان سویرے سے جانے کا عیدین مین

سعد بن ادریس انصاری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جب دن عید

فطر کا ہوتا ہے فرشتے راہون کے سرے پر کہڑے ہو کر پکارتے ہین جاؤ اے گروہ مسلمانون کے
سوے طرف رب کریم کے جو خیر کی منت کرتا ہے پہر دیسر ثواب جزیل دیتا ہے تم حکم کیے گئے تہے قیام
لیل کا سو تمنے قیام کیا تمکو حکم ہوا تہا صیام نہار کا سو تمنے روزہ رکہا تمنے اپنے ربکو کہلایا اب
اپنا جائزہ لو جب یہہ شخص نماز پڑہتا ہے منادی ندا کرتا ہے سنلو تمہارے ربنے تمکو بخشدیا اب
تم اپنے گہر دنکو راشد ہو کر جاؤ کہ یہہ دن جائزہ کا ہے اس دن کا نام آسمان پر یوم الجائزہ ہے
رواہ الطبرانی فی الکبیر ؀

بیان قربانی کرنے کا

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین نہین کیا کسی آدمی نے کوئی عمل دن نحر کے محبوب تر نزدیک خدا کے خون بہانے
سے یہہ قربانی دن قیامت کے مع اپنے سینگون بالون کہرون کے آویگی یہہ خون پاس خدا کے
پہلے گرتا ہے زمین پر پیچہے آپ تم جی سے خوش ہو جاؤ رواہ الترمذی ایک روایت مین ہے کہ ہر
بال پر ایک حسنہ ملتا ہے ابو سعید نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اے فاطمہ تو
اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جو قطرہ خون کا گریگا تیرے اگلے گناہ بخشے جاوینگے کہا یہہ خاص میرے
لئے ہے یا سبکے لئے فرمایا ہمارے لئے اور سارے مسلمانون کے لئے ہے رواہ البزار وابو الشیخ
فی کتاب الضحایا وغیرہ ابو امامہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے بہتر قربانی بکری ہے بہتر کفن حلّہ ہے
رواہ ابو داؤد ابو ہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے جسنے بیچا قربانی کی کہال کو اوسکی قربانی نہوئی رواہ
الحاکم وقال صحیح الاسناد مسائل قربانی کی کتب فقہ سنت مین لکہے ہوئے ہین یہان اونکے بیان
کی کچہہ حاجت نہین ہے ؎

کتاب الحج

بیان حج وعمرہ کا

ابو ہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون عمل افضل ہے فرمایا ایمان لانا
اللہ ورسول پر کہا پھر کون عمل فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین کہا پھر کیا فرمایا حج مبرور رواہ الشیخان
مبرور اوس حج کو کہتے ہین جسمین کوئی معصیت واقع نہو جابر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے نیکی حج
کی یہہ ہے کہ کہانا کہلاوے اچہی بات کہے بعض کے نزدیک افشا رسلام بہی آیا ہے کسی نے کہا مبرور وہ
حج ہے کہ بعد اوسکے پہلا حال اگلے حال سے اچہا ہو جاوے یہہ علامت ہے قبول ہونے کی جسکا حال
بعد حج کے بد ہو جاوے یہہ علامت ہے مردود ہونے کی دوسرا لفظ مرفوع ابو ہریرہ کا یون ہے
جسنے حج کیا پھر فحش نہ کیا فسق نہ کیا وہ اپنے گناہون سے ایسا پھرا جیسے آج اوسکی مان نے اوسکو جنا
ہو رواہ الشیخان ابن عباس کا لفظ یہہ ہے کہ عمرہ عمرہ تک کفارہ ہے اون گناہون کا جو بیچ مین
اون دونون کے ہوئے ہین حج مبرور کی جزا سوا جنت کے کچہ نہین ہے رواہ الشیخان حدیث
عمرو بن العاص مین مرفوعاً آیا ہے اسلام ڈہا دیتا ہے اوسکو جو پہلے ہوا ہجرت ڈہا دیتی ہے اوسکو
جو پہلے ہوا حج ڈہا دیتا ہے اوسکو جو پہلے ہوا رواہ ابن خزیمۃ ورواہ مسلم اطول منہ
مراد گناہ صغیرہ وکبیرہ ہین مگر حقوق عباد مین اختلاف ہے اگر یہہ حقوق بہی معاف ہو جاتے ہین
تو کچہ دور نہین ہے اللہ کا فضل عام ہے حسین بن علی علیہما السلام کہتے ہین ایک آدمی نے کہا مین بزدل
ضعیف ہون فرمایا تو وہ جہاد کر جسمین کانٹا نہ لگے یعنی حج کر رواہ الطبرانی فیہما معلوم ہوا
کہ ضعیف وبزدل کا جہاد یہی حج کرنا ہے اسکو حج وجہاد دونون کا اجر ملیگا حدیث عمرو بن عبسہ مین
بعد بیان فضیلت اسلام وایمان وہجرت وجہاد کے یہہ فرمایا ہے کہ پہر دو عمل ایسے ہین کہ وہ افضل
اعمال ہین مگر جو کوئی کہ مثل اونکے کرے ایک حج مبرور دوسرے عمرہ مبرورہ رواہ احمد ابن مسعود
مرفوعاً کہتے ہین تم ملا کر حج وعمرہ کو یہہ دونون دور کرتے ہین فقر وذنوب کو جسطرح بہٹی لوہے چاندی
سونے کا میل کچیل دور کرتی ہے نہین ثواب حج مبرور کا مگر بہشت رواہ الترمذی جسنے تمتع کیا
تہا یعنی پہلے احرام عمرہ باندہا تہا پہر حج کیا تہا مدینہ منورہ سے احرام عمرہ کا باندہا جب حج کو گیا تہا
فقیر تہا جب پہر کر آیا امیر ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد صحیح ہوا جیسے کہ گناہ

بھی بخشے گئے ہونگے وما ذلک علی اللہ بعزیز ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے حاجی کا اونٹ کوئی قدم اوٹھاتا رکھتا نہین ہے مگر اللہ ایک حسنہ لکہتا ایک سیئہ مٹاتا ایک درجہ بڑہاتا ہے رواہ ابن حبان ابن عباس سخت بیمار ہوئے اپنی اولاد کو جمع کرکے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جسنے حج کیا مکہ سے پیادہ پا یہانتک کہ مکہ کو پہر آئے لکہتا ہے اللہ اوسکے لئے ہر قدم پر سات سو حسنہ ہر حسنہ برابر حسنات حرم کے ہوتا ہے کہا حسنات حرم کیا ہین فرمایا ہر حسنہ برابر لاکھ حسنہ کے ہے رواہ ابن خزیمۃ وطن سے حج کو سوار ہوکر جانا افضل ہے مگر مکہ سے عرفات تک پیادہ جانا آنا زیادہ اجر رکھتا ہے ہان حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے کہ آدم علیہ السلام ہزار بار مکہ آئے پیادہ پا کبھی سوار نہوئے یہ آنا انکا ہند سے تہا رواہ ابن خزیمۃ آدم جب جنت سے باہر نکلے تھے زمین ہند مین بمقام سراندیپ اوترے تھے یہان سے حج کو جایا کرتے تھے اوسوقت غالبًا سواری بھی نہو گی ہند سارے بنی آدم کا وطن ہے اولاد آدم یہین سے پہیل کر ہفت اقلیم مین آباد ہوئے اسلئے اس ملک کو شرف ہے سب ملکون پر تہہ جب ہند مین آئے تھے تو نور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکی پیشانی مین موجود تہا ؎

كانت لآدم ارض الهند مهبطاً　　وفيه نور رسول الله مشغول
من ههنا مستبين ان سيدنا　　مهند من سيوف الله مسلول

جابر بن عبد اللہ نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے حج وعمرہ کرنیوالے اللہ کے مہمان ہین اللہ نے انکو بلایا تہا سو وہ آئے ہین اونہون نے جو مانگا تہا وہ انکو دیا ہے رواہ البزار ورواتہ ثقات ابو ہریرہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگر استغفار کرینگے تو بخشے جاوینگے رواہ النسائی دوسرا لفظ یہ ہے کہ مغفرت ہوتی ہے حاجی کی اور جسکے لئے حاجی استغفار کرے رواہ البزار ابن خزیمہ کا لفظ یہ ہے اللهم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج ابن عمر کا لفظ مرفوعاً یہ ہے تم فائدہ اوٹھاؤ اس گہر سے کہ یہ دو بار ڈہایا گیا ہے

اب تیسری بار اوٹھالیا جاویگا رواہ ابن خزیمۃ وابن حبان ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو نکلا حج کو پہر مر گیا لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے اجر حاجی کا قیامت کے دن تک جو نکلا عمرہ کو پہر مر گیا تو لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے اجر معتمر کا یوم القیامۃ تک جو نکلا جہاد کو پہر مر گیا تو لکہا جاتا ہے اوسکے لئے اجر غازی کا قیامت کے دن تک رواہ ابو یعلی ابن عباس کہتے ہین ایک آدمی عرفہ مین ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہڑا تہا گر گیا سواری پر سے گردن ٹوٹ گئی فرمایا اسکو پانی بیری سے نہلاؤ انہین دو کپڑون مین کفن کرو اسکا سر نہ چہپاؤ حنوط نہ ملو یہہ قیامت کو اسیطرح لبیک کہتا ہوا اوٹہیگا رواہ الشیخان

بیان خرچ کرنیکا حج وعمرہ مین

عائشہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجہکو تیرے عمرے مین اجر بقدر مشقت ونفقے کے ہوگا رواہ الحاکم بریدہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نفقہ حج مین مثل نفقہ کے راہ خدا مین ہے سات سو گنا رواہ احمد جابر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین حاجی کبہی محتاج نہین ہوتا ہے رواہ الطبرانی والبزار

بیان عمرہ کا رمضان مین

حدیث ابن عباس مین مرفوعاً آیا ہے عمرہ رمضان مین برابر حج کرنے کے ہے ہمراہ میرے رواہ ابو داؤد بخاری کا لفظ یہ ہے عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ یہہ مطلق محمول ہے مقید پر واللہ اعلم

بیان خاکساری وخواری کا حج مین

ثمامہ نے کہا حج کیا انس نے ایک پالان پر وہ کچہہ بخیل نہ تہے پہر کہا کہ حج کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پالان پر یہہ اونکی بار برداری تہی رواہ البخاری ابن عمار نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکہا دن نحر کے کنکری مارتے تہے ایک ناقہ صہبا نام پر نہ کچہہ مار دہاڑ تہی نہ ہٹانا تہا نہ
دور باش تہی رواہ ابن خزیمۃ ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہے نماز پڑہی ہے مسجد خیف مین ستر پیغمبرون نے اونمین سے ایک موسیٰ ہین مین دیکہتا ہون
انکو دو کملی پہنے ہوئے ایک اونٹ پر احرام باندہے ہوئے چہال کی رسی کی لگام لگائے ہوئے
دو گیسو چہوڑے ہوئے رواہ الطبرانی فی الاوسط دوسری روایت مین یون ہے کہ جب
گذرے رسول خدا وادی عسفان پہ حج مین فرمایا اے ابوبکر یہہ کون وادی ہے کہا عسفان
فرمایا گذر ہوا یہان ہود وصالح کا لال اونٹنیون پر جنکی نکیل چہال کی تہی ازار کملی کے تہے چادر
پوستین کی تہی یہہ حج کرتے تہے اس قدیم گہر کا رواہ احمد مین جب حج کو گیا تہا اتفاق سے عسفان مین تہا
دن رہنا ہوا تہا یہان ایک کنوان نہایت شیرین وسرد ہے کہتے ہین آمین اسپر دہن رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پڑا ہے یہہ اتنا سرد وشیرین اور اسکے گرد کے پہاڑ آتش فشان ہا ہئے
ابن عمر نے کہا ایک آدمی نے پوچہا حاجی کون ہے فرمایا پریشان بال میلا کچیلا پوچہا کون حج افضل ہے
فرمایا عج وثج یعنی لبیک پکارنا جانور ذبح کرنا کہا راہ کیا ہے فرمایا توشہ وسواری ہے رواہ ابن
ماجۃ معلوم ہوا کہ حج مین کسیطرح کا تکلف لباس وسواری کا نکرے جسقدر خاکساری خواری
کی صورت بناویگا اوتنا ہی اچہا ہے انبیاء کی یہی سنت تہی ❊

بیان احرام ولبیک پکارنے کا

حدیث سہل بن سعد مین مرفوعاً آیا ہے کوئی ملبی لبیک نہین کہتا لیکن جو کچہہ اوسکے داہنے بائین ہے
وہ بہی لبیک کہتا ہے رواہ الترمذی خلاد بن سائب مرفوعاً کہتے ہین میرے پاس جبرئیل آئے کہا
اپنے یارونکو حکم دو کہ اہلال وتلبیہ کو پکار کر کہین رواہ مالک ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اہلال نہین
کرتا کوئی مہل نہ تکبیر کہتا ہے کوئی مکبر کبہی مگر بشارت دیا جاتا ہے کہا جنت کی فرمایا ہان رواہ الطبرانی

فی الاوسط

بیان احرام باندھنے کا مسجد اقصیٰ سے

ام سلمہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اہلال کیا عمرہ کا بیت المقدس سے وہ بخشا گیا رواہ ابن ماجۃ ابن حبان کا لفظ یہ ہے کہ اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے ابوداود کا لفظ یہ ہے کہ بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے پچھلے یا اوسکے لئے جنت واجب ہوگئی جب عمرہ کا ایسا اجر ہے تو حج کا کیا کچھ اجر ہوگا ٭

بیان طواف واستلام حجر اسود و رکن یمانی و مقام و دخول بیت کا

حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ استلام حجر اسود و رکن یمانی کا خطاؤن کو گرا دیتا ہے جسنے ایک ہفتہ گن کر طواف کیا دو رکعت نماز پڑہی گویا ایک گردن آزاد کی ہر قدم کے اوٹھانے رکہنے پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین دس برائیان دور ہوتی ہین دس درجے بڑہتے ہین رواہ احمد ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ چہونا ان دونون رکن کا کفارہ ہے خطاؤن کا ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین نازل کرتا ہے اللہ ہر دن اپنے گہر کے حج کرنیوالون پر ایک سو بیس رحمتین ساٹہہ واسطے طائفین کے چالیس واسطے مصلین کے بیس واسطے ناظرین کے رواہ البیہقی معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ سب کام کرتا ہے اوسکو ایک سو بیس رحمتین ملتی ہین اللھم ارزقنا دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ طواف گرد کعبہ کے نماز ہے مگر تم اوسمین بولتے ہو سو سوائے خیر کے اور کچھ بات نکرو رواہ الترمذی تیسری روایت یہ ہے جسنے طواف کیا اس گہر کا پچاس بار وہ اپنے گناہون سے ایسا نکلا جیسے کہ آج اوسکو اوسکی مان نے جنا ہو رواہ الترمذی چوتھی روایت یہ ہے کہ اوٹھاویگا اللہ حجر کو دن قیامت کے اوسکی دو آنکھین ہونگی جنسے دیکھے گا جسنے اوسکو حق سے چوما ہے اوسکے لئے گواہی دیگا رواہ الترمذی طبرانی کا لفظ کبیر مین یون ہے اوٹھاویگا اللہ حجر اسود و رکن یمانی کو دن قیامت

انکی دو آنکھیں دو زبانیں دو ہونٹ ہونگے جسنے اوسکو ساتھ وفا کے چھوا ہے اوسکے لئے گواہی دینگے

پانچویں روایت یون ہے کہ اوترا ہے حجر اسود جنت سے دودہ سے بہی زیادہ سفید تہا بنی آدم کی خطائون نے اوسکو کالا کردیا رواہ الترمذی طبرانی کا لفظ کبیر و اوسط مین یون ہے کہ حجر اسود ایک پتھر ہے جنت کا زمین مین سوا اسکے کوئی چیز جنت کی نہیں ہے تہہ بلور کیطرح سفید تہا اگر ناپاکی جاہلیت کی اسکو نہ چہوتی کسی دکہہ والے نے اسکو چہوا اگر اچہا ہوگیا ابن عمر کا یہ لفظ ہے کہ رکن و مقام دو یاقوت ہین جنت کے اگر انکا نور رہتا یا نہ جاتا تو ابین مشرق و مغرب کا چمک اوٹہتا رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ موبنہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے طرف حجر کے پہر رکہدیا اپنے لب کو اوسپر دیر تک روتے رہے پہر جو دیکہا تو عمر بن خطاب بہی روتے تہے فرمایا اے عمر ھٰھنا تسکب العبرات رواہ ابن خزیمۃ یعنی یہہ جگہہ رونے کی ہے ٥

بکعبہ رفتم و شوق و زیارت فزود آنجا	بگریہ آمدم و جاے گریہ بود آنجا

ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین جو اس گہر مین داخل ہوا وہ حسنہ مین داخل ہوا سیئہ سے مغفور ہوکر باہر نکلا رواہ ابن خزیمۃ ٥

بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند	کہ برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

بیان عمل صالح کا عشر ذی حجہ مین

ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کوئی دن ایسے نہین ہین جنمین عمل صالح خدا کو زیادہ تر محبوب ہو ان دنون سے یعنی ایام عشر سے کہا جہاد بہی نہین فرمایا جہاد بہی نہین مگر کوئی آدمی اپنا مال اپنی جان لیکر نکلے پہر کچہ لیکر نہ پہرے رواہ البخاری والطبرانی فی الکبیر باسناد جید مگر طبرانی کا لفظ یہہ ہے کوئی ایام نہین جنمین عمل صالح نزدیک اللہ کے اعظم و احب ہو ایام عشر سے تم انمین بہت تسبیح تحمید تہلیل تکبیر کرو ابوہریرہ کا لفظ یون ہے کوئی ایام نہین ہین جنمین عبادت خدا کو زیادہ محبوب ہو عشر ذی الحجہ سے ہر دن کا روزہ برابر ایک سال کے روزے کے ہے اور

رات کا قیام برابر قیام شب قدر کے ہے رواہ الترمذی انس بن مالک کہتے ہین یون کہا جاتا تھا کہ ہر دن ایام عشر کا برابر ہزار دن کے ہے عرفہ کا دن برابر دس ہزار دن کے ہے یعنی فضیلت مین رواہ البیہقی ✦

بیان وقوف کا عرفہ و مزدلفہ مین

حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے کوئی دن نزدیک اللہ کے عرفہ سے افضل تر نہین ہے اوترتا ہے اللہ تبارک و تعالے اوسدن آسمان دنیا پر فخر کرتا ہے زمین والون سے آسمان والون پر فرماتا ہے دیکھو میرے بندون کو آئے ہین پاس میرے پریشان بال گرد آلودہ دہوپ میں دور رستے سے میری رحمت کی امید کرتے ہین میرے عذاب کو انھون نے نہین دیکھا ہے سو نہین دیکھا جاتا کوئی دن جسمین اتنے لوگ آزاد ہوتے ہین جتنے کہ عرفہ کے دن آگ دوزخ سے آزاد کئے جاتے ہین رواہ ابن حبان طلحہ بن عبید اللہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے نہین نظر آیا شیطان کسی دن زیادہ حقیر چھوٹا اور دور تر نہ زیادہ غصے مین دن عرفہ سے یہ اسلئے کہ وہ اوسدن نزول رحمت کو دیکھتا ہے بڑے بڑے گناہون سے خدا تجاوز فرماتا ہے مگر دن بدر کے کہ اوسنے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا کہ فرشتون کو بشکار رہے تھے رواہ مالک یعنی الکیا تو اوس دن یہ مردود بہت ذلیل و خوار رہا تھا یا پہر دن عرفہ کے جوش رحمت عفو گناہ دیکھکر خوار و ذلیل ہوتا ہے و مثلہ احمد طبرانی کا لفظ مرفوعاً عبادہ بن صامت سے یہ ہے کہ جب اوس دن رحمت اوترتی ہے تو شیطان اور اوسکا لشکر ویل و ثبور پکارتا ہے یعنی ہاے ہاے واے واے کرتا ہے کہتا ہے مینے ایک مدت دراز تک انکو دہوکا دیا اب مغفرت آئی اوسنے ان کو ڈہانپ لیا یعنی سارا کیا دہرا اتنی ہو گیا یہ بخشے گئے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے جسنے نگاہ رکھا اپنی زبان و کان و آنکہ کو دن عرفہ کے اوسکے گناہ ایک عرفہ سے دوسرے عرفہ تک بخشے گئے رواہ ابو الشیخ بن حبان فی الثواب ✦

بیان کنکری پھینکنے کا

حدیث ابن عباس میں مرفوعاً آیا ہے کہ جب ابراہیم خلیل اللہ مناسک یعنی حج کو آئے شیطان پاس جمرۂ عقبہ کے انکے سامنے آیا او سات کنکریاں ماریں وہ زمین میں دھس گیا پھر جمرۂ ثانیہ پر سامنے آیا پھر سات کنکریاں ماریں زمین میں دھس گیا پھر جمرۂ ثالثہ پر روبرو آیا سات کنکریاں ماریں یہانتک کہ زمین میں دھس گیا ابن عباس نے کہا مسلمان لوگ شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں ابراہیم علیہ السلام کا اتباع کرتے ہیں رواہ ابن خزیمۃ ابو سعید خدری نے کہا ہمنے کہا کہ اے رسول اللہ یہ کنکریاں جو ہم ہر سال مارتے ہیں کم ہو جاتے ہیں فرمایا جو مقبول ہوتی ہیں وہ اٹھا لیجاتی ہیں اگر یہ بات نہوتی تو تم انکا ڈھیر مثل پہاڑ کے دیکھتے رواہ الحاکم فی المستدرک ؁

بیان سر منڈانے کا منیٰ میں

ابوہریرہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اے اللہ بخشدے سر منڈانے والوں کو کہا اور بال کم کرنیوالونکو دوبارہ یہی کہا اللھم اغفر للمحلقین تیسری بار فرمایا والمقصرین رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ حلق تقصیر سے افضل ہے اسیلئے حدیث صحیح ابن عمر میں مرفوعاً آیا ہے کہ ایک انصاری سے فرمایا تجھکو سر منڈانے میں ہر بال پر ایک حسنہ ملیگا ایک سیئہ دور ہوگا وباللہ التوفیق ؁

بیان زمزم پینے کا

حدیث مرفوع ابن عباس میں آیا ہے بہتر پانی روئے زمین پر زمزم کا پانی ہے اسمیں طعام طعم شفاء سقم ہے بدتر پانی روے زمین پر وادی برہوت کا پانی ہے قبہ حضرموت میں جیسے پاؤں

بٹری کا صبح کو جوش مارتا ہے شام کو دب جاتا ہے اوسمین کچھ بھی تری نہین ہے رواہ ابن
حبان دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ پانی زمزم کا اوسی کام کیلئے ہے جس کام کے لئے پیا جاوے
اگر تو شفا کے لئے پئے گا اللہ تجھکو شفا دیگا اگر پیٹ بھرنے کو تو پئے گا تو اللہ تیرا پیٹ بھر دیگا
اگر پیاس کھونے کو پئے گا تو پیاس کو قطع کر دیگا یہہ ٹھوکر ہے جبرئیل علیہ السلام کی سقایہ ہی سبیل کا
رواہ الدارقطنی ۵

	یہہ خرام بت بدست ہے ٹھوکر کو غرض		دیکھتی جاہے کسی زربہ دلاغ کو غرض	

حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اگر پناہ کے لئے پئے گا تو اللہ تجھکو پناہ دیگا راوی نے کہا
ابن عباس جب پانی پیتے کہتے اللھم انی اسئلک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل
داء حاکم نے کہا یہہ حدیث صحیح الاسناد ہے سابق کہا کرتے تھے تم سقایہ عباس سے پیو یہہ سنت
ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ۂ

بیان نماز کا تینون مسجدون مین

جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نماز میری مسجد مین بہتر ہے ہزار نماز
سے اوسکے سوا مین مگر مسجد حرام نماز مسجد حرام مین بہتر ہے لاکھ نماز سے اوس کے
سوا مین رواہ احمد وابن ماجۃ باسناد صحیح ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ نماز اس میری
مسجد مین بہتر ہے ہزار نماز سے جو اور مسجد مین ہو مگر مسجد الحرام رواہ البخاری واللفظ لہ و
مسلم انس کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے جسنے پڑھ ہین اس میری مسجد مین چالیس نمازین بیچ کوئی
نماز اوس سے فوت نہوئی تو لکھی جاتی ہے اوسکے لئے برات آگ دوزخ سے عذاب سے نفاق
سے رواہ احمد دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ نماز مسجد اقصے مین اور میری مسجد مین برابر ہے پچاس ہزار
نماز کے ہے مسجد حرام مین برابر لاکھ نماز کے رواہ ابن ماجۃ حدیث ابوسعید مین اسی مسجد کو مسجد
اسس علی التقوی فرمایا ہے یعنی مسجد مدینہ کو رواہ مسلم اسید بن ظہیر کا لفظ مرفوع یہہ ہے

کہ نماز مسجد قبا مین مثل عمرہ کے ہے رواہ الترمذی سہیل بن حنیف نے مرفوعاً کہا ہے جسنے وضو کیا اپنے گہر مین پہر آیا مسجد قبا کو پہر نماز پڑہی اوسمین اوسکو برابر عمرہ کے اجر ملیگا رواہ النسائی وابن ماجۃ واللفظلہ ابن عمر کہتے ہین رسول خدا قبا کو سوار و پیادہ آتے دوسری روایت مین آیا ہے کہ وہان دو رکعت نماز پڑہتے رواہ الشیخان عامر بن سعد نے کہا ہے ہمارے باپ کہتے تھے مین نماز پڑہنے کو قبا مین نماز پڑہنے سے بیت المقدس مین زیادہ دوست رکہتا ہون رواہ الحاکم۔

بیان بہنے کا مدینہ مین فضل احد و وادی عقیق کا

سعد کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین حرام کرتا ہون ما بین دونون پہاڑ مدینہ کو یہہ کہ کاٹا جاوے کوئی درخت خاردار اوسکا یا مارا جاوے کوئی شکار وہان کا پہر کہا کہ مدینہ بہتر ہے اونکے لئے اگر وہ جانتے ہوتے نہین چھوڑتا ہے کوئی مدینہ کو بے رغبت ہوکر اوس سے مگر بدل دیتا ہے اللہ اوسمین بہتر شخص کو اوس سے نہین تہمتا ہے کوئی تنگی و محنت مدینہ پر مگر مین اوسکا شفیع یا شہید ہونگا دن قیامت کے ایک روایت مین اتنا اور بڑہایا ہے کہ نہین ارادہ کرتا ہے کوئی شخص برائی کا ساتہہ اہل مدینہ کے مگر گہلا دیگا اوسکو اللہ آگ مین مثل گہلنے سیسے کے یا گہل جانے نمک کے پانی مین رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی مرسکے مدینہ مین تو وہین مرے مین شفاعت کرونگا اوسکی جو وہان مریگا رواہ الترمذی و ابن حبان حاطب کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے جسنے زیارت کی میری بعد میری موت کے اوسنے گویا زیارت کی میری حیات مین اور جو کوئی مرا کسی ایک حرم مین وہ اوٹہیگا امن والونمین دن قیامت کے رواہ البیہقی اس حدیث مین ذکر زیارت قبر منور مطہر نبوی کا آیا ہے نہ ذکر سفر کرنے کا واسطے زیارت کے جو شخص مدینے مین رہتا ہے یا مدینہ کو گیا ہے مسجد نبوی کے لئے یا تجارت یا طلب علم وغیرہ کے لئے اوسکو زیارت کرنا مرقد مقدس مصطفوی کا ضرور ہے منذری نے

کہا کئی طریق سے مرفوعًا ثابت ہوا ہے کہ وبا و دجال داخل مدینہ نہین ہوگا ینتہے اونکے بسبب
شہرت کے مختصر کر دیا انتہے یعنی احادیث مذکورہ کو اسجگہ نہین لکھا ابو ہریرہ کہتے ہین لوگ جب
پہلا پھل لاتے تو آپ فرماتے اے اللہ برکت دے ہمارے پھل مین ہمارے شہر مین ہمارے صاع
و مد مین اے اللہ ابراہیم تیرے بندے و خلیل تھے مین بہی تیرا بندہ و نبی ہون اونہون نے
تجہسے مکہ کے لئے دعا کی مین اوسیطرح کی مدینے کے لئے دعا کرتا ہون اور مثل اوس دعا
کے اور دعا بہی اوسکے ساتھ ہے یعنی دوچند اوس سے پہر جسے زیادہ کمسن چہوٹے بچے
کو بلا کر وہ پھل دیتے رواہ مسلم دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا مرفوعًا یہ ہے کہ مدینہ قبہ ہے
اسلام کا گہر ہے ایمان کا زمین ہے ہجرت کی جگہ ہے حلال حرام کی رواہ الطبرانی
فی الاوسط منذری نے کہا کئی طریق سے ثابت ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہے باندہے نجاوین پالان مگر طرف تین مسجدون کے میری مسجد مسجد الحرام مسجد
اقصے انتہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہ نیت عبادت و فضیلت سفر کرنا طرف انہین تین
مسجدون کے درست ہے فقط جسکو اختلاف علمار سے بچنا ہو وہ مسجد نبوی کی نیت کر کے
داخل مدینہ ہو پہر زیارت نبوی خود نقد وقت ہے ورنہ مرتکب نہی لا تتخذوا قبری عیدًا
ٹہیریگا اس سے زیادہ اور کیا بدبختی ہوگی کہ آدمی مدینے مین موجود ہو اور سعادت زیارت
مرقد مقدس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محروم رہے اللہم لا تحرمنا حدیث سعد
مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کہا کر فرمایا ہے غبار مدینہ کا شفا ہے
ہر بیماری سے راوی نے کہا مین خیال کرتا ہون کہ آپنے ذکر جذام و برص کا فرمایا رواہ
رزین منذری نے کہا کئی طریق سے ثابت ہوا ہے کہ احد کے حق مین ارشاد کیا ہے کہ یہ
پہاڑ ہمکو چاہتا ہے ہم اسکو چاہتے ہین عمر بن خطاب نے مرفوعًا کہا ہے آیا پاس میرے ایک آنیوالا
طرف سے میرے رب کے اور مین عقیق مین تہا کہا نماز پڑہ اس وادی مبارک مین رواہ
ابن خزیمۃ ۵

فدائے خاصیت دادی حقیق بشوم | کہ کرد ریگ روانش علاج تشنہ لبی

کتاب الجہاد

بیان رباط کا راہ خدا مین

سہل بن سعد کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے رباط راہ خدا مین بہتر ہے دنیا وما علیہا سے جگہ ایک کوڑے تمہاری کی جنت سے بہتر ہے دنیا وما علیہا سے ایک بار کا آنا جانا بندہ کا راہ خدا مین بہتر ہے دنیا وما علیہا سے رواہ الشیخان حدیث سلمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے رباط ایک رات دن کا بہتر ہے ایک ماہ کے صیام وقیام سے اگر مرگیا تو جو کام کرتا تہا وہ جاری رہتا ہے رزق اوسکا اوسکو ملا کرتا ہے فتان سے امن مین ہو جاتا ہے رواہ مسلم طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ مرابط قیامت مین شہید اوٹہیگا فضالہ نے مرفوعاً کہا ہے ہر میت کا خاتمہ اوسکے عمل پہ ہوتا ہے مگر مرابط فی سبیل اللہ کا کہ اوسکا عمل قیامت تک بڑہتا رہتا ہے فتنۂ قبر سے وہ امن پاتا ہے رواہ ابوداؤد وابن حبان ابوالدرداء کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے رباط ایک مہینے کا بہتر ہے صیام دہر سے جو مرا اور وہ مرابط تہا راہ خدا مین بڑے ہول سے وہ امن مین ہوا اوسکو صبح شام جنت سے رزق ملا کرتا ہے اجر رباط کا بعث تک جاری رہتا ہے رواہ الطبرانی دوسرا لفظ مرفوع انس کا یہہ ہے جسنے رباط کیا ایک رات مسلمانون کی حراست کے لئے اوسکو اجر ہے اونکا جنہون نے روزہ رکہا نماز پڑہی ہے پیچہے اوسکے رواہ الطبرانی عثمان رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے ایک دن کا رباط راہ خدا مین بہتر ہے ہزار دن سے اور جگہہ رواہ الترمذی ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہلاک ہو بندہ دینار کا بندہ درہم کا بندہ لباس کا اگر دیا گیا خوش ہوا اگر نہ دیا گیا ناخوش ہوا ہلاک ہو سرنگون ہو جب کانٹا لگے تو نکالا نجاوے خوشی ہو اوس بندے کو جو باگ اپنے گہوڑے کی راہ خدا مین پکڑے ہوئے ہے پریشان ہے سر اوسکا

گرد آلودہ ہین قدم اوسکے اگر حراست مین ہے تو حراست کرتا ہے اگر پیچھلے لشکر مین ہے تو
وہین ہے اگر اذن مانگتا ہے تو اذن نہین ہوتا اگر شفاعت کرتا ہے تو قبول نہین ہوتی۔
رواہ البخاری اس حدیث مین بد دعا دی ہے طالب مال ومنال کو خوشخبری سنائی ہے
مجاہد غازی کو دوسرا لفظ یہ ہے اچھا معاش والا لوگون مین وہ شخص ہے جو پکڑے ہوئے
ہے باگ اپنے گھوڑے کی راہ خدا مین اوڑتا پہرتا ہے پشت اسپ پر جہان کسیطرح کا کھٹکا یا
اندیشہ سنا وہین گھوڑے کی پیٹھ پر پہنچا اور قتل یا موت کا طالب ہے اوسکی جاے مین اور
وہ شخص ہے جو بکریون مین کسی پہاڑ کے سر پر یا کسی جنگل مین ان جنگلون مین سے نماز پڑہتا
ہے زکوۃ دیتا ہے اللہ کی عبادت کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو موت آوے نہین ہے لوگون سے
مگر بہلائی مین رواہ مسلم۔

بیان حراست کرنیکا راہ خدا مین

ابن عباس کہتے ہین مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے تھے دو آنکھین ہین
جنکو آگ دوزخ کی نہ چھوئے گی ایک وہ جو خوف خدا سے روئی دوسری وہ جسنے رات بہر راہ خدا
مین حراست کی رواہ الترمذی حدیث معاویہ بن حیدہ مین مرفوعاً تیسری آنکھ وہ بتائی
ہے جو محارم خدا سے بچے رواہ الطبرانی ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے کیا خبر نہ دون مین
تمکو ایسی رات کی جو شب قدر سے بہی زیادہ بہتر ہے جسنے حراست کی زمین خوف مین شاید وہ
اپنے گھر پہر کر نہ آوے رواہ الحاکم عثمان رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً کہا ہے حراست ایک رات کی
راہ خدا مین بہتر ہے اوس ہزار رات سے جسمین قیام کیا دن بہر روزہ رکہا رواہ الحاکم۔

بیان نفقہ کا راہ خدا مین غازی کے سامان درست کرنے کا

خریم بن فاتک کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے کچھ خرچ کیا راہ خدا مین

وہ سات سو چند لکہا گیا رواہ الترمذی ابن عمرؓ نے کہا جب یہ آیت اوتری مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله یضاعف لمن یشاء والله واسع علیم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے رب زیادہ دے میری امت کو تب یہ آیت اوتری انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب رواہ ابن حبان زید بن خالد کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے جس نے درست کر دیا سامان کسی غازی کا راہ خدا مین اوسنے گویا خود جہاد کیا جسنے کار و بار کیا کسی غازی کے گہر کا اچہی طرح پیچہے اوسکے اوسنے غزا کی رواہ الشیخان ابن حبان کا لفظ یہہ ہے جسنے تجہیز کی غازی کی راہ خدا مین یا خلافت کی اوسکے گہر والون مین لکہتا ہے اللہ اوسکے لیے اجر اوسکا کم نہین ہوتی کوئی چیز اجر غازی سے ابو امامہ نے مرفوعًا کہا ہے افضل صدقہ سایہ ہے خیمہ کا راہ خدا مین یا دینا خادم کا راہ خدا مین یا جفتی کرانا نر کا راہ خدا مین رواہ الترمذی غرضکہ جو اچہا کام یا جو احسان یا سلوک راہ خدا مین کیا جاتا ہے وہ بہتر سے بہتر اجر رکہتا ہے ؎

بیان گہوڑے پالنے کا راہ خدا مین

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جسنے پالا کوئی گہوڑا راہ خدا مین ایمان لاکر خدا پر تصدیق کرکے اوسکے وعدہ کی تو اوسکا چارہ پانی شوربہ لید سب ترازو مین ہوگی دن قیامت کے یعنی یہہ سب حسنات ہو جاوینگے رواہ البخاری اسمار بنت یزید کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ خیر بندہی ہوئی ہے گہوڑون کے ماتہے سے ہمیشہ کے لئے قیامت کے دن تک جسنے باندہا کوئی گہوڑا راہ خدا مین اور خرچ کیا اوسپر باامید اجر تو کہانا پینا بہوکا پیاسا رہنا لید پیشاب کرنا اوسکا دن قیامت کے میزان مین فلاح ہوگا الحدیث رواہ احمد جو ریا سمعہ کے لئے باندہا ہے اوسکی سب چیزین خسران ہین میزان مین ابن مسعودؓ نے مرفوعًا کہا ہے گہوڑے تین طرح کے ہوتے ہین ایک

رحمٰن کا ایک شیطان کا ایک انسان کا رحمٰن کا گھوڑا وہ ہے جو راہ خدا میں باندھا گیا جہاد کی
بارہ بقول زروت سب بیزار ہیں ہوگا شیطان کا گھوڑا وہ ہے جس پر قمار بازی کیجاتی ہے
گھوڑدوڑ شرط باندھکر ہوتی ہے انسان کا گھوڑا وہ ہے جسکو واسطے پیٹ فقر کے باندھا
روایۃ احمد حدیث ابی کبشہ میں مرفوعا آیا ہے گھوڑے والے مدد کئے گئے ہیں خرچ کرنا
گھوڑے پر ایسا ہے جیسے ہاتھ کھولنے والا صدقہ پر رواہ ابن حبان عقبہ بن عامر و ابو
قتادہ مرفوعا کہتے ہیں بہتر اسپ وہ ہے جو ادہم اقرح ارثم محجل طلق الیمنی ہو یزید ابن حبیب
نے کہا ہے اگر ادہم نہو تو کمیت اسی رنگ ورو پ کا ہو رواہ ابن حبان اقرح وہ ہے جسکے
ماتھے میں سفیدی ہو ارثم وہ ہے جسکا ہونٹ اوپر کا سفید ہو طلق الیمنی وہ ہے جسکے ہاتھ
سفید نہوں کمیت وہ ہے جو سرخ سیاہ ہو واللہ اعلم

بیان غازی و مرابط کے عمل صالح کرنیکا

ابو الدرداء نے مرفوعا کہا ہے جسنے روزہ رکھا ایکدن راہ خدا میں کریگا اللہ درمیان
اوسکے اور نار جہنم کے ایک خندق جیسے درمیان آسمان و زمین کے رواہ الطبرانی
فیہما مراد راہ خدا سے اسجگہ جہاد ہے سہل بن معاذ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ نماز روزہ ذکر
اللہ مضاعف ہوتا ہے نفقہ راہ خدا پر سات سو گنا رواہ ابو داؤد دوسرا لفظ اسکا
یہ ہے کہ جسنے پڑھیں ہزار آیتیں راہ خدا میں لکھتا ہے اوسکو اللہ ہمراہ نبیین صدیقین شہدا
صالحین کے رواہ الحاکم احمد نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ کیا اچھا ہے یہ ساتھ منذری
نے کہا ظاہر یہ ہے کہ مرابط راہ خدا کا بھی عمل صالح مثل عمل مجاہد کے چند در چند ہوتا ہے

بیان صبح شام چلنے کا راہ خدا میں

انس بن مالک کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایک بار کا چلنا صبح یا

شام راہ خدامین بہتر ہے دنیا و مافیہا سے البتہ ایک جگہہ برابر تمہارے کمان کی جنت مین ہے
یا برابر ایک کوڑے کے بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اگر ایک عورت جنت کی زمین والون کو جہانکے
تو سارا جہان چمک اوٹھے خوشبو سے بہر جاوے اوسکے سر کی اوڑہنی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے
رواہ الشیخان ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے اللہ ضامن ہوا ہے اوس شخص کے لیے
جو اوسکی راہ مین نکلا ہے نہین نکالا اوس شخص کو مگر جہاد نے میری راہ مین ایمان نے مجہپر تصدیق
نے میرے رسولون کی سو وہ شخص مضمون ہے کہ داخل کرون مین اوسکو جنت مین یا پہیر دون
اوسکو گہر اوسکے جس سے وہ باہر نکلا ہے اجر یا غنیمت لیکر قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان
میری کوئی زخم راہ خدامین نہین لگتا مگر آویگا وہ دن قیامت کے اپنی ہیئت پر جسدن کروہ
زخم لگا تہا رنگ اوسکا خون کا رنگ ہوگا خوشبو اوسکی مشک کی خوشبو ہوگی قسم ہے اللہ
کی اگر شاق نہوتا مسلمانون پر تو نہ بیٹہتا مین کسی لشکر کو چہوڑکر جو راہ خدامین غزا کرتا ہے لیکن
مین گنجایش نہین پاتا کہ اونکو سواری دون اور نہ وہ گنجایش اوسکی رکہتے ہین اور نپر میرا چہوڑنا
شاق ہوتا ہے قسم ہے خدا کی مین چاہتا ہون کہ جہاد کرون راہ خدامین پہر مارا جاؤن پہر زندہ ہون
پہر مارا جاؤن پہر غزا کرون پہر مارا جاؤن رواہ مسلم ابو مالک اشعری کی حدیث مین مرفوعاً
آیا ہے جو جدا ہوا راہ خدامین پہر مرگیا یا مارا گیا تو وہ شہید ہے جسکو اوسکے گہوڑے یا اونٹ
نے گرادیا یا کسی کیڑے نے کاٹا یا اپنے بستر پر جسطرح خدا نے چاہا مرا تو وہ بہی شہید ہے اوسکے لیے
جنت ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہ گہسے کا نار مین وہ
آدمی جو رویا ڈرسے اللہ کے یہانتک کہ پہرے دودہ تہن مین جمع نہین ہوتا غبار راہ خدا کا
اور دہوان جہنم کا رواہ الترمذی عبد الرحمن بن جبیر کا لفظ یہہ ہے گرد آلودہ نہوئے
پاؤن کسی بندے کے راہ خدامین پہر چہوئے اوسکو آگ رواہ البخاری نسائی و ترمذی کا
لفظ یہہ ہے جسکے پاؤن راہ خدامین گرد آلودہ ہوئے وہ حرام ہے آگ پر ۞

اے تپ ہجر دیکھہ مومن ہین — ہے حرام آگ کا عذاب ہمین

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین نہ ملا کسی کے دل سے خوف راہ خدا مین مگر حرام کیا اللہ نے اوپر نار
کو رواہ احمد ؛

بیان شہادت چاہنے کا راہ خدا مین

حدیث ابن حنیف مین مرفوعاً آیا ہے جسنے مانگی شہادت سچے دل سے پہونچاویگا اوسکو اللہ منازل
شہدا مین اگرچہ مرجاوے اپنے بستر پر رواہ مسلم لے اللہ تو مجھکو شہادت نصیب کرا پنی
راہ مین اور صبر دے معاذ بن جبل کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو لڑا راہ خدا مین برابر دوہنی ناقہ کی
واجب ہوگئی اوسکے لئے جنت اور جسنے مانگا قتل ہونا اپنا سچے جی سے پھر مرگیا یا مارا گیا اوسکو
اجر ہے شہید کا جو کوئی زخمی ہوا راہ خدا مین یا کچھ تکلیف پہونچی اوسکو آویگا وہ دن قیامت کے
خوب بھرپور رنگ زعفران کا رنگ ہوگا بو مشک کی بو ہوگی الحدیث رواہ ابوداؤد ؛

بیان تیراندازی کا راہ خدا مین

عقبہ بن عامر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منبر پر فرمایا واعدوا لہم ما
استطعتم من قوۃ سنو یہہ تیر لگانا ہے تین بار یہی فرمایا رواہ مسلم یعنی مراد لفظ قوۃ
سے اس آیت شریف مین تیراندازی ہے یہہ تفسیر مرفوع لفظ عام ہین بڑا دل والے داخل ہے پھر
جسطرح کی قوت جس کسیکو ہاتھ لگے وہ سب جائز ہے جیسے توپ چلانا گولہ باری کرنا تیغ رانی
نیزہ بازی کرنا دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ داخل کرتا ہے اللہ ایک تیر سے تین شخصون کو جنت مین
ایک تیر بنانے والا جسنے بامید اجر تیر بنایا ہے دوسرا تیر چلانیوالا تیسرا تیر اوٹھا کر دینے والا
سو تم تیر چلایا کرو سوار ہوا کرو اگر تیر چلاؤگے تو سوار ہونے سے زیادہ مجھکو دوست ہوگے
جسنے تیراندازی سیکھکر چھوڑ دی اوسنے کفران کیا اوس نعمت کا رواہ ابوداؤد جابر نے
کہا ہے رسول خدا نے فرمایا ہے جو چیز ذکر خدا نہین ہے وہ سب لہو یا سہو ہے مگر چار

خصلتین ایک چلنا آدمی کا بیچ مین دو نشانون کے دوسرے سکہانا گہوڑے کا تیسرے کہیلنا
اپنی بی بی سے چوتہے سیکہنا سباحت کا یعنی پانی مین تیرنا رواہ الطبرانی فی الکبیر فضیلت
مین تیر اندازی کی بہت سی حدیثین آئی ہین ایک تیر اگر کسی دشمن کے لگتا ہے تو ایک درجہ
جنت مین بڑہتا ہے برابر آزاد کرنے ایک گردن کے اوسکا اجر ملتا ہے یہہ اللہ کا فضل و
کرم ہے وللہ الحمد۔

بیان جہاد کرنیکا راہ خدا مین

ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کون عمل افضل ہے فرمایا
ایمان لانا اللہ و رسول پر کہا پہر کون فرمایا جہاد کرنا راہ خدا مین کہا پہر کیا فرمایا حج مبرور
رواہ الشیخان ابو سعید خدری کا لفظ یہہ ہے ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا کون
آدمی افضل ہے فرمایا وہ مومن جو اپنی جان و مال سے راہ خدا مین جہاد کرتا ہے کہا پہر کون
فرمایا وہ مومن جو کسی گہاٹی مین خدا کی عبادت کرتا ہے لوگون کو اوسنے اپنی شر سے چہوڑ رکہا
ہے رواہ الشیخان ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے
جسنے ارادہ عزلت کا کیا تہا فرمایا تو کنارہ کش نہو کہڑا ہونا ایک تمہارے کا راہ خدا مین بہتر ہے
اوسکی نماز سے اندر گہر کے ستر برس تک کیا تم اسبات کو دوست نہین رکہتے کہ اللہ تمکو بخشدے
یا بہشت مین داخل کرے تم جہاد کرو راہ خدا مین جو شخص لڑتا ہے راہ خدا مین برابر فواق ناقہ
کے واجب ہو جاتی ہے اوسکے لئے جنت رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہہ ہے
جنت مین سو درجے ہین اللہ نے مجاہدون کے لئے تیار کر رکہے ہین ہر دو درجون کے
بیچ مین اتنا فاصلہ ہے جتنا درمیان آسمان و زمین کے رواہ البخاری تیسرا لفظ یہہ ہے
تین شخص ہین حق ہے اللہ پر مدد کرنا اونکا ایک مجاہد فی سبیل اللہ دوسرا مکاتب جو ارادہ
ادا کرنے کا رکہتا ہے تیسرا ناکح جو ارادہ پارسائی کا کرتا ہے رواہ الترمذی حدیث ابی موسے

اشعری میں مرفوعاً آیا ہے دروازے جنت کے نیچے سایہ تلوارون کے ہین ایک میلا کچیلا
آدمی تہا اوسنے کہا اے ابوموسیٰ تمنے یہہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے
کہا ہان تو وہ اپنے اصحاب کے پاس آیا کہا علیکم السلام کو پہر میان اپنی تلوار کا توڑ کر طرف
دشمن کے بڑہا یہانتک لڑا کہ مارا گیا رواہ مسلم سبحان اللہ یہہ شخص کیا قوی الایمان
تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات پر ہر مسلمان مومن کو ہر امر مین ایسا ہی یقین
لانا چاہیے جب کوئی حدیث درجہ صحت کو پہونچ جاوے پہر عمل کرنے مین کیا تامل ہے کسی
باب کی حدیث کیون نہو اگر باوجود قدرت کے عمل نہین کرتا ہے تو پہر ایمان کو سلام رخصت
کرنا چاہیے ناحق دعوی مسلمانی کا ہے حدیث براء بن عازب مین آیا ہے کہ ایک شخص مسلمان
ہوا اور اسیوقت لڑا مارا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عمل قلیلا واجر
کثیرا رواہ البخاری واللفظ له ومسلم یعنی عمل تو تہوڑا کیا اجر بہت پایا عمیر بن الحمام
نے جب سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین چلو طرف جنت کے جسکا عرض
برابر آسمانون اور زمین کے ہے تو کہا اے رسول خدا جنت کا یہہ عرض ہے فرمایا ہان کہا
بخ بخ پوچہا یہہ تونے کیون کہا اوسنے کہا مین امید رکہتا ہون کہ اہل جنت سے ہو جاؤن فرمایا
تو اہل جنت سے ہے اوسنے اپنے ترکش سے کچہہ کہجورین نکالکر کہانا شروع کیا پہر کہا اگر مین
اتنا جیا کہ ان کہجورونکو کہاؤن تو یہہ بہت جینا ہوا کہجورین پہینککر لڑا یہانتک کہ مارا گیا
رضی اللہ عنہ رواہ مسلم ابوامامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ کوئی چیز زیادہ درست
نہین ہے خدا کو دو قطرون دو اثرون سے ایک قطرہ آنسو کا جو ڈر سے اللہ کے بہا دوسرا
قطرہ خون کا جو راہ خدا مین نکلا ایک اثر راہ خدا کا دوسرا اثر کسی فرض کا فرائض خدا سے رواہ
الترمذی اس حدیث سے جواز نماز کے گٹے کا ماتھے پر یا حج کا پاؤن پر ثابت ہوتا ہے
اگرچہ کریمہ سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود سے گٹا مراد نہین ہے بلکہ نور ایمان و
نور نماز مراد ہے واللہ اعلم سعد سے مرفوعاً آیا ہے دو ساعتین ہین جنمین دروازے آسمان کے

کھولدئے جاتے ہین دعا داعی کی رد نہین ہوتی ایک وقت حضور ندا کے یعنی اذان کیوقت دوسرے صف راہ خدا مین رواہ ابوداؤد ؛

بیان خلاص نیت کا جہاد مین

ابوموسیٰ اشعری نے کہا ایک گنوار نے آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کوئی آدمی غنیمت کے لئے لڑتا ہے کوئی ناموری کے لئے کوئی بہادری جتلانے کے لئے انمین سے کسکا لڑنا راہ خدا مین ہے فرمایا جو کوئی اسلئے لڑتا ہے کہ اللہ کا بول بالا رہے وہ شخص راہ خدا مین ہے رواہ الشیخان یہہ حدیث اصل عظیم ہے اخلاص نیت مین معلوم ہوا کہ ملک گیری کے لئے لڑنا خصوصاً مسلمان حاکم سے درست نہین ہے جہاد کا اجر جب ہی ملتا ہے کہ دین اسلام کا غالب کرنا منظور ہو اسیلئے حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے کہ ایک آدمی نے تین بار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایک آدمی جہاد کا ارادہ کرتا ہے مطلب اوسکا یہی حاصل کرنا ہے سامان دنیا کا فرمایا اوسکو کچھ اجر نہین ہے رواہ ابوداؤد محنت برباد گناہ لازم اسیکو کہتے ہین ابن عمرو سے کہا تو جس حال پر ماریگا یا مارا جاویگا اوسی حال پر اللہ تجھکو اوٹھاویگا رواہ ابوداؤد یعنی اگر صابر محتسب ہے تو ویسا اور جو مرائی ریا کار ہے تو ویسا ہی مبعوث ہوگا ؏ چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد ؛ ابی بن کعب کا لفظ یہہ ہے آپنے فرمایا بشارت دے اس امت کو آسانی وثنا و رفعت بالدین وتمکین بلاد ونصر کی جسنے عمل کیا اونمین سے آخرت کا واسطے دنیا کے اوسکو آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے رواہ البیہقی معاذ بن جبل سے مرفوعاً مروی ہے کہ جہاد دو طرح کے ہوتے ہین جسنے جہاد کیا اللہ کے لئے پھر امام کی اطاعت کی مال خرچ کیا شریک سے معاملہ آسانی کا کیا فساد سے بچا اوسکا سونا جاگنا سب اجر ہے جسنے جہاد کیا فخر ریا سمعہ کے لئے امام کی نافرمانی کی زمین مین فساد ڈالا وہ کفاف لیکر نہین پہرتا رواہ ابوداؤد ؛

بیان جہاد کرنیکا دریا مین اجر مین خشکی کے جہاد سے دس گنا ہے

انس کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر مین ام حرام بنت ملحان زن عبادہ بن صامت کی سو گئے تھے جاگے تو ہنسنے لگے ام حرام نے پوچھا آپ کیون ہنستے ہین فرمایا کچھ لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے وہ غازی تھے راہ خدا کے اس دریا کے اندر وہ سوار ہونگے بادشاہ ہین تختون پر یا مثل بادشاہون کے ہین بالائے تخت انہون نے کہا دعا کیجئے کہ اللہ مجھکو بھی انھین مین سے کرے آپنے دعا کی پھر سو گئے پھر دوبارہ یہی خواب دیکھا یہی بات پیش ہوئی چنانچہ ام حرام زمانہ معاویہ رضی اللہ عنہ مین سوار ہوئین جب دریا سے اترین سواری پر سے گرکر مر گئین رضی اللہ عنہا رواہ الستۃ الا النسائی منذری نے کہا معاویہ نے عبادہ بن صامت کو جہاد کے لئے بھیجا تہا وہ دریا پر سوار ہوئے اونکے ہمراہ ام حرام بھی سوار ہوئی تھین ام حرام کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مائد دریا مین وہ شخص ہے جسکو قے آتی ہے اوسکو اجر شہید کا ہے غریق کو بھی اجر شہید کا ہوتا ہے رواہ ابو داؤد مائد وہ ہے جسکا سر پھرے ہوا دریا سے جی متلائے

بیان فضیلت شہادت وشہدا کا

انس کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کوئی جنت مین جاکر دنیا مین آنیکو نچاہیگا گو ساری چیز زمین کی اوسکو ملے مگر شہید کہ وہ دنیا مین پھر کر آنے کی تمنا کریگا دس بار قتل ہونا اپنا چاہیگا وہان کی کرامت یا فضل شہادت دیکھکر رواہ الشیخان یہی مضمون انسے دوسرے لفظ مرفوع مین نزدیک نسائی کے بھی آیا ہے گو لفظ جدا ہین ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین شہید کا ہر گناہ بخشا جاتا ہے مگر قرض رواہ مسلم معلوم ہوا کہ مواخذہ حق العباد کا حق اللہ سے زیادہ ہے مگر لوگ اسی مین زیادہ کوتاہی کرتے ہین ابو قتادہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک

آدمی سے فرمایا تو اگر مارا جاویگا صبر کرنیوالا اجر کی امید رکھنے والا سامنے آنیوالا پشت نہ پھیرنے
والا ہوگا تو تیری خطاؤن کا کفارہ ہوجاویگا مگر قرض یہہ بات مجھہ سے جبرئیل نے کہی ہے
رواہ مسلم معلوم ہوا کہ حقوق عباد مین بالخصوص قرض بڑا حق ہے کسی کا قرض لیکر نہ دینا
یا نہ دینے کی نیت سے لینا بڑا گناہ ہے جابر کہتے ہین جب میرے باپ عبد اللہ دن احد کے
مارے گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے جابر کیا مین تجھکو خبر نہ دون
اوس بات کی جو اللہ نے تیرے باپ سے کی ہے مینے کہا ہان فرمایا بات نہین کرتا اللہ کسی سے
مگر پردہ کی اوٹ سے مگر تیرے باپ سے روبرو بات کی کہا اے عبد اللہ تو کچھہ تمنا کر مین
تجھکو دونگا کہا اے رب مجھکو زندہ کردے کہ مین پھر دوبارہ مارا جاؤن فرمایا یہہ بات پہلے
سے ٹھیر چکی ہے کہ پھر وہ دنیا مین پھر کر نجاوینگے کہا اے رب جو لوگ میرے پیچھے ہین انکو
یہہ بات پہونچا دے اوسپر اللہ عز وجل نے یہہ آیت اوتاری ولا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون فرحین الآیہ رواہ الترمذی
معلوم ہوا کہ جراحت شہادت سے بڑھکر کوئی راحت نہین ہے

گر نثار قدم یار گرامی نہ کنم		گوہر جان بچہ کار دگرم باز آید	

یہہ بھی معلوم ہوا کہ شہدا کو جنت سے رزق ملتا ہے یہہ اور موتی کیطرح بے رزق نہین
رہتے ہین ابن عمر کہتے ہین ہمنے غزوہ موتہ مین جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا مقتولین مین
پایا کچھہ اوپر نوّے زخم لگے تھے تلوار تیر نیزہ کے دوسری روایت مین ہے کہ پشت پر کوئی زخم
نہ تھا رواہ البخاری سالم بن ابی الجعد کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اونکو خواب مین دیکھا ایک فرشتہ دو پر کا پایا خون آلودہ زید انکے مقابل تھے رواہ الطبرانی
یہہ مرسل جید الاسناد ہے منذری نے کہا انکے دونون ہاتھہ راہ خدا مین جاتے رہے تھے اللہ
نے اونکے عوض انکو دو پر دئے تھے آسمان پہ ہمراہ فرشتون کے اوڑتے پھرتے ہین انتہے حدیث
ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ نہین پاتا شہید مس قتل کا مگر جیتنا کہ کوئی تم مین سے کاٹنا چیونٹی

کا پاتا ہے کعب بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے روحین شہیدونکی سبز پرندون کے جونٹ
مین ہوتی ہین جنت کا پہل یا درخت چرتے ہین رواہ الترمذی حدیث مرفوع الی النبی
مین آیا ہے کہ شہید اپنے ستر گہروالون کی شفاعت کریگا رواہ ابوداؤد انس کہتے ہین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب لوگ پاک حساب کتاب کے لئے کہڑے ہونگے تو
ایک قوم اپنی گردنون پر تلوارین رکہے ہوئے آویگی خون ٹپکتا ہوگا یہہ دروازہ جنت پر اژدحام
کرینگے کہا جاویگا یہہ کون ہین کہین گے یہہ شہید ہین زندہ تھے رزق پاتے رواہ الطبرانی
مقدام بن معدیکرب کا لفظ مرفوع یہہ ہے واسطے شہید کے پاس اللہ کے چھہ خصلتین ہین
ایک یہہ کہ پہلی ہی بار مین بخشا جاتا ہے دوسری یہہ کہ اپنی جگہہ بہشت مین دیکہتا ہے تیسرے یہہ
کہ عذاب قبر سے پناہ پاتا ہے چوتہے یہہ کہ فزع اکبر یعنی قیامت کی گہبراہٹ سے امن مین رہتا
ہے پانچوین اوسکے سر پر تاج وقار رکہا جاتا ہے جسکا ہر یاقوت دنیا ومافیہا سے بہتر ہے بہتر
حورعین سے اوسکا بیاہ کیا جاتا ہے چہٹے ستر اقارب کے لئے اوسکی شفاعت قبول ہوتی ہے
رواہ الترمذی ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر شہید کا آیا
فرمایا زمین اوسکے خون سے سوکہنے نہین پاتی ہے کہ دونو زوجہ اوسکی طرف اوسکے دوڑتی
ہین جسطرح کہ دودہ پلانے والی اپنے بچون پر جلدی کرتی ہین ہر ایک کے ہاتہہ مین ایک
حلہ ہوتا ہے جو دنیا ومافیہا سے بہتر ہے رواہ ابن ماجۃ راشد بن سعد نے کہا ہے ایک
صحابی نے پوچہا کیا حال ہے مومنین کا کہ یہہ اپنی قبرون مین مفتون ہوتے ہین مگر شہید
فرمایا چمک تلوارون کی انکے سر پر فتنہ کو کفایت کرجاتی ہے رواہ النسائی معلوم ہوا کہ شہادت
سے قبر مین سوال منکر نکیر کا نہین ہوتا باقی سب ہوتا ہے انس کہتے ہین ایک کالا آدمی پاس رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا کہا مین کالا بدبودار بدصورت آدمی ہون میرے پاس مال
بہی نہین ہے اگر مین ان کفار سے لڑون یہانتک کہ مارا جاؤن توپہر مین کہان ہونگا فرمایا
جنت مین وہ آدمی لڑا کہ مارا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے پاس آئے کہا اللہ نے

تجھکو سفید رو خوشبودار کر دیا الدار بنا دیا پھر اوس سے یا کسی اور سے یہہ فرمایا کرینے اسکی زوجہ حور عین کو دیکھا کہ وہ اسکے جبہ صوف کو کھینچتی ہے اسکے اور اسکے جبہ کے بیچ مین داخل ہوتی ہے رواہ الحاکم ؛

بیان انواع شہادت کا

ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ تم کن کو شہید گنتے ہو کہا اوسکو جو راہ خدا مین مارا گیا کہا تو اب شہید میری امت کے بہت تہوڑے ٹہیرینگے پوچھا پہر کون شہید ہین فرمایا جو مارا گیا راہ خدا مین وہ شہید ہے جو مرا راہ خدا مین وہ شہید ہے جو مرا طاعون مین وہ شہید ہے جو مرا دستون سے وہ شہید ہے غریق بہی شہید ہے رواہ مسلم دوسری روایت مین صاحب ہدم کو بہی شہید فرمایا ہے رواہ مسلم ایضاً حدیث جابر مین ذات الجنب و صاحب حریق اور عورت نفسا کو جو جننے مین مرجاوے شہید ٹہیرایا ہے رواہ ابوداؤد والنسائی سلیمان یا خالد سے ایک روایت مین مرفوعاً یہہ آیا ہے کہ جسکو اوسکے پیٹ نے مارا اوسکو قبر مین عذاب نہین ہوگا رواہ الترمذی مراد پیٹ سے مرض اسہال ہے حدیث سعید بن زید مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جو اپنے مال کے پیچہے مارا گیا یا دین کے پیچہے یا گہر والون کے پیچہے وہ شہید ہے رواہ ابوداؤد ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بہلا اگر مین اوسکو مار ڈالون یعنی جو میرا مال چہینتا ہے فرمایا وہ دوزخ مین جاویگا رواہ مسلم نسائی کا لفظ یہہ ہے کہ اگر تو مارا گیا تو بہشت مین جاویگا اور جو تو نے مارا تو وہ نار مین گیا انتہے سوا قتیل جہاد کے اور بہت سے شہدا ہین جنکی گنتی کتاب دلیل الطالب مین لکہی گئی ہے اگر شہادت فی سبیل اللہ ہاتہہ نہ آئے تو پہر کیا پوچہنا اگر ہاتہہ نہ آئے تو باقی اقسام شہادت سے توکسیطرح محروم رہنا اچہا نہین بالکل بے لطفی ہے اے اللہ تو ہمکو اپنی راہ مین خالص اپنے لئے شہید کر مدینہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مار تجہے اس دعا کا قبول کرنا کچہہ بڑی بات نہین ہے ؛

کتاب قراءة القرآن

بیان قرآن شریف کے پڑہنے پڑہانے سیکنے سکہانیکا

عثمان رضی اللہ عنہ جناب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ بہتر شخص تم مین وہ
ہے جسنے قرآن سیکہا سکہایا رواہ الشیخان قرآن کسی کو سکہا کتب کے پڑہکے ہون یا گہرکے
بوڑہے جوان مرد ہون یا عورت اپنے ہون یا بیگانے یا معنی سکہاوے یا بے ترجمہ پڑہاوے کوی
تفسیر لکہے یا کسی تفسیر کا درس دے سبکا اجر ایکہی ہے ایسا شخص ایسا عالم مسلم خیر الناس
ہوتا ہے اللھم ارزقنا ابن مسعود کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جسنے ایک حرف کتاب اللہ
کا پڑہا اوسکو ایک حسنہ ہے حسنہ دس گنا ہوتا ہے مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے ولکن
الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے رواہ الترمذی اس سے کلام اللہ
کا با حروف ہونا ثابت ہوا ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے جمع نہوئی کوئی قوم کسی گہر مین
اللہ کے گہرون مین سے کہ تلاوت و درس کرتی ہے اوسکا آپسمین مگر اوسپر سکینہ اور رحمت آئی
رحمت اوسکو ڈہانپ لیتی ہے فرشتے اوسکو ہر طرف سے گہیر لیتے ہین اللہ ذکر انکا ادنمین
کرتا ہے جو لوگ اوسکے پاس ہین رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہ ہے جسنے سنی ایک
آیت قرآن کی اوسکے لئے ایک حسنہ مضاعفہ لکہا گیا جسنے ایک آیت پڑہی اوسکے لئے روز قیامت
کے ایک نور ہوگا رواہ احمد حدیث ابو سعید مین مرفوعاً آیا ہے اللہ فرماتا ہے جسکو مشغول کیا
قرآن نے میرے ذکر و سوال سے مین دونگا اوسکو بہتر سائلون سے بزرگی اللہ کے کلام کی
سارے کلامون پر ایسی ہے جیسے فضل اللہ کا اوسکی خلق پر رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ
مرفوع یہ ہے ماہر قرآن کا ہمراہ سفرۃ کرام بررۃ کے ہوگا جو شخص قرآن پڑہتا ہے اٹک اٹک
کہا ور وہ اوسپر شاق ہے اوسکو دو اجر ہین رواہ الشیخان ابو ذر نے کہا اے رسول خدا
مجہکو کچہہ وصیت کیجئے فرمایا تقوی اختیار کر کہ ہر کام کا سرتاج ہے کہا کچہہ اور بڑہائیے فرمایا قرآن کی

تلاوت کر زمین مین یہہ تیرے لئے نور ہے آسمان پر ذخیرہ ہے رواہ ابن حبان سہل بن
معاذ کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے قرآن پڑہا
پہر اوسپر عمل کیا تو اوسکے ماں باپ کو دن قیامت کے ایک تاج پہناوینگے جسکی چمک سورج کی روشنی
سے دنیا کے گہرون مین بہتر ہوگی پہر جسنے اوسپر عمل کیا ہے اوسکا کیا پوچہنا رواہ ابوداؤد ابن
عمرو کا یہہ لفظ ہے صاحب قرآن سے یہہ کہین گے کہ پڑہ اور چڑہ سنبہال کر پڑہ جسطرح تو دنیا
مین پڑہتا تہا تیری جگہہ نزدیک آخر آیت کے ہے جسکو تو پڑہیگا رواہ الترمذی معلوم ہوا
کہ جسکو جتنی آیتین قرآن کی یاد ہونگی اوسکو اوتنے ہی درجے ملین گے زیادہ یاد ہون یا کم پہر
جسکو پورا قرآن حفظ ہے وہ سارے درجے پاویگا ترمذی نے کہا اثر مین آیا ہے کہ گنتی قرآن کی
آیتون کی بقدر درجات جنت کے ہے خطابی نے کہا منتہے ثواب کا نزدیک انتہا قرارت کے ہوگا
ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جسنے پڑہا قرآن اوسنے نبوت کو درمیان اپنے دونون پہلو کے لیلیا
اتنی بات ہے کہ اوسکو وحی نہین آتی صاحب قرآن کو لائق نہین کہ غصے والے کے ساتہہ غصہ
کرے جاہل کے ساتہہ جہل کرے اور اوسکے جوف مین اللہ کا کلام ہو رواہ الحاکم وقال
صحیح الاسناد حدیث طویل ابی سعید مین قصہ اسید بن حضیر کا آیا ہے کہ ایک رات وہ قرآن
پڑہتے تہے ایک سایہ دار چیز نظر آئی اوسپر چراغ سی روشن تہے گہوڑا بہڑکا جب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر آیا تو فرمایا یہہ فرشتے تہے قرآن سننے کو اوترے تہے اگر تو قرآن
پڑہے جاتا تو عجائب دیکہتا رواہ الشیخان وغیرہما انس سے مرفوعاً مروی ہے اللہ کے
کچہہ لوگ ہین پوچہا کون ہین فرمایا اہل قرآن یہہ خاص اللہ کے لوگ ہین رواہ النسائی
حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب کوئی آدمی آیت سجدہ پڑہکر سجدہ کرتا ہے تو شیطان
کونے مین بیٹہکر روتا ہے کہتا ہے افسوس ہے ابن آدم کو حکم سجدے کا ہوا تہا اوسنے سجدہ کیا
اوسکے لئے جنت ہے مجہکو حکم سجدے کا ہوا تہا مین نے نہ مانا میرے لئے نار ہے رواہ
مسلم وغیرہ

بیان دعا حفظ قرآن کا

اس باب مین ابن عباس نے قصہ علی بن ابی طالب کو قرآن یاد رہنے کا روایت کرکے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو ترکیب چار رکعت نماز پڑہنے کی سکہائی دعا حفظ قرآن کی سنائی فرمایا تین یا پانچ یا سات جمعہ تک پڑہو چنانچہ پہر جو قرآن دہرایا کرتے نہ بہولتے اسکو ترمذی وحاکم نے روایت کیا ہے منذری نے کہا ہے طرق اسانید کے جید مین متن غریب ہے انتہے یہہ نماز یہہ دعا کتاب حصن حصین مین لکہی ہے +

بیان خبرگیری قرآن کا حسین کرنے اوسکا

حدیث ابی موسی مین مرفوعاً آیا ہے تم خبر رکہو قرآن کی قسم ہے اللہ کی یہہ بہت زیادہ نکل جانے والا ہے بہ نسبت اونٹ کے اپنے پابند سے رواہ مسلم ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ مثال صاحب قرآن کی ایسی ہے جیسے بندہا ہوا اونٹ اگر اوسکی خبر رکہے تو بندہا رہا اور چہوڑ دیا تو چلدیا رواہ الشیخان ابن مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے یہہ کہنا کسی کا کہ مین فلان آیت بہول گیا بہت برا ہے بلکہ یون کہے کہ مین بہلا دیا گیا تم یاد رکہو قرآن کو یہہ سینون سے بہ نسبت نکل جاتے اونٹ کے اپنی پہاڑی سے بہی زیادہ ہے رواہ البخاری معلوم ہوا کہ قرآن خوان کو تعاہد کرنا قرآن کا ضرور ہے اگر اوسکی خبرگیری نکریگا تو وہ اونٹ کیطرح اوسکے پاس سے جاتا رہیگا **ف** ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین کان رکہا اللہ نے کسی چیز کے لئے جیسا کان رکہا واسطے نبی کے جسکی آواز اچہی ہے گنگناتے ہین ساتھ قرآن کے جہر کرتے ہین ساتھ اوسکے رواہ الشیخان واللفظ لمسلم فضالہ بن عبید کا یہہ لفظ ہے اللہ خوب ہی کان رکہتا ہے مرد قرآن خوان خوش آواز پر اوس سے بہی زیادہ جیسا کوئی گانے سے والا گانے والے پر کان رکہتا ہے حاکم نے کہا یہہ حدیث علی شرطہما ہے اس حدیث

صفت اذن یعنی گوش کی واسطے خدا کی ثابت ہوئی اسپر ایمان لانا فرض ہے کیفیت خدا جانے
تیہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ پاک کو سنا اپنے کلام پاک کا بہت پسند آتا ہے تیہ بھی معلوم ہوا کہ
مراد گنگنانے سے ساتھہ قرآن کریم کے جہر سے پڑھنا ہے نہ گانا اوسکا قاری لوگون کا مبالغہ
مخارج حروف اور کلمات مین یہانتک کہ آنکھہ ناک کان کج کج ہوجاتی ہے شکل بگڑنے لگتی ہے
آواز مانند آواز سرود کے ہوجاتی ہے نشست برخاست آواز کی رنگ زیر و بم کا دکہاتی ہے
بالکل خلاف سنت صحیحہ ہے آواز کا خوش گلو کرنا حروف و کلمات کا صاف صاف الگ الگ
نکالنا اور بات ہے جسطرح کہ حدیث براء بن عازب مین مرفوعاً آیا ہے تم زینت دو قرآن
کو اپنی آوازون سے روایہ ابوداؤد سو خوش آوازی اور چیز ہے تیہ اینچ کہینچ قرأت
اور چیز ہے ابن ابی ملیکہ مرفوعاً کہتے ہین وہ ہم مین سے نہین ہے جو تغنی بالقرآن نہین کرتا
ہے کسی نے انسے کہا بھلا اگر آواز اچہی نہو کہا جہانتک بن سکے آواز کو حسین کرے روایہ ابوداؤد
حسن صوت سے مراد ترتیل ہے ترتیل یون ہوتی ہے کہ کلمہ کلمہ الگ الگ پڑہے پڑھنے والا سننے والا
اوسکو سمجھے نہ جسطرح اہل مصر حکل حرمین شریفین مین قرآن پاک کو راگنی میں ادا کرتے ہین ایک
جملہ بھی سامع کی سمجھہ مین نہین آتا ہے یہہ پڑہنا نہین ہے گانا ہے نعوذ باللہ منہ قرآن
پاک کو دیکھو اور اس ناپاک گانے کو دیکھو لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؎

بیان پڑہنے سورہ فاتحہ کا

ابوسعید بن معلی سے فرمایا مین تجھکو ایک سورت سکھاتا ہون جو قرآن کی سب سورتون سے
بڑی ہے یعنی رتبہ و اجر مین پھر کہا الحمد للہ رب العالمین یہی ہے سبع مثانی و قرآن عظیم
جو تجھکو دیا گیا ہے روایہ البخاری ابی بن کعب سے کہا قسم ہے اللہ کی نہین اوتارا اللہ نے
توریت مین نہ انجیل مین نہ زبور مین نہ فرقان مین مثل فاتحہ کے الحدیث روایہ الترمذی
انس کی حدیث مین فاتحہ کو افضل قرآن فرمایا ہے روایہ ابن حبان ابوہریرہ کہتے ہین کہ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا اللہ تعالے فرماتا ہے تقسیم کیا مین نے نماز کو درمیان
اپنے اور بندے کے آدہوں آدہ جب کہا بندے نے الحمد للہ رب العالمین اللہ کہتا ہے حمد کی
میری بندے میرے نے جب کہا الرحمن الرحیم فرماتا ہے ثنا کی مجہپر میرے بندے نے جب کہا
مالک یوم الدین کہتا ہے تمجید کی میری بندے میرے نے جب کہا ایاک نعبد وایاک
نستعین فرماتا ہے یہہ درمیان میرے اور اوسکے تیرے بندہ کے لئے ہے جو اوسنے
مانگا جب کہا اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین فرماتا ہے یہہ واسطے بندے میرے کے تیرے بندے کے لئے
ہے جو اوسنے مانگا روا مسلم معلوم ہوا کہ اول اس سورہ کا ثنا ہے آخر اوسکا دعا
ہے کتاب دین خالص مین تیس دلیلین اس سورت سے اثبات توحید پر نکالی ہین امام
رازی نے دس ہزار مسئلے علوم مختلفہ کے تنہا اس سورہ سے برآمد کئے ہین اس صورت کی
جامعیت کا کیا ٹہکانا ہے اسکے فضائل بہت ہین کچہہ نزل الابرار وغیرہ مین لکہے گئے ہین حدیث
ابن عباس مین اس سورت کو اور خواتیم سورہ بقرہ کو دو نور فرمایا ہے تیہ کہا ہے کہ یہہ
دونون نور کسی پیغمبر کو پہلے اس سے نہین ملے جو کوئی ایک حرف بہی ان دونون کا پڑہیگا
اوسکو وہ نور دیا جاویگا روا مسلم ۔

بیان پڑہنے سورہ بقرہ وآل عمران کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم مت کرو اپنے گہرونکو مقبرہ شیطان اوس گہر سے بہاگ جاتا
ہے جسمین سورہ بقرہ پڑہی جاتی ہے روا مسلم ع دیو بگریزد ازان قوم کہ قرآن خوانند
ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم زہراوین پڑہو یعنی بقرہ وآل عمران یہہ دونون لڑینگے طرف
سے اپنے صاحب کے بقرہ پڑہو اسکا لینا برکت ہے اسکا چہوڑنا حسرت ہے باطل والے اسکو
نہین لے سکتے معاویہ نے کہا مراد اہل باطل سے اسجگہہ ساحر جادوگر ہین روا مسلم ابو ہریرہ

مرفوعاً کہتے ہین ہر چیز کا ایک کوہان ہوتا ہے قرآن کا کوہان سورہ بقرہ ہے اس سورت مین
ایک ایسی آیت ہے جو سب آیتون کی سید ہے رواہ الترمذی حاکم کا لفظ یہ ہے نہین پڑہی
جاتی وہ آیت کسی گہر مین اور اوسمین شیطان ہو مگر وہ وہان سے نکل بہاگتا ہے وہ آیت
آیۃ الکرسی ہے سہل بن سعد کی روایت مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جو کوئی سورہ بقرہ کو ایک رات
اپنے گہر مین پڑہتا ہے شیطان تین رات تک اوس گہر مین نہین گہستا جو کوئی اوسکو دن مین
پڑہتا ہے شیطان تین دن تک وہان نہین جاتا رواہ ابن حبان نعمان بن بشیر سے مرفوعاً
مروی ہے لکہی اللہ نے ایک کتاب پہلے پیدا کرنے آسمان و زمین سے دو ہزار برس اوتارین
اوس کتاب مین دو آیتین جنپر سورہ بقر ختم کیگئی ہے یہ دونون آیت کسی جنگل مین پڑہی نجاین
تین رات مگر پہر شیطان پاس اوسکے نہین جاتا رواہ الترمذی ابو ذر کی حدیث مین
مرفوعاً یون آیا ہے کہ اللہ نے سورۂ بقر کو دو آیت پر ختم فرمایا ان دونون کو مجہے اوس خزانہ
سے نکالکر دیا ہے جو نیچے عرش کے ہے سو تم ان آیتون کو سیکہو اپنی عورتون کو اپنے بچونکو
سکہاؤ کہ یہ دونون صلوٰۃ و قرآن و دعا مین رواہ الحاکم عبید بن عمیر کہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اوتری مجہپر آجکی رات ایک آیت افسوس ہے اوسکے لئے
جسنے اوسکو پڑہا مگر اوسمین سوچ نہ کیا ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل
والنہار الآیۃ کلہا رواہ ابن حبان ابن ابی الدنیا کا لفظ مرفوع یہ ہے جسنے پڑہا آخر
آل عمران کا پہر سوچ نہ کیا اوسمین اوسکو ویل ہے دس بار اپنی اونگلیون سے اس ویل کو گنا اللہم
احفظنا معلوم ہوا کہ جب کسی آیت یا سورت یا قرآن کو پڑہے تو اوسکے مطلب مین غور کرے
سرسری تلفظ الفاظ پر قناعت نکرے کہ اسمین بے پروائی مخلوق کی امر و نہی خالق سے ثابت
ہوتی ہے اس بے پروائی کا انجام حسرت و ندامت ہوگا ؁

بیان پڑہنے آیت الکرسی کا

حدیث ابی ایوب انصاری مین آیا ہے کہ شیطان نے آیۃ الکرسی سنا کر کہہ گیا تہا کہ تم اسکو
اپنے گہر میں پڑہا کرو کبہی کوئی شیطان وغیرہ تمہارے پاس نہ آویگا رسول خدا نے فرمایا سچ کہا
اوسنے اور وہ جہوٹا ہے رواہ الترمذی معلوم ہوا کبہی جہوٹا شخص بہی سچ بول جاتا ہے
یہ مثل کہ ان اللہ وقد یصدق اسی جگہہ سے نکلی ہے اسیطرح ابی بن کعب کے باپ سے
ایک جن کہہ گیا کہ تم اپنے کوٹھے مین آیۃ الکرسی رکہو پہر تمہارا غلہ چوری نہ جاویگا کم ہوگا رسول
خدا نے سنکر فرمایا سچ کہا اوس خبیث نے رواہ ابن حبان یہی جن اوس کوٹھی کا غلہ چرایا کرتا
تہا ابی بن کعب سے پوچہا تجہے معلوم ہے کہ کونسی بڑی آیت قرآن کی تیرے پاس ہے انہوں نے
کہا آیۃ الکرسی اسکے سینے پر ہاتہ مار کر فرمایا لیہنک العلم ابا المنذر رواہ مسلم یعنی تجہکو
علم مبارک ہوا ابو منذر انکی کنیت تہی احمد و ابن ابی شیبہ کی روایت مین اتنا اور آیا ہے کہ قسم ہے
خدا کی اس آیت کے ایک زبان دو ہونٹ ہیں یہہ پاس ساق عرش کے اپنے مالک کی تقدیس کرتی
ہے اوپر گزر چکا ہے کہ یہہ سب آیتون کی سیدہ ہے اسکے فضائل کتاب اذکار مین بہت سے ہین
مرل الاسرار کو دیکہو و زیادۃ الایمان کو پڑہو حال کہل جاویگا انشاء اللہ تعالے ۔

بیان پڑہنے سورہ کہف اور اوسکے اول و آخر کا

حدیث ابو الدرداء میں مرفوعا آیا ہے کہ جسنے حفظ کین دس آیتیں اول سورہ کہف کی رہ بچ گیا
دجال سے رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہہ ہے جسنے پڑہین تین آیتین اول سورہ کہف کی وہ محفوظ
رہیگا فتنہ دجال سے اسوقت مین ہر مسلمان کو یاد کر لینا ان آیات مذکورہ کا بہت ضرور ہے
اسلیے کہ زمانہ خروج دجال کا سر پر آلگا ہے صبح شام ہی ملتی نظر آتی ہے اللہ اوسکے فتنے سے ہمکو
سبکو بچاوے ابو سعید خدری مرفوعا کہتے ہین جسنے پڑہا سورہ کہف کو جسطرح پر وہ اوتری
ہے تو اوسکے لیے وہ دن قیامت کے نور ہو جاویگی اوسکی جگہہ سے مکہ معظمہ تک الحدیث رواہ
الحاکم جمعہ و شب جمعہ کو پڑہنا اس سورت کا بڑی فضیلت رکہتا ہے حدیث مین بہی آچکا ہے

بیان پڑہنے سورۂ یس کا

معقل بن یسار کی حدیث مین فرمایا ہے یس قرآن کا دل ہے جو کوئی شخص اوسکو بارادہ رضاے الٰہی و دار آخرت پڑہتا ہے وہ بخشا جاتا ہے تم اسکو اپنے مُردون پر پڑہا کرو رواہ النسائی اس حدیث سے یہہ نکلتا ہے کہ اگر وقت نزع یہہ سورت نہین پڑہی ہے تو بعد قبض روح ہی پڑہنے کچہ مضائقہ نہین ہے کیونکہ منطوق صریح لفظ حدیث کا یہی ہے گو مراد اوس سے محتضر لیتے ہین انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے قرآن کا دل یس ہے اللہ اوسکے پڑہنے پر دس بار قرآن کا پڑہنا لکہتا ہے رواہ الترمذی اگر کسی کو ایسی توفیق حاصل ہو کہ اوسکا دل اور رات کا دل اور قرآن کا دل یکجا فراہم ہو جاوے تو پہر یہہ پڑہنا نور علیٰ نور ہو جاویگا کیہا وہی برکت و رحمت کا ظہور دکہاویگا ؎

من و پروانہ و بلبل ہمہ یکجا ہستند	چشم بد دور کہ جمع اند پریشانے چند

جندب مرفوعاً کہتے ہین جسنے پڑہی یس ایک رات اللہ کے لئے وہ بخشا گیا رواہ مالک ؛

بیان پڑہنے سورۂ تبارک الذی کا

ابو ہریرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ قرآن مین ایک سورت ہے تیس آیت کی اوسنے شفاعت کی ایک آدمی کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے رواہ الترمذی ابن عباس کی حدیث مین اس سورت کو مانعہ منجیہ فرمایا ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دینے والی ہے رواہ الترمذی دوسرا لفظ یہہ ہے مین چاہتا ہون کہ یہہ ہر مومن کے دل مین ہو رواہ الحاکم حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ قبر مین آدمی کے پاس پاؤن کیطرف سے پہر سینہ کی طرف سے یا پیٹ کیطرف سے پہر سر کی طرف سے فرشتے آتے ہین اونسے کہا جاتا ہے کہ تمہارا رستہ اسطرف سے نہین ہے یہہ شخص سورۂ ملک پڑہتا تہا

مانع ہے عذاب قبر سے اسکا نام توریت مین سورۂ ملک ہے جسنے ایکرات اوسکو پڑھا اوسنے
بہت اچھا پاکیزہ کام کیا رواہ الحاکم وھو صحیح الاسناد وھو فی النسائی مختصراً لفظ
نسائی کا یہہ ہے جسنے پڑہا اسکو ہررات منع کیا اوسکو خدانے بسبب اس سورت کے عذاب قبر سے
ہم عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اسکا نام مانعہ رکہتے تہے انتہیٰ امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ اس سورت کو دو رکعت نفل مین بعد نماز عشا پڑہا کرتے تہے یہہ طریقہ بہت آسان ہے

بیان پڑہنے قل ہو اللہ احد کا

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا قل ہو اللہ احد
پڑہتا تہا فرمایا واجب ہوگئی پوچہا کیا چیز فرمایا جنت الحدیث رواہ مالک دوسرا لفظ انکا یہہ ہے
فرمایا جمع ہو جاؤ مین تمپر ثلث قرآن پڑہونگا کچہہ لوگ جمع ہوگئے پہر باہر نکلکر سورۂ قل ہو اللہ
پڑہی فرمایا یہہ برابر تہائی قرآن کے ہے رواہ مسلم ابی الدرداء کا لفظ یہہ ہے اللہ نے قرآن
کو تین جز کیا ہے قل ہو اللہ ایک جز ہے اجزاء قرآن سے رواہ مسلم ابی ایوب کا لفظ یہہ ہے
جسنے اوسکو پڑہا اوسنے تہائی قرآن پڑہا رواہ الترمذی ابو سعید کا لفظ نزدیک بخاری کے
یون ہے انہا لتعدل ثلث القرآن معلوم ہوا کہ جو کوئی تین بار اوسکو پڑہتا ہے وہ گویا سارا
قرآن پڑہتا ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے کہا تو نے
بیاہ کیا ہے اوسنے کہا میرے پاس کیا ہے جو مین بیاہ کرون فرمایا کیا تیرے پاس قل ہو اللہ احد
نہین ہے کہا ہان فرمایا ثلث قرآن ہے رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ تعلیم اس سورت کی بجائے
مہر کے ہوسکتی ہے حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی
کو ایک چہوٹے سے لشکر کا افسر بناکر بہیجا تہا وہ ہر نماز کو قل ہو اللہ احد پر ختم کرتا جب لوگ پہر آئے
حضرت سے ذکر کیا فرمایا اوس سے پوچہو ایسا کیون کرتا ہے اوسنے کہا یہہ سورت رحمن کی صفت
ہے مین اسکے پڑہنے کو دوست رکہتا ہون فرمایا اوس سے کہدو اللہ اوسکو دوست رکہتا ہے

رواہ الشیخان اسکو بخاری و ترمذی نے بھی انس سے مطولاً روایت کیا ہے آخر حدیث مین
یہ بھی آیا ہے کہ جب اوس سے کہا کہ تو کیون ہر رکعت مین اسی سورت کو پڑھتا ہے تو اوس نے
کہا مین اسکو دوست رکھتا ہون فرمایا حبک ایاھا ادخلک الجنۃ اسکی محبت تجھکو بہشت مین
لیجاویگی معلوم ہوا کہ تکرار کسی سورت کی ہر رکعت نماز مین درست ہے ؀

بیان پڑھنے معوذتین کا ؀

عقبہ بن عامر مرفوعاً کہتے ہین تو نے نہین دیکھا کہ آجکی رات ایسی آیتین اوتری ہین کہ اون
جیسی آیتین نہین دیکھین قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس رواہ مسلم ابو داؤد
کا لفظ یہ ہے کہ مجھ سے کہا مین تجھکو بہتر سورتین نہ سکھاؤن پہران دونون کو بتا کر کہا تو پناہ
مانگا کر ساتھ انکے نہین تعوذ کیا کسی نے مثل انکے ابن حبان کا لفظ یہ ہے اگر تجھ سے ہوسکے
تو تو کسی نماز مین انکو فوت نہ کیا کر رواہ الحاکم بنحو ھذا وقال صحیح الاسناد ؀

کتاب الذکر والدعا

بیان ذکر خدا کا کھلے چھپے

ابوہریرہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مین
ہون پاس گمان بندے اپنے کے اور مین ہون ساتھ اوسکے جب وہ مجھکو یاد کرتا ہے اگر
اپنے جی مین یاد کرتا ہے تو مین بھی اوسکو اپنے جی مین یاد کرتا ہون اور جو وہ میری یاد مجمع مین
کرتا ہے تو مین بھی اوسکا ذکر اوس مجمع مین کرتا ہون جو اسکے مجمع سے بہتر ہے وہ اگر ایک بالشت
مجھ سے قریب ہوتا ہے تو مین ایک گز اوس سے قریب ہوتا ہون اور جو وہ ایک گز مجھ سے
قریب ہوتا ہے تو مین ایک باع اوس سے قریب ہوتا ہون وہ اگر میری طرف چلکر آتا ہے تو
مین اوسکی طرف دوڑکر جاتا ہون رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ ذکر خدا کا تنہا جی مین کرنا

یا مجلس مین کرنا دونون درست ہین دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہ ہے اللہ تعالےٰ کہتا ہے مین
ہمراہ اپنے بندے کے ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے دونون ہونٹ اوسکے ہلتے ہین رواہ ابن
ماجۃ معلوم ہوا کہ مجرد حرکت لب پر بسبب ذکر کے یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے و للہ احمد
ابو المخارق کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مین گذرا شب معراج مین
ایک شخص پر جو نور عرش مین غائب تھا پوچھا کہا یہ کوئی فرشتہ ہے کہا نہین پوچھا کوئی نبی ہے
کہا نہین پوچھا پھر کون ہے کہا ایک آدمی ہے جسکی زبان دنیا مین خدا کے ذکر سے تر رہتی تھی
دل اوسکا مسجد مین لگا رہتا تھا ماں باپ کو برا نہین کہتا تھا رواہ ابن ابی الدنیا مرسلا
ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یون ہے کیا خبر دون مین تمکو بہتر اعمال تمہارے کی جو نزدیک تمہارے
مالک کے ازکی ہے درجون مین ارفع ہے سونے چاندی کے خرچ کرنے سے اس سے بھی بہتر ہے
کہ تم دشمن سے ملکر اونکی گردنین مارو وہ تمہاری گردنین مارین کہا ہان فرمایا ذکر اللہ تعالےٰ
کا معاذ بن جبل نے مرفوعاً کہا ہے کوئی شے ذکر اللہ سے بڑھکر نجات دینے والی عذاب خدا سے
نہین ہے رواہ الترمذی ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی تم مین عاجز ہو رات کی مشقت
سے مال کے خرچ کرنے سے بخل کرے دشمن سے جہاد کرنے مین بزدلی کرے اوسکو چاہئے کہ ذکر اللہ بہت
کیا کرے رواہ الترمذی ثوبان نے کہا جب یہ آیت اوتری والذین یکنزون الذھب
والفضۃ ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے بعض اسفار مین بعض اصحاب نے
کہا یہ آیت سونے چاندی کے حق مین اوتری ہے کاش ہمکو معلوم ہوتا کہ کون مال اچھا ہے جسکو
ہم لیوین فرمایا افضل مال زبان ذاکر قلب شاکر بی بی ایماندار ہے جو ایمان پر مدد کرے رواہ
الترمذی ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے چار چیزین ہین جسکو وہ ملین اوسکو دنیا و آخرت
کی خیر ملی ایک دل شکرگزار دوسرے زبان ذاکر تیسرے بدن صابر چوتھے بی بی جو اپنی جان و
مال مین کوئی گناہ شوہر کا نہین کرتی ہے رواہ الطبرانی ابو موسیٰ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ
مثال اوسکی جو ذکر رب کا کرتا ہے اور نہین کرتا ایسی ہے جیسے مثال زندہ و مردہ کی رواہ البخاری

ابو ہریرہ کی روایت مین آیا ہے کہ ایک بار رسول خدا مکہ کی راہ مین جمدان پہاڑ پر چلے جاتے تھے
فرمایا چلے چلو یہہ جمدان ہے مفردون آگے بڑہ گئے کہا مفردون کون لوگ ہین فرمایا جو خدا کا ذکر
بہت کرتے ہین رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہہ ہے وہ لوگ ہین جو فریفتہ ہین ذکر خدا پر ذکر انکے
بوجہہ دن قیامت کے اوتار دیگا یہہ اوسدن ہلکے پہلکے ہوکر آوینگے ع سبک بار مردم سبکتر
روند ۔ ابوموسی کی حدیث مین آیا ہے اگر ایک آدمی کی گود مین درہم ہون وہ اونکو تقسیم کرے
دوسرا شخص ذکر اللہ کرتا ہے تو ذاکر اوس سے افضل ہوگا دوسری روایت یون ہے
کہ کوئی صدقہ ذکر اللہ سے افضل نہین ہے رواہ الطبرانی ام انس نے کہا اے رسول خدا
مجھکو کچہہ وصیت کرو فرمایا تو گناہون کو چھوڑدے یہہ افضل ہجرت ہے فرائض کی محافظت
کر یہہ افضل جہاد ہے اللہ کا ذکر بہت کر تو اللہ کے پاس کوئی چیز زیادہ تر محبوب نہ لائیگی
جتنا کہ اوسکی کثرت ذکر کو لائیگی رواہ الطبرانی ؛

بیان جمع ہونے کا ذکر خدا پر

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ کے فرشتے ہین
وہ راہون مین اہل ذکر کو ڈہونڈتے پہرتے ہین جب کسی گروہ کو پاتے ہین کہ وہ ذکر خدا
کرتا ہے تو پکارتے ہین آؤ آؤ اپنے کام کو وہ سب آکر اونکو اپنے پرون سے آسمان تک چہپا لیتے
ہین اللہ اونسے پوچھتا ہے حالانکہ خوب جانتا ہے میرے بندے کیا کہتے ہین یہہ کہتے ہین تیری
تسبیح تکبیر تحمید تمجید کرتے ہین فرماتا ہے کیا انہون نے مجھے دیکھا ہے یہہ کہتے ہین واللہ تجھکو
نہین دیکھا فرماتا ہے بہلا اگر یہہ مجھکو دیکھتے تو کیا کرتے یہہ کہتے ہین کہ اور زیادہ عبادت
کرتے بہت سی تمجید تسبیح کرتے فرماتا ہے اچھا یہہ پہر کیا مانگتے ہین کہتے ہین جنت فرماتا ہے کیا
انہون نے جنت کو دیکھا ہے کہتے ہین واللہ نہین دیکھا فرماتا ہے بہلا اگر یہہ دیکھتے تو کیا کرتے
یہہ کہتے ہین اگر دیکھہ پاتے تو اور بہی زیادہ حرص وطلب ورغبت کرتے فرماتا ہے کس چیز سے

پناہ مانگتے ہین یہہ کہتے ہین آتش دوزخ سے فرماتا ہے کیا اوسکو دیکھا ہے کہتے ہین نہین بیکھا ہے فرماتا ہے بہلا اگر اوسکو دیکھتے توکیا کرتے کہتے ہین خوب ہی بہاگتے بہت ڈرتے فرماتا ہے تم گواہ رہو مینے انکو بخشدیا ایک فرشتہ کہتا ہے فلان شخص انہین سے نہین ہے وہ توکسی کام کو آنکلا تہا فرماتا ہے ہم القوم لا یشقی بہم جلیسہم یہہ وہ قوم ہے کہ انکے پاس کا بیٹہنے والا بہی بدبخت نہین ہوتا رواہ البخاری واللفظ لہ

شنیدم کہ در روز امید و بیم ۔۔۔ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم

یہی مضمون نزدیک مسلم کے بہی اوسا الفاظ سے آیا ہے معاویہ کی حدیث مین مرفوعًا یون آیا ہے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک حلقۂ اصحاب پر اونسے پوچہا تم کسلئے بیٹہے ہو کہا اللہ کا ذکر کرتے ہین اللہ نے ہمکو ہدایت اسلام کی ہمپر احسان رکہا آسپر ہم خدا کی حمد کرتے ہین فرمایا تمکو قسم ہے اللہ کی تم سچ اسی لئے بیٹہے ہو کہا ہان فرمایا مینے تمکو کسی تہمت کے سبب سے قسم نہین دلائی لیکن میرے پاس جبریل آئے مجہکو خبر دی کہ اللہ عز وجل اپنے فرشتون سے تمہارے ساتہہ فخر کرتا ہے رواہ مسلم جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہر نکلکر فرمایا اے لوگو اللہ کے فرشتے ہین مجالس ذکر پر آتے جاتے چلتے پہرتے بیٹہتے ہین سو تم جنت کے چمنون مین چرو کہا جنت کے چمن کہان ہین فرمایا یہی ذکر کی مجلسین ہین سو تم صبح شام ذکر کیا کرو خدا کو اپنے جی مین یاد رکہا کرو جسکا جی یہہ چاہے کہ وہ اپنا مرتبہ نزدیک خدا کے معلوم کرے تو اوسکو چاہئے کہ اللہ کا مرتبہ اپنے نزدیک دیکہے کہ کتنا ہے کیونکہ اللہ بندے کو اوسی درجے مین اوتارتا ہے جس درجے مین بندے نے اوسکو اتارا ہے رواہ الحاکم معلوم ہوا کہ جو کوئی خدا کو نہین پوچہتا خدا اوسکو نہین پوچہتا جو بندہ خدا کا قدر دان ہے خدا بہی اوسکا قدر شناس ہے ابو الدرداء مرفوعًا کہتے ہین اللہ مبعوث کریگا کچہہ قومون کو دن قیامت کے اونکے موتہہ پر نور ہونگے وہ موتیون کے منبر پر ہونگے لوگ اونپر رشک کرینگے تیہہ نہ انبیا رہین نہ شہدا ایک اعرابی نے گہتنون کے بل کہڑے ہوکر عرض کیا کہ ہمین بتائیے کہ یہہ کون لوگ ہین ہم اونکو پہچان رکہین

فرمایا یہہ محبت والے ہین اللہ کے لیے مختلف قبائل سے متفرق شہرون سے جمع ہوکر اللہ کا ذکر کرتے ہین رواہ الطبرانی ابو ہریرہ وابو سعید کا لفظ مرفوع یون ہے نہین بیٹھتی کوئی قوم کہ اللہ کا ذکر کرے مگر گہیر لیتے ہین اونکو فرشتے ڈہانپ لیتی ہے اونکو رحمت اوترتا ہے اونپر حل کا آرام ذکر کرتا ہے اللہ اونکا اون لوگون مین جو اوسکے پاس ہین اسکو مسلم نے روایت کیا ہے ؛

بیان اون کلمات کا جو مجلس کی گپ شپ کا کفارہ ہو جاتے ہین

ابو ہریرہ کی روایت مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی بیٹھا ایسی مجلس مین جہان بہت سی گپ شپ ہوئی ہے تو وہ اوٹھنے سے پہلے یون کہے سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک جو کہہ اوس سے اوس مجلس مین ہوا ہے وہ بخشدیا جاویگا رواہ الترمذی یہی مضمون حدیث ابی برزہ اسلمی مین نزدیک ابو داؤد کے بہی آیا ہے نسائی نے اس دعا کو حدیث عائشہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے رافع بن خدیج کی حدیث مین بعد لفظ الیک کے اتنا اور زیادہ آیا ہے عملت سوء وظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت پہر فرمایا جبرئیل نے کہا ہے ھن کفارات المجلس یعنی یہہ کلمے مجلس کی بیہودہ گوئی کے کفارہ ہین رواہ النسائی

بیان کہنے لا الہ الا اللہ کا

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہین کہا کسی بندہ نے لا الہ الا اللہ لکن کہل جاتے ہین اوسکے لیے دروازے بہشت کے یہانتک کہ پہونچتا ہے یہہ کلمہ عرش تک جب تک کہ وہ کبائر سے بچتا رہے رواہ الترمذی دوسرا لفظ مرفوع انکا یہہ ہے جسنے کہا لا الہ الا اللہ نفع کریگا اوسکو کسی نہ کسی دن کسی زمانہ مین پہونچا ہو اوسکو پہلے اس سے جو کچہہ کہ پہونچا ہو رواہ الطبرانی یہہ حدیث بڑی بشارت ہے واسطے موحد مخلص کے معلوم ہوا کہ اخلاص توحید ضرور رہی ہے گو بسبب معصیت کے پہلے عذاب ہو چکا ہو حدیث ابو سعید خدری مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

سے آیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب ایسی چیز سکھا دے جس سے تیرا ذکر کیا کرون تجھکو
اوس کلمے سے پکارا کرون فرمایا لا الٰہ الا اللہ کہہ کہا یہ تو تیرے سارے بندے کہتے ہین مین
خاص اپنے لیئے چاہتا ہون فرمایا اے موسیٰ ساتون آسمان ساری زمینین اگر ایک پلے مین
ہون اور لا الٰہ الا اللہ ایک پلے مین تو اسی کلمہ کا پلا جھک جاویگا رواہ النسائی جابر
کی روایت مین فرمایا افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے افضل دعا الحمد للہ ہے رواہ النسائی
حدیث ابو ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم تازہ کرو اپنے ایمان کو کہا کیونکر فرمایا لا الٰہ الا اللہ بہت
کہا کرو رواہ احمد معلوم ہوا کہ تازگی ایمان کی ذکر توحید سے ہوتی ہے و ہو السند انکا یہ ہے
بہت گواہی دیا کرو لا الٰہ الا اللہ کی پہلے اس سے کہ تمہارے اور اوسکے بیچ مین کوئی حائل
ہو اسکو ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے کیا خبر دون مین تمکو وصیت نوح
کی اپنے بیٹے کو کہا ہان فرمایا نوح نے اپنے بیٹے سے کہا تھا مین تجھکو دو باتون کی وصیت کرتا ہون
ایک لا الٰہ الا اللہ کہنے کی اگر اسکو ایک پلے مین رکھا جاوے اور دوسرے پلے مین سات
آسمان و زمین ہون تو وہی پلہ بھاری ہوگا اور اگر کوئی حلقہ ہوگا تو یہ کلمہ اوسکو توڑ کر خدا
تک جا پہونچیگا الحدیث رواہ البزار

بیان کہنے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کا

ابو ایوب کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے کہا لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وہو علی کل شئی قدیر دس بار اوسنے گویا دس بردے
اولاد اسمعیل علیہ السلام سے آزاد کیئے رواہ الشیخان روایت یعقوب بن عاصم مین دو
صحابی سے مرفوعاً یون آیا ہے کہ نہین کہتا کوئی بندہ اس کلمے کو اخلاص روح تصدیق قلب سے
پھر زبان اوسکے ساتھ اس کلمے کی گویا ہوتی ہے مگر پھاڑ ڈالتا ہے اللہ اوسکے لیئے آسمان کو دیکھتا
ہے آسمان سے طرف اوسکے جس بندے کیطرف خدا دیکھتا ہے اوسکا حق ہے کہ جو وہ مانگے

دیا جاوے رواہ النسائی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہتر دعا وہ دعا ہے جو دن عرفہ کے کی جاتی ہے بہتر بات جو مینے اور مجسے پہلے او پیغمبرون نے کی ہے یہی کلمہ ہے رواہ الترمذی ؟

بیان تسبیح تہلیل تکبیر تحمید کا

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے دو کلمے ہین زبان پہ ہلکے ترازو مین بھاری رحمن کو دوست سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم رواہ الشیخان بخاری نے اپنی صحیح کو ابن حجر نے بلوغ المرام کو اسی کلمہ پہ ختم کیا ہے خاتمہ مسک الختام کا بھی یہی کلمہ ہے وللہ الحمد ابوذر کا لفظ مرفوع یہہ ہے کیا خبر دون میں تجھکو محبوب تر کلام کی نزدیک اللہ کے مینے کہا ہان فرمایا سبحان اللہ وبحمدہ رواہ مسلم روایت ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے کہ جسنے اس کلمے کو کہا اوسکے لئے جنت مین ایک درخت لگایا گیا رواہ البزار ابوامامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسکو رات کی مشقت سے ہول آوے مال خرچ کرنے سے بخل کرے دشمن سے لڑنے مین بزدلی کرے تو وہ اس کلمے کو بہت کہا کرے یہہ کلمہ دوست تر ہے خدا کو ایک پہاڑ بھر سونا خرچ کرنے سے راہ خدا عزوجل مین رواہ الطبرانی ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے یہہ کلمہ کہا ایک دن مین سو بار بخشے گئے گناہ اوسکے گو برابر جھاگ دریا کے ہون رواہ مسلم عمیر کہتے ہین ہین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہا فرمایا کیا ایک تم مین کا عاجز ہے اس بات سے کہ ہر دن ہزار نیکیان کمائے ایک سائل نے کہا بھلا یہہ کون کما سکتا ہے فرمایا جو کوئی سو بار تسبیح کرتا ہے اوسکے لئے ہزار حسنہ لکھے جاتے ہین ہزار خطیئہ دور ہوتے ہین رواہ مسلم ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اگر مین سبحان اللہ الحمدللہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہون تو جسپر سورج نکلا ہے اوس سے بھی زیادہ مجھکو محبوب ہے رواہ مسلم یعنی ساری دنیا سے یہہ کلمہ کہنا زیادہ عزیز ہے سمرہ بن جندب کا لفظ یہہ ہے کہ یہہ چارون کلمے احب الکلام ہین نزدیک خدا کے کچھ ضرر نہین جس

کلمے سے توجاہے شروع کر رواہ مسلم حدیث ابی ہریرہ مین فرمایا ہے ہر کلمے پڑہنے سے ایک درخت
تیرے لئے جنت مین لگایا جاتا ہے رواہ ابن ماجۃ ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملاقات ہوئی مجہہ سے شب معراج مین ابراہیم علیہ السلام سے
کہا اے محمد تم اپنی امت کو ہمارا سلام کہو اور کہدو کہ جنت پاکیزہ مٹی میٹہا پانی پٹ پر ہے آبادی
اوسکی یہی چاروں کلمے ہین رواہ الترمذی ام ہانی نے کہا اے رسول خدا مین بوڑہی ضعیف
ہو گئی کوئی کام بتاؤ جو کرون فرمایا تسبیح کر سو بار یہہ برابر آزاد کرنے سو گردن کے ہے اولاد اسمعیل
سے حمد کر سو بار یہہ برابر جوڑ دینے سو گہوڑون کے راہ خدا مین مع زین ولگام کے تکبیر کہہ سو بار
یہہ برابر دینے سو اونٹ قلادہ دار کے ہے تہلیل کر سو بار یہہ کلمہ آسمان وزمین کو بہر دیتا ہے اور
اوس دن تیرے عمل سے بہتر کسیکا عمل اوپر نہ جاویگا مگر جو کوئی تیری طرح کرے رواہ احمد حدیث
ابی ذر مین آیا ہے کچہہ لوگون نے کہا اے رسول خدا لیگئے الدار لوگ اجر نماز پڑہتے ہین ہماری طرح
روزہ رکہتے ہین صدقہ دیتے ہین مال زائد سے فرمایا کیا اللہ نے تمہارے لئے صدقہ کی چیز مقرر
نہین کی ہے ہر تسبیح صدقہ ہے ہر تکبیر صدقہ ہے ہر تحمید صدقہ ہے ہر تہلیل صدقہ ہے امر بمعروف
صدقہ ہے نہی عن المنکر صدقہ ہے تمہاری شرمگاہ مین صدقہ ہے الحدیث رواہ مسلم ابو
سلمی راعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرفوعاً کہا ہے کہ آپنے فرمایا واہ واہ یہہ پانچ
چیزین کسقدر ترازو مین بہاری ہین چار تو یہی کلمے فرمائے پانچوین چیز ولد صالح بتایا کہ جسکے مرنے
پر مرد مسلمان امید اجر کی رکہتا ہے رواہ النسائی عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے ہر انسان
تین سو ساٹہ جوڑ پر پیدا ہوا ہے جسنے تکبیر تسبیح تہلیل استغفار کی مسلمانون کی راہون سے کوئی
پتہریا کانٹا یا ہڈی الگ کر دی امر بمعروف نہی عن المنکر کیا مطابق عدد مذکور کے وہ اوس رات
دوزخ سے الگ رہا رواہ مسلم ابو سعید خدری کی روایت مین آیا ہے فرمایا کہ تم باقیات صالحات
بہت کہا کرو پوچہا گیا ہے فرمایا تکبیر تہلیل تسبیح الحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
رواہ النسائی ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے فرمایا اوٹہا لو اپنی اپنی سپر کہا کیا کوئی دشمن آیا ہے

فرمایا نہین لکن سپر تمہاری آتش دوزخ سے یہہ ہے یعنی چارون کلمہ مذکور یہہ آوینگے روز قیامت
کے نجات دینے والے پیچھے لگے ہوئے وھن الباقیات الصالحات رواہ النسائی نعمان
بن بشیر مرفوعاً کہتے ہین کہ تم جو اللہ کے جلال کا ذکر کرتے ہو منجملہ اوسکے ایک یہہ تسبیح تہلیل تحمید ہے
یہہ کلمے گرد عرش کے چکر مارتے ہین مگس شہد کیطرح بھنبھناتی ہین اپنے صاحب کی یاد دلاتی
ہین کیا تم نہین چاہتے کہ ہمیشہ ایک تمہارا یاد دلانے والا وہان موجود رہا کرے رواہ ابن
ماجۃ عمران بن حصین نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کیا ایک تم مین
کا ہر روز برابر احد کے عمل نہین کر سکتا ہے کہا بہلا کون کر سکتا ہے فرمایا تسبیح تہلیل تحمید تکبیر
احد سے بہی بڑی ہے رواہ النسائی یعنی ہر کلمہ پہاڑ مذکور سے کلان تر گران تر ہے ابوہریرہ
کی حدیث مرفوع مین آیا ہے جب تم گذرو ریاض جنت پر تو چرا کرو پوچھا وہ کیا ہین فرمایا مسجد
کہا چرنا کیا ہے فرمایا یہہ چارون کلمے کہنا رواہ الترمذی انس بن مالک کا لفظ مرفوع
یہہ ہے کہ دیر اللہ کیطرف سے ہوتی ہے جلدی شیطان کیطرف سے اللہ سے زیادہ کوئی
عذر پذیر نہین ہے نہ کوئی کلمہ الحمد للہ سے زیادہ اوسکو محبوب ہے رواہ ابو یعلی ابوہریرہ
مرفوعاً کہتے ہین جو بات الحمد للہ سے شروع نہین کیجاتی وہ اجذم ہے یعنی بے برکت رواہ
ابو داؤد ؏

بیان جوامع تسبیح و تحمید کا

جویریہ کہتی ہین ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس سے باہر گئے پہر وقت
چاشت پہر کر آئے یہہ بیٹھی وظیفہ پڑہتی تہین فرمایا تو اوسی حال پر ہے جسپر مین تجھکو چھوڑ کر گیا
تہا کہا ہان فرمایا مینے بعد تیرے پاس سے جانے کے چار کلمے تین بار کہے اونکو اگر تیرے سارے وظیفہ
سے تولا جاوے تو وہی کلمے بہاری نکلین گے سبحان اللہ والحمد للہ عدد خلقہ و
رضا نفسہ ومداد کلماتہ رواہ النسائی ؏

بیان کہنے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا

ابو موسیٰ سے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا کرو یہہ ایک خزانہ ہے جنت کے خزانوں سے
رواہ الترمذی دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ آیا ہے ولا ملجأ من اللہ الا الیہ
فرمایا یہہ کلمہ ننانوے بیماری کی دوا ہے سب سے زیادہ سہل اونمین رنج وغم ہے رواہ الحاکم
حدیث ابی ایوب مین اس کلمہ کو غراس جنت ٹہیرایا ہے رواہ ابن حبان ۔

بیان رات دن کے وظیفہ کا

پہلے ایک حدیث مرفوع ابن مسعود کی گزر چکی ہے کہ جسنے دو آیتین آخر بقرہ کی رات کو پڑہین
وہ اوسکو کفایت کرجاتی ہین رواہ الشیخان یعنی عوض قیام شب کے ہوتی ہین یا آفات سے
بچاتی ہین یا ہر شیطان سے یا کافی ہین واسطے فضل واجر کے مین کہتا ہون بلکہ یہہ سب کام کرتی
ہین انس بن مالک سے مرفوعاً آیا ہے جسنے ہر دن سو بار قل ہو اللہ پڑہی اوسکے گناہ پنجاہ سالہ
مٹ گئے مگر یہہ اور بات ہے کہ اوسپر کسیکا قرض ہو رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ حقوق عباد
بے عفو عباد معاف نہین ہوتے ہین اللھم احفظنا مگر سب سے زیادہ آدمی سے یہی گناہ خلق
ہوتے ہین اولاد حقوق والدین کا ادا نہین کرتی جورو خاوند کا حق بجا نہین لاتی و علی ہذا القیاس
حدیث عمر بن خطاب مین مرفوعاً آیا ہے جسنے پڑہی یہہ آیت کسی رات فمن کان یرجو لقاء ربہ
الخ اوسکے لئے نور ہوگا عدن ابین سے مکہ تک اوسکا حشر فرشتے کرینگے رواہ البزار
و رواتہ ثقات ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین جسنے پڑہی سورہ واقعہ ہر رات اوسکو فاقہ
نہوگا رواہ رزین ۔

بیان ذکر کا بعد نماز فرض کے

ابو ہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ جب نادار مہاجرین نے دولتمندونکا گلہ کیا کہ وہ سارے اجر لیگئے تو فرمایا تم تسبیح تہلیل تحمید تکبیر کیا کرو پیچھے ہر نماز کے تینتیس تینتیس تینتیس بار رواہ الشیخان دوسری روایت مسلم مین ہے کہ یہہ ننانوے بار ہوا تمام یا یتہ یہہ کلمہ ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ جسنے یہہ کہا اوسکی خطائین بخشی گئین اگرچہ برابر جھین دریا کے ہون ان کلمون کا دس دس بار کہنا بہی بعد ہر نماز کے حدیث ابن عمر مین نزدیک ابوداؤد و ابن حبان کے آیا ہے معاذ بن جبل کا لفظ یہہ ہے ایک دن میرا ہاتھ تہا مکر فرمایا قسم ہے خدا کی مین تجکو چاہتا ہون بینے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان واللہ مین بہی آپکو چاہتا ہون فرمایا کسی نماز کے بعد بہی ان کلمون کا کہنا مت چہوڑ اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک معاذ نے اسکی وصیت صنابحی کو کی تہی اونہون نے ابو عبد الرحمن کو اونہون نے عقبہ بن مسلم کو رواہ النسائی ٭

بیان اچہے برے خواب کا

حدیث جابر مین مرفوعاً آیا ہے جب کوئی تم مین خواب مکروہ دیکہے تو بائین طرف تین بار تہتکار تین بار شیطان رجیم سے پناہ مانگے کروٹ بدل لے رواہ مسلم ابو سعید کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ جب کوئی اچہا خواب دیکہے تو یہہ خواب اللہ کیطرف سے ہے اللہ کی حمد کرے خواب بیان کرے گر دوہ خواب دیکہے تو وہ طرف سے شیطان کے ہے اوسکی شر سے پناہ مانگے کسی اوسکا ذکر نکرے وہ خواب کچہہ نقصان اوسکو نہ پہونچا دیگا رواہ الترمذی ٭

بیان نیند نہ آنیکا اور رات کو خواب مین ڈر جانیکا

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہتے ہین آپنے فرمایا جب کوئی شخص تم مین خواب مین ڈر جاوے تو یون کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن

همزات الشیاطین وان یحضرون یعنی خواب اوسکو کچھ ضرر نکریگا ابن عمرو اپنی اولاد عاقل
کو یہ دعا سکہاتے تھے جو بچا ہوتا ایک پرچہ کاغذ مین لکھکر اوسکے گلے مین ڈالدیتے تھے
رواہ الترمذی خالد بن ولید اکثر سوتے مین ڈرجاتے تھے اونکو یہی دعا سکہائی تھی
رواہ النسائی ؛

بیان گہر سے نکلنے اور مسجد مین جانے کا

انس بن مالک کی حدیث مین فرمایا ہے جب آدمی گہر سے نکلنے وقت یہ کہتا ہے بسم اللہ توکلت
علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ تو اوس سے کہا جاتا ہے یہ تجھکو کافی ہے تونے راہ پائی
تو کفایت کیا گیا بچگیا شیطان اوس سے الگ ہوجاتا ہے رواہ الترمذی وحسنہ والنسائی
وابن حبان ابوداود نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ایک شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے
کہ اب تجھکو اس شخص سے کیا کام حدیث ابن عمرو مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب آپ مسجد مین آتے کہتے
اعوذ باللہ العظیم وبوجہہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم
فرماتے جو کوئی یہ کہیگا وہ سارے دن شیطان سے محفوظ رہیگا رواہ ابوداود انس
فرمایا اے بیٹے جب تو گہر مین آوے اپنے اہل پر سلام کر یہ برکت ہے تجھپر تیرے گہر والون پر
رواہ الترمذی ابوہریرہ سے مرفوعاً آیا ہے کہ شیطان تمہارے پاس آکر کہتا ہے یہ
کسنے پیدا کیا وہ کسنے پیدا کیا یہانتک کہ کہتا ہے تیرے رب کو کسنے پیدا کیا ہے سو جب یہانتک
نوبت پہونچے تو اللہ سے پناہ مانگے اور باز رہے رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہ ہے کہ یون
کہے آمنت باللہ ورسولہ احمد نے عائشہ سے اتنا اور زیادہ روایت کیا ہے کہ اسکے کہنے سے وہ
وسوسہ اوسکے دل سے جاتا رہیگا وسندہ جید عثمان بن ابی العاص نے کہا اے رسول خدا
شیطان میری نماز مین آکر پڑہنے مین بہلاتا ہے فرمایا اس شیطان کو خنزب کہتے ہین جب تو اوسکی
آہٹ پاوے تو اعوذ باللہ منہ کہہ بائین طرف تہتکار ہے کہتے ہین مینے ایسا ہی کیا اللہ نے

اوسکو دور کردیا رواہ مسلم یہہ علاج ہے وسوسہ کا اندر نماز کے ۞

بیان استغفار کا

حدیث طویل ابی ذر مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالے
فرماتا ہے لئے بنی آدم تم سب گنہگار ہو مگر جسکو مینے عافیت مین رکہا تم مجہدسے استغفار کرو
مین تمکو بخشونگا الحدایث اسی حدیث مین یہہ بہی آیا ہے کہ جسنے مجہہ سے مغفرت مانگی اور وہ
جانتا ہے کہ مین بخش سکتا ہون تو مین اوسکو بخشدیتا ہون کچہہ پروا نہین کرتا رواہ مسلم
والبیہقی واللفظ لہ یہہ حدیث نہایت عمدہ ہے جامع الکلم ہے اسکی شرح شوکانی نے
عربی مین مینے فارسی مین بہت بسوط لکہی ہے لائق دید ہے ابو سعید خدری کی حدیث مین
مرفوعاً آیا ہے ابلیس نے کہا تیرے عزت وجلال کی قسم ہے مین ہمیشہ تیرے بندو نکو بہکاؤنگا
جب تک کہ انکے تن مین دم ہے اللہ تعالے نے فرمایا مجھکو بہی میرے عزت وجلال کی قسم ہے
کہ مین برابر انکو بخشتا رہونگا جب تک کہ یہہ مجہہ سے استغفار کرتے رہین گے رواہ احمد
والحاکم سبحان اللہ اس رحم وکرم ومنت واحسان کا کچہہ ٹہکانا ہے کہ ہمارا عذر گناہ ہمیشہ
لگاتار سنا جاتا ہے بڑی بدنصیبی ہے اوسکی جو استغفار نہین کرتا گناہ پر جما ہوا ہے ابن
عباس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اوسکو ہر رنج سے کشادگی
ہر تنگی سے نکاسی بخشیگا وہان سے اوسکو رزق دیگا جہان کا کچہہ بہی دہیان گمان نہین ہے
رواہ ابو داؤد عبداللہ بن بسر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اوس شخص کو خوشی ہو جسکے نامۂ اعمال
مین بہت سی استغفار پائی گئی رواہ ابن ماجۃ زبیر کا لفظ مرفوعاً یون ہے جو شخص یہہ
چاہے کہ اپنا صحیفہ دیکہکر خوش ہووے تو وہ استغفار بہت کیا کرے رواہ البیہقی
ام عصمہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ جب کوئی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے فرشتا تین گہڑی تک ٹہیر جاتا
ہے اگر گناہ سے استغفار کرلی تو پہر اوس شخص کو اوس گناہ پر آگاہ نہین کیا جاتا ہے اور پہر

دن قیامت کے عوض اون گناہون کے عذاب ہوگا رواہ الحاکم **ف** ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہین جس کسی بندے سے کوئی گناہ ہو جاوے تو اوسکو یہ بات ہے کہ
اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہے پہر استغفار کرے اللہ اوسکے گناہ بخشدیگا پہر یہ آیت
پڑہی والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم الآیة رواہ ابو داؤد یعنی
کام کا نام نماز توبہ ہے توبہ بعد گناہون کے سچے دل سے چاہیے (یعنی) کہا آپ نے فرمایا
جسنے کہا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ وہ بخشا گیا
اگرچہ جہاد سے بہاگ آیا ہو رواہ ابو داؤد استغفار کا بیان رسالہ محو الحوبہ میں
مفصل لکہا گیا ہے خدا توفیق دے تو اوسکو دیکہیو ؛

بیان کثرت دُعا کا

ابوہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے اللہ کہتا ہے مین ہون پاس گمان اپنے بندے کے اور مین
اوسکے ساتھ ہون جسوقت کہ وہ مجکو پکارتا ہے رواہ الشیخان واللفظ لمسلم نعمان
بن بشیر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے دعا عبادت ہے پہر یہ آیت پڑہی وقال ربکم ادعونی
استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین
رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یون ہے جسکو یہ بات خوش لگے کہ اللہ اوسکی دعا
وقت سختیون کے قبول فرماوے تو اوسکو چاہیے کہ فراغت کے وقت بہت دعا کیا کرے رواہ
الترمذی لوگ مصیبت کے وقت خدا کو پکارتے ہین پہر جب وہ بلا ٹل جاتی ہے تو یہ بہی خدا
کو بہول جاتے ہین تیسرا لفظ انکا یہ ہے کہ کوئی چیز خدا پر دعا سے زیادہ بزرگتر نہین ہے
رواہ الترمذی یعنی بندے کا دعا کرنا خدا کو بہت عزیز ہے قریب ہے بدبختی اوس شخص کی
جو خدا سے تو نہ مانگے اوس وحدہ لاشریک لہ کو تو نہ پکارے تجہکو تجہکو پکارے تجہ سے تجہ سے
مانگے تانگے بہلا خدا کے سوا کسی مخلوق سے بہی کسی کا کچہ بہلا ہو سکتا ہے جو اوسکو چہوڑ کر

در بدر خاک بسر پڑے پہرین لاحول ولا قوة الا باللہ حدیث طویل انس بن مالک مین
مرفوعاً آیا ہے اللہ تعالے فرماتا ہے اے ابن آدم جبتک تو مجھکو پکاریگا مجھ سے امید رکھیگا
مین تجھکو بخشتا جاونگا تو کچھہ ہی کیون نکرے مین پروا نہین کرتا الحدیث رواہ الترمذی
اس حدیث مین بڑی فضیلت ہے دعا و رجا کی اللہم اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم
عبادہ بن صامت مرفوعاً کہتے ہین زمین پر کوئی مسلمان نہین ہے کہ جو خدا کو پکارے مگر اللہ تعالےٰ
اوسکو دیتا ہے یا کوئی آفت اوس سے پہیر دیتا ہے جب تک کہ کسی گناہ یا قطع رحم کی دعا نکرے
ایک آدمی نے کہا اب مین بہت زیادہ دعا کرونگا فرمایا اللہ سب سے زیادہ ہے رواہ الترمذی
ابو سعید کا لفظ یہہ ہے یا جلدی سے اوسکی دعا قبول کرتا ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ کر رکھتا ہے
یا کسی بلا کو اوس سے ٹال دیتا ہے الحدیث رواہ احمد والبزار انس کا لفظ یہہ ہے تم
دعا کرنے سے نہ تھکو دعا کے ساتھہ کوئی ہلاک نہین ہوتا رواہ ابن حبان والحاکم ابوہریرہ
کی حدیث مین فرمایا ہے دعا ہتھیار ہے مومن کا کہم ہے دین کا نور ہے آسمان و زمین کا
رواہ الحاکم ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین جسکے لئے تم مین سے دروازہ دعا کا کہلا اوسکے لئے
رحمت کے دروازے کہل گئے مانگی نگئی کوئی چیز اللہ سے جو اوسکو زیادہ محبوب ہو عافیت سے
دعا نفع کرتی ہے بلا نازل و غیر نازل سے سو تم اے بندو خدا کے دعا کیا کرو رواہ الترمذی
سلمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ شرم والا کرم والا ہے اوسکو شرم آتی ہے اس بات
سے کہ کوئی شخص اپنے ہاتھہ اوسکی طرف اوٹھاوے اور وہ اونکو خالی نامراد پہیر دے
رواہ ابوداؤد ثوبان نے مرفوعاً کہا ہے پہیرتی نہین تقدیر کو مگر دعا زیادہ نہین
کرتی عمر کو مگر نیکی آدمی بسبب گناہ کے محروم ہو جاتا ہے رزق سے رواہ الحاکم عائشہ
کی حدیث مرفوع مین آیا ہے بلا اوترتی ہے دعا اوس سے جا کر ملتی ہے دونون قیامت
تک اولجہے رہتے ہین رواہ الحاکم ابن مسعود کی حدیث مین ہے مرفوعاً تم اللہ سے اوسکا
فضل مانگو اللہ سوال کرنیکو محبوب رکھتا ہے افضل عبادات انتظار کرنا ہے کشادگی کا

رواہ الترمذی یعنی اس بات کی راہ دیکھنا امید رکھنا کہ ہماری ساری تنگی ترشی دور ہوکر ہمکو فراغت راحت ملیگی ہمارا رنج وغم دور ہوجاوے گا ایک عمدہ عبادت ہے کیونکہ اسمیں رجا ہے مقدم انتظار میں یاس ہوتی ہے خدا سے مایوس ہونا کفر ہے رجا رکھنا ایمان ہے

بیان اسم اعظم وغیرہ کا

بریدہ سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہتا ہے اللھم انی اسألک بانی اشھد انک انت اللہ لا الہ الا انت الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد فرمایا تو نے سوال کیا اللہ سے اوس اسم اعظم کے ساتھ کہ جو کوئی اوس نام کو لیکر سوال کرے دیا جاوے دعا مانگے تو قبول ہو رواہ ابوداؤد معاذ بن جبل کہتے ہین آپ نے ایک شخص کو سنا کہتا ہے یا ذا الجلال والاکرام فرمایا تیری دعا قبول ہوئی تو مانگ رواہ الترمذی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ کا ایک فرشتہ مقرر ہے اوس شخص پر جو یا ارحم الراحمین کہتا ہے جسنے یہہ کلمہ تین بار کہا فرشتے نے کہا ارحم الراحمین تیری طرف متوجہ ہے تو مانگ رواہ الحاکم قبیلہ طے کا ایک آدمی تھا اوس نے کہا مین اللہ سے یہہ مانگتا تھا کہ مجھکو اسم اعظم دکھادے کہ جسمین اوس نام کو لیکر دعا کرون تو قبول ہوجیسے دیکھا کہ ایک کوکب یہہ آسمان مین لکھا ہے یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام رواہ ابویعلی اسماء دختر یزید نے مرفوعا کہا ہے اسم اعظم ان دو آیتون مین ہے ایک والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم دوسری فاتحہ سورہ آل عمران اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم رواہ ابوداؤد فضالہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے کہ ایک آدمی نے آکر نماز پڑہی اللھم اغفرلی وارحمنی کہا آپنے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی تو جب نماز پڑہکر بیٹھے تو اللہ کی حمد کر جس لائق وہ ہے پھر مجھپر درود بھیج پھر دعا کر دوسرا آدمی آیا اوسنے یہی کیا فرمایا تو دعا مانگ تیری

دعا قبول ہوگی رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ دعا بے حمد وصلوٰۃ کے قبول نہین ہوتی
ہے سعد بن ابی وقاص مرفوعاً کہتے ہین دعا ذوالنون یعنی یونس علیہ السلام کی مچھلی کے پیٹ
مین یہہ ہے لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کوئی شخص مسلمان کبھی یہہ
دعا نہین کرتا ہے مگر اللہ اوسکی دعا قبول کرتا ہے رواہ الترمذی یہہ دعا قرآن پاک
مین بھی آئی ہے اسکے حق مین یہہ فرمایا ہے وکذلک ننجی المومنین یعنی اسیطرح ہم دوسرے
ایمان والون کو بھی نجات دیتے ہین جسطرح ہم نے یونس کو غم سے نجات دی یہہ دعا رفع مصیبت
کے لئے حکم اسم اعظم کا رکھتی ہے بعض مشائخ نے اسکی ترکیب بتائی ہے وہ ترکیب روض الخصیب مین
لکھی ہے ایسی دعا جو قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہو جسکا اثر متعین یقینی ہو یہی دعا
ہے واللہ اعلم ؎

بیان دعا کا سجدہ مین نماز کے پیچھے اخیر رات مین

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے بہت نزدیک بندہ اپنے رب سے جب ہوتا ہے کہ سجدہ مین
ہو سو تم بہت دعا کیا کرو یعنی سجدہ مین رواہ مسلم یہہ سجدہ نماز کا ہو خواہ تنہا دونون
مین دعا کرنا واجب یا مسنون ہے دوسرا لفظ اسکا مرفوعاً یہہ ہے اوترتا ہے رب ہمارا ہر رات
آسمان دنیا پر جب تہائی رات آخر کی ہوتی ہے فرماتا ہے کون دعا کرتا ہے مجھ سے کہ مین قبول
کرون کون مانگتا ہے مجھ سے کہ مین دون کون مغفرت چاہتا ہے کہ اوسکو بخشون رواہ
البخاری ومسلم دوسرا لفظ مسلم کا یہہ ہے کہ جب آدھی رات یا دو تہائی رات گذر جاتی ہر
اللہ تبارک وتعالےٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے کہتا ہے ہے کوئی مانگنے والا جسکو دون
ہے کوئی دعا کرنیوالا جسکی دعا قبول کرون ہے کوئی استغفار کرنیوالا جسکو بخشون یہانتک کہ
صبح روشن ہوجاتی ہے معلوم ہوا کہ پر ہر رات رہی وقت قبولیت دعا سوال استغفار کا ہوتا
ہے مگر جسکو کوئی وہ وقت نگاہ رکھے ضائع نکرے ورنہ خیر صلاً ؎

دعاہاے سحر گوینہ بیدار دا اثر آرے | اثر بسیار دارد اگر شب عاشق سحر دارد

عمرو بن عبسہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بہت قریب بندہ اپنے
رب سے جوف لیل مین ہوتا ہے تجہسے اگر ہو سکے کہ تو ان لوگون مین سے ہو جو کہ اوس وقت
ذکر خدا کرتے ہین تو ہو جا رواہ الترمذی ابو امامہ کا لفظ یہہ ہے کہا گیا اے رسول خدا
کونسی دعا زیادہ سنی جاتی ہے فرمایا جوف مین آخر شب اور پیچہے نمازون کے معلوم ہوا کہ دعا
بعد نماز فرض کے درجہ اجابت کو پہونچتی ہے اے اللہ قبول کرے

بیان کثرت درود کا

انس بن مالک سے مرفوعاً مروی ہے جسکے پاس میرا ذکر ہو وہ مجہپر درود بہیجے جسنے ایکبار درود
بہیجا اللہ اوسپر دس بار درود بہیجیگا دوسری روایت مین ہے کہ دس سیئات دور کریگا
دس درجے بڑہاویگا رواہ النسائی تیسری روایت مین ہے کہ دس حسنات لکہیگا اسکو نسائی
نے ابی بردہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے عمرو بن عاص کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب تم اذان
سنو تو جو کچہہ موذن کہتا ہے وہی تم بہی کہو پہر مجہپر درود بہیجو پہر میرے لئے اللہ سے وسیلا مانگو
یہہ ایک درجہ ہے جنت مین نہین لائق مگر ایک بندہ کو بندگان خدا سے مین امید کرتا ہون کہ
وہ بندہ مین ہی ہون جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا اوسکے لئے میری شفاعت حلال ہوئی رواہ
مسلم دوسرا لفظ انکا یہہ ہے جسنے ایک بار درود بہیجا اوسپر اللہ و فرشتے ستر بار درود بہیجتے ہین
رواہ احمد جو حکم ایک بار کے درود کا ہے وہی ایک بار کے سلام بہیجنے کا ہے ابن مسعود نے
مرفوعاً کہا ہے اللہ کے فرشتے سیر کرتے پہرتے ہین میری امت کیطرف سے مجہکو سلام پہونچاتے
ہین رواہ النسائی قرآن پاک میں دونون کا یکسان حکم فرمایا ہے صلوا علیہ وسلموا
تسلیما کہا ہے بلکہ سلام کی زیادہ تاکید کی ہے اسلئے دونون کا ایک صیغہ مین جمع کرنا اچہا ہے
حدیث حسن بن علی علیہما السلام مین آیا ہے تم جہان کہین ہو مجہپر درود بہیجو تمہارا درود مجہکو

پہونچتا ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے قریب تر لوگون مین مجہسے
دن قیامت کے وہ شخص ہے جو مجہپر بہت درود بہیجتا ہے رواہ الترمذی یہہ وصف ساری
امت مین سب سے زیادہ اہل حدیث مین پایا جاتا ہے یہہ قیامت مین سب سے زیادہ قریب رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونگے ہر حدیث پر یہہ درود پڑہتے لکہتے ہین خدا انکو نظر بد
اہل رائے سے بچاوے ابی بن کعب نے جب کہا کہ مین سارا وظیفہ اپنا یہی درود کرونگا تو فرمایا
اذا یکفی ھمک ویغفر ذنبک رواہ احمد والترمذی یعنی اب تیرا سارا غم دور ہوگا
تیرے سارے گناہ مغفور ہونگے دوسری روایت مین یون ہے اذا یکفیک اللہ ما
اھمک من امر دنیاک واخرتک رواہ احمد یعنی اب سارے غم دین دنیا کی
دور ہوجاوینگی ایک بزرگ نے کہا ہے ہمارا وجدان تامہ وجدانا ہے جو کچہہ پایا درود ہی
کے صدقے مین پایا اہل علم نے لکہا ہے کہ جب پیر نملے تو کثرت درود شریف کی کام پیر دستگیر
کا کرتی ہے ابو الدرداء کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے تم بہت درود بہیجا کرو مجہپر دن جمعہ کے
اس دن درود مین فرشتے حاضر ہوتے ہین جب کوئی درود پڑہ چکتا ہے تو وہ مجہپر عرض کیا جاتا
ہے رواہ ابن ماجۃ ابو امامہ کا لفظ اتنا زیادہ ہے جسکا درود زیادہ ہے وہی مجہسے
درجے مین زیادہ تر قریب ہوگا رواہ البیہقی ابو ذر کی حدیث مین اوس شخص کو جو آپکا
ذکر سنکر درود نہ بہیجے ابخل الناس فرمایا ہے رواہ ابن ابی عاصم یہہ مضمون حدیث حسین
بن علی علیہما السلام مین بہی نزدیک نسائی کے آیا ہے فضائل درود کے بے گنتی ہین مشتے نمونہ
از خروار رسالہ زیادۃ الایمان مین لکہے گئے ہین وللہ الحمد ٭

کتاب البیوع وغیرھا

بیان کمائی کرنیکا

کرب نے مرفوعاً کہا ہے نہ کہا یا کسی نے کوئی کہانا کبھی بہتر اپنے ہاتھ کے کام
[illegible] اپنے ہاتھ کے کام سے کہاتے تھے رواہ البخاری وغیرہ معلوم ہوا کہ
[illegible] بیٹھ بہرنا مفت کے ٹکڑے توڑنے سے بہتر ہوتا ہے کوئی محنت شرعی کیون نہو
[illegible] زراعت کتابت خیاطت نجاری بزازی قصاری تیر سازی وغیرہ جاہل لوگ
[illegible] کرنیکو عیب سمجھتے ہین پیشہ ور کو حقیر جانتے ہین حالانکہ انبیاء علیہم السلام اور اکثر صحابہ
نبی آخر الزمان اہل حرفہ تھے اہل حدیث اولیاء صلحاء علماء مین بہت سے پیشہ ور گزرے ہین
حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر لاد کر لانا اس سے بہتر ہے کہ کسی سے
سوال کرے پہر وہ اوسکو دے یا نہ دے رواہ الشیخان ابن عمر کہتے ہین آپ سے پوچھا
کون کسب افضل ہے فرمایا اپنے ہاتھ کا کام اور ہر بیع مبرور رواہ الطبرانی فیہا ہاتھ
کا کام ہر مزدوری محنت ہے بیع مبرور ہر تجارت جائز ہے نوکری چاکری مزدوری مین اخلاص
ہے آپکے لئے اولاد کے لئے ماں باپ کے لئے کمائی کرنا راہ خدا مین ہوتا ہے جو کمائی ریا و مفاخرت
کے لئے ہوتی ہے وہ راہ شیطان مین ہوتی ہے اسکو طبرانی نے کعب بن عجرہ سے مرفوعاً روایت
کیا ہے بعض لوگ باوجود آسودگی و کفاف کے حکومت کی نوکری کرتے پہرتے ہین طالب عزت و جاہ
ہوتے ہین یہ سعی انکی راہ شیطان مین ہوتی ہے خدا گہر بیٹھے دے تو کس نے کہا ہے کہ فقر و ریا
کے لئے دوڑ و محنت کرو لاحول ولا قوۃ الا باللہ

بیان طلب کرنے رزق کا اول وقت صبح مین

صخر وبن وداعہ نے مرفوعاً کہا ہے اے اللہ برکت دے میری امت کو اول وقت مین رواہ ابو
داؤد حدیث فاطمہ علیہا السلام مین آیا ہے اللہ بانٹتا ہے رزق لوگون کے درمیان فجر کے
طلوع شمس تک رواہ البیہقی ۵

بیان ذکر خدا کا بازارون مین

عمر بن خطاب کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص بازار مین گیا اور اوس نے کہا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی دائم لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر لکہتا ہے اللہ اوسکے لئے ایک لاکہ نیکیان مٹاتا ہے اوس سے ایک لاکہ برائیان بلند کرتا ہے اوسکے لئے ایک لاکہ درجے رواہ الترمذی تید اسلئے ہے کہ اوسنے غفلت کی جگہہ مین خدا کو یاد کیا ابو قلابہ نے کہا دو آدمی بازار مین ملے ایک نے دوسرے سے کہا آو اللہ سے استغفار کرین لوگون کی غفلت مین پہر دونون نے یہی کیا ایک مرگیا دوسرے نے اوسکو خواب مین دیکہا کہا تہنے کچہہ معلوم ہوا کہ اللہ نے ہمکو اوسی سے پہر کو بخشدیا جسدن ہم تم بازار مین ملے تہے رواہ ابن ابی الدنیا وغیرہ وللہ الحمد +

بیان میانہ روی کا طلب رزق مین

عبد اللہ بن سرجس نے مرفوعا کہا ہے سمت تو دوت میانہ روی ایک جزء ہے چوبیس اجزاء نبوت سے رواہ الترمذی جابر مرفوعا کہتے ہین تم دیر نہ سمجہو رزق مین کوئی بندہ نہین مرتا جب تک کہ اپنے پچھلے رزق کو نہ پہونچ جاوے سو تم اجمال کرو طلب مین حلال لو اور حرام چہوڑو رواہ ابن حبان دوسرا لفظ الحاکم یہہ ہے اے لوگو ڈرو اللہ سے اجمال کرو طلب مین کوئی جان نہین نکلتی جب تک کہ اپنا رزق پورا لگرلے گو دیر نہ لگے الحدیث رواہ ابن ماجۃ ابو حمید ساعدی کا لفظ یہہ ہے تم اجمال کرو طلب دنیا مین ہر کیکو وہی آسان ہے جسکے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے رواہ ابن ماجۃ ابن عمر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کہجور پڑی ہوئی دیکہی اوٹہا کر ایک سائل کو دیدی فرمایا اگر تو نہ آتا تو یہہ تیرے پاس جاتی رواہ ابن حبان سے

بے مگس ہرگز نماند عنکبوت	رزق را روزی رسان پر میدہد

حدیث عمران بن حصین مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص ٹوٹ کر آگیا طرف اللہ عز وجل کے اللہ اوسکی سوئنت کو کافی ہوتا ہے اوسکو وہان سے رزق دیتا ہے جہان سے گمان بھی نہین ہوتا ہے اور جو کوئی منقطع ہوا طرف دنیا کے اللہ اوسکو حوالہ دنیا کر دیتا ہے رواہ ابو الشیخ والبیہقی ؛

بیان طلب حلال و اکل حلال کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ پاک ہے قبول نہین کرتا مگر پاک کو اللہ نے حکم کیا ہے مومنین کو اوسی بات کا جسکا حکم کیا ہے مرسلین کو فرمایا یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم وقال یا ایہا الذین امنوا کلوا من طیبات ما رزقنا کم پھر ذکر فرمایا ایک آدمی کا جو لمبا سفر کرتا ہے پریشان بال گرد آلودہ ہے دونون ہاتھ طرف آسمان کے بڑھا کر یارب یارب کہتا ہے کھانا اوسکا حرام پینا اوسکا حرام کپڑا اوسکا حرام غذا دیا گیا حرام سے کہو کہان سے اوسکی دعا قبول ہو رواہ مسلم معلوم ہوا کہ قبولیت دعا کے لئے اکل حلال صدق مقال ضرور ہے انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے طلب کرنا حلال کا واجب ہے ہر مسلمان پر رواہ الطبرانی فی الاوسط ابو سعید کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے کھایا پاک عمل کیا سنت پر امن مین رہے لوگ اوسکے شر سے وہ داخل ہوگا بہشت مین لوگون نے کہا اے رسول خدا ایسے لوگ آپکی امت مین آج بہت ہین فرمایا نزدیک ہے کہ اون قرون مین بھی ہونگے جو بعد میرے آوینگے رواہ الترمذی اس حدیث مین بڑی بشارت ہے عاملین بالحدیث کے لئے معلوم ہوا کہ بعد قرون مشہود لہا بالخیر کے بھی کچھہ لوگ عمل و عقیدہ مین حامل سنت رہین گے وہ اہل جنت سے ہونگے اللہم ارزقنا ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین چار چیزین ہین جب تجھہ مین ہوئین تو اب کچھہ بھی دنیا سے فوت ہو جاوے تجھکو کچھہ ڈر نہین ایک امانت دوسرے سچی بات تیسرے اچھی عادت چوتھے عفت طعام مین رواہ احمد

ابوہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ فرمایا آویگا لوگون پر ایک زمانا کہ پروا نکریگا آدمی کہ کہان سے لیا اوسنے حلال سے یا حرام سے رواہ البخاری رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پہر اوسوقت اونکی دعا قبول نہوگی یہہ ہمارا زمانہ اسی حدیث کا مصداق ہے اسیلئے کسی دعا کا اثر پایا نہین جاتا ابتو ہر کوئی مال حرام کو حلال کیطرح سمیٹتا ہے ہزار مین ایک شخص کو بہی طلب مال حلال کی باقی نہین ہے انا للہ ؎

بیان التقوی پرہیزگاری کا ترک شبہات کا

حدیث نعمان بن بشیر مین آیا ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے حلال کہلا ہوا ہے حرام کہلا ہوا ہے آن دونون کے بیچ مین شبہہ چیزین ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے ہین تو جو کوئی شبہات سے بچا اوسنے اپنے دین و آبرو کو پاک رکہا جو شبہات مین جا پڑا وہ حرام مین گرا جسطرح چرواہا آس پاس چراگاہ کے چراتا ہے قریب ہے کہ اندر چراگاہ کے جا پڑے سنلو ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ محفوظ ہوتی ہے اللہ کی چراگاہ اوسکی حرام کی ہوئی چیزین ہین یاد رکہو بدن مین ایک لوتہڑا ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا بدن درست ہوجاتا ہے جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے وہ لوتہڑا دل ہے رواہ الشیخان یہہ حدیث ایک اصل عظیم ہے دین اسلام مین اسکی شرح شوکانی نے فتح ربانی مین بزبان عربی مینے ولیل الطالب مین بزبان فارسی لکہی ہے قابل دید ہے نواس بن سمعان نے مرفوعا کہا ہے بر حسن خلق ہے اثم وہ ہے جو جی مین تہنے یعنے تو لوگون کا اوسپر مطلع ہونا مکروہ رکہے رواہ مسلم گناہ غیر منصوص کی پہچان اس سے بہتر نہین ہوسکتی ہے وابصہ بن معبد سے فرمایا تو اپنے دل سے فتوی لے نیکی وہ کام ہے جسپر جی مطمئن ہو دل آرام پکڑے گناہ وہ کام ہے جو دلمین تہنے سینہ مین آئے جائے گو لوگ تجہکو اوسکا فتوی دین رواہ احمد معلوم ہوا کہ کبہی فتوی خلاف حق بہی ہوتا ہے اسلئے ہر کسی کے فتوی پر

عمل کرے دل سے بھی پوچھ لے اگر دل گواہی دے بہتر ورنہ وہ کام نہ کرے مقتضا اس حدیث کے
اہل تقوی ہین نہ ہر چیز متقی حسن بن علی علیہما السلام سے مروی ہے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے یہ بات یاد کرلی ہے کہ جو چیز تجھکو شک مین ڈالے تو اوسکو چھوڑ دے وہ کام کر جو
تجھکو شک مین نہ ڈالے رواہ الترمذی یہ حدیث جامع الکلم ہے یہ وہ کلیہ ہے کہ جو کوئی
اوسپر عمل کرے گا کبھی اوسکی پرہیزگاری مین بٹا نہ لگیگا عطیہ بن عروہ سعدی کا لفظ یہ ہے کہ
بندہ متقین مین سے نہین ہوتا ہے جب تک کہ بے خوف چیز کو خوف کی چیز سے بچنے کے لیے نہ چھوڑے
رواہ الترمذی ابو امامہ کہتے ہین ایک آدمی نے پوچھا ایمان کیا ہے فرمایا جب تجھکو سیئہ برا
لگے حسنہ سے تو خوش ہو تو اب تو مومن ہے رواہ احمد جس شخص کو گناہ ہو جانے پر رنج و ندامت
نہو نیکی کرنے پر خوشی خاطر نہو تو جاننا چاہیے کہ اوسکے ایمان مین فرق ہے ابن عمر کی حدیث
مین مرفوعاً آیا ہے افضل عبادت تفقہ ہے یعنی فہم قرآن و حدیث افضل دین ورع ہے یعنی تقوی
رواہ الطبرانی فی معاجیمہ الثلاثۃ حذیفہ بن الیمان کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ زیادتی
علم کی بہتر ہے زیادتی عبادت سے بہتر دین تمہارا تقوی ہے رواہ الطبرانی چالیس آیتون مین
حکم تقوی کا آیا ہے سارے اولین و آخرین کو وصیت کی ہے اختیار تقوی کے لیے اللہ کے نزدیک
سب سے زیادہ عزت متقی کی ہوتی ہے جو متقی نہین ہوتا ہے وہ فاسق ہوتا ہے فسق کا رشتہ
کفر سے ملا ہوا ہے گو کافر نہین کہلاتا اہل تقوی کے مرنے سے آسمان زمین روتا ہے فاسق کا
مرنا جینا برابر ہوتا ہے نہ جینے سے کچھ فائدہ نہ مرنے سے کسی کا کچھ نقصان قرآن پاک
مین فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلہم کالذین امنوا
وعملوا الصالحات سواء محیاہم ومماتہم ساء ما یحکمون موسی علیہ السلام نے
جب فساق بنی اسرائیل کے مرنے پر افسوس کیا تو اللہ نے فرمایا فلا تاس علی القوم الفاسقین

بیان آسانی و نرمی کرنیکا بیچ دین مین

جابر بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے رحم کرے اللہ اوس بندے پر کہ جب وہ بیچتا ہے تو نرمی
کرتا ہے جب مول لیتا ہے تو نرمی کرتا ہے تقاضا کرتا ہے تو نرمی کرتا ہے رواہ البخاری
وابن ماجۃ واللفظ لہ ترمذی کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم سے پہلے ایک آدمی تہا لین دین
تقاضے مین نرمی کرتا تہا خدا نے اوسکو بخشدیا عثمان کا لفظ مرفوع یہہ ہے داخل کیا اللہ نے
ایک شخص کو جو نرم تہا بیچ شرا لین دین مین جنت مین رواہ النسائی ابو ہریرہ نے مرفوعاً یون
کہا ہے جو آدمی ملائم نرم قریب ہوتا ہے اللہ اوسکو آتش دوزخ پر حرام کر دیتا ہے رواہ الحاکم
دوسری روایت مین یون آیا ہے بہتر تم مین وہ شخص ہے جو قضای قرض مین اچہا ہے رواہ
الشیخان یہہ اسپر فرمایا کہ ایک شخص کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچہہ لینا تہا اوسنے
سختی سے تقاضا کیا صحابہ نے اوسکو ستانا چاہا فرمایا دعوہ فان لصاحب الحق مقالا
اسکو چہوڑ دو اس سے کچہہ نہ کہو حق والا ایسی ہی گفتگو کیا کرتا ہے پہر آوسکو بہتر اوسکے اونٹ
سے عوض قرض کے دلوایا ابن عمر وعائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی طلب کرے اپنے
حق کو چاہیئے کہ عفاف کے ساتہہ طلب کرے خواہ پورا لے یا نہ لے رواہ الترمذی ؛

بیان اقالۂ نادم کا

ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اقالہ کیا کسی مسلمان کے
بیع کا اقالہ کریگا اللہ اوسکی لغزش کو دن قیامت کے رواہ ابن حبان ابو داؤد کا لفظ مرفوع یہ
ہے جسنے اقالہ کیا کسی نادم کا اقالہ کریگا اللہ اوسکی جان کا دن قیامت کے اقالہ کہتے ہین بیع
کے توڑ دینے کو مثلاً ایک شخص نے ایک چیز مول لی پہر وہ پشیمان ہوا بیچنے والے نے کہا کہ بیع تو
ہو چکی ہے مگر تم پہیرتے ہو تو مین پہیرے لیتا ہون مجہکو تمہارا ستانا منظور نہین اسکا بڑا اجر ہے

بیان سچ بولنے تجار کا

حدیث مرفوع ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ سچا امانتدار سوداگر ہمراہ نبیین صدیقین شہدار
کے ہوگا رواہ الترمذی ابن ماجہ کا لفظ مرفوعًا یہہ ہے کہ تاجر امین صدوق مسلم ہمراہ شہدا
کے ہوگا دن قیامت کے حکیم بن حزام کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے جھوٹی قسم سامان کو بکوا دیتی ہو مگر
کسب یعنی کمائی کو مٹا دیتی ہے رواہ الشیخان رفاعہ نے مرفوعًا کہا ہے کہ تجار دن قیامت
کے فجار اوٹھینگے مگر جو ڈرا اللہ سے نیکی کی سچ بولا رواہ الترمذی بطولہ سوداگر
مال بیچنے کو طرح طرح کا جھوٹ بولتے ہین یہہ تاجر نہین ہین فاجر ہین ابن عمر کی حدیث مین مرفوعًا
آیا ہے کہ نہ دیکھیگا اللہ طرف اوس شخص کے جو اپنا مال جھوٹی قسم کہا کر بیچتا ہے بلکہ اوسکو عذاب
الیم ہوگا وہ اس گناہ سے بری نہ کیا جاویگا رواہ مسلم وھذا معناہ ابوہریرہ کا لفظ
مرفوع یہہ ہے چار آدمی ہین کہ دشمن رکہتا ہے اونکو اللہ ایک بیچنے والا قسم کہا کر دوسرا فقیر اترانے
والا تیسرا بڈہا زناکار چوتہا بادشاہ ظالم رواہ النسائی ؛

بیان قرض ادا کرنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے جسنے لیا مال لوگون کا اور وہ ارادہ رکہتا ہے اوسکے ادا
کرنے کا تو ادا کرا دیگا اللہ اوس سے اور جسنے اسلئے لیا کہ اوسکو تلف کردے تو تلف کردیگا اوسکو
اللہ رواہ البخاری عبد اللہ بن جعفر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ ساتھہ ہے قرضدار کے
جب تک کہ وہ قرض ادا کرے اور یہہ قرض کسی امر مکروہ خدا مین نہو رواہ الحاکم معلوم ہوا
کہ جو شخص قرض لیکر مال کسی فسق و فجور مین صرف کرتا ہے تو اللہ ایسے قرضدار کے ہمراہ نہین ہوتا
امرا اور رؤسا کے اخوان ہمیشہ قرض عیاشی گناہگاری اسراف تبذیر کے لئے لیتے ہین پہر وہ
قرض ریاست سے ادا کیا جاتا ہے دونون کو برابر گناہ ہوتا ہے اوسنے تو مزا بہی لوٹا یہہ نہیں
مفت مین مارا گیا اسکی آخرت اوسکی دنیا کے پیچہے برباد ہوگئی اس حماقت کا کچہہ بہی ٹہکانا ہے
بعد کبائر کے کوئی چیز قرض سے بدتر نہین ہے قرض کا گناہ شہید کو بہی تو معاف نہین کیا جاتا

آنحضرت قرضدار پر نماز جنازہ نہ پڑھتے تھے ۵

قرض از مرتبۂ مردمی انداخت مرا		بسکہ این راہ گران بود سبک ساخت مرا

بیان اون کلمات کا جو قرضدار غمگین آفت زدہ گرفتار کہتا ہے

حدیث علی رضی اللہ عنہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ اگر کسی پر پہاڑ کی برابر قرض ہو تو اللہ اس دعا کے پڑھنے سے اوس قرض کو ادا کرا دیتا ہے اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک رواہ الترمذی مین اس دعا کو جب سے پڑھتا ہون کبھی آجتک کسی کا قرضدار نہین ہوا ابو امامہ انصاری پر بہت قرض ہو گیا تہا وہ مسجد مین غمگین بیٹھے تھے رسول خدا نے فرمایا تم صبح شام یہہ دعا پڑہو اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن واعوذ بک من العجز والکسل واعوذ بک من البخل والجبن واعوذ بک من غلبۃ الدین وقھر الرجال یہہ کہتے ہین مینے اسکو پڑھا اللہ نے میرا غم دور کیا قرض ادا کرا دیا رواہ ابو داؤد حدیث ابی بکر مین فرمایا ہے کہ کلمات مکروب یہہ ہین اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ رواہ الطبرانی ابن حبان نے اتنا اور بڑھایا ہے لا الہ الا انت ابن عباس کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ نے اوسکو ہر تنگی سے باہر نکالا ہر غم سے کشادگی دی ایسی جگہہ سے اوسکو رزق دیا جہان سے گمان نہ تہا رواہ ابو داؤد اسماء بنت عمیس مرفوعًا کہتی ہین کہ وقت کرب کے یہہ کلمے کہنا چاہیے اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا رواہ ابو داؤد طبرانی نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ تین بار کہے آخر کلام عمر بن عبد العزیز کا وقت موت کے یہی تہا ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ وقت کرب کے یون کہتے تھے لا الہ الا اللہ الحلیم العظیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات والارض ورب العرش الکریم رواہ الشیخان دعای یونس علیہ السلام پہلے گزر چکی ہے وہ رفع کرب کے لئے اسم اعظم ہے ابو ہریرہ

کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کبھی یہ چین نہوا مین لکن جبکہ جبریل نظر آئے کہا اے محمد تم یون کہو توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا رواہ الحاکم ؛

بیان مملوک کے ادا کرنیکا حق مولی کو

ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے جب بندے نے سید کی خیرخواہی کی اللہ کی عبادت اچھی طرح ادا کی تو اوسکو دو اجر ملین گے رواہ الشیخان یہہ مضمون کئی حدیثون مین بالفاظ مختلفہ آیا ہے سیوطی نے اس باب مین ایک رسالہ جمع کیا ہے جسکے لئے ذکر اجر کا دوبارہ آیا ہے اونکو گن کر بنایا ہے ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے جو بندہ طاعت خدا کی اطاعت مولی کی کریگا اللہ اوسکو ستر برس پہلے اوسکے مولی سے جنت مین لیجاویگا سید کہیگا اے رب دنیا مین تو یہہ میرا غلام تھا خدا کہیگا یہ تیرے عمل کی جزا تجھکو دی اوسکو عمل کی جزا اوسکو دی رواہ الطبرانی فیہا یعنی کسی پر کچھ ظلم تو نہین کیا ہے قیامت مین جب امیر رئیس پادشاہ ظالم فاسق جہنم مین جاوینگے اونکی لونڈی غلام مسلمان اعدا جنت مین پہونچین گے اوسوقت اونکو حال اپنی حکمرانی و تکبر کا معلوم ہوگا اونکی خاکساری و محکومیت کا انجام نظر آویگا یہہ غلام سے بد تر ہونگے وہ انشاء اللہ تعالے مولی سے بہتر ہونگے صدقے اس عدل بے نہایت کے قربان اس انصاف بے پایان کے حدیث ابو بکر صدیق مین مرفوعاً آیا ہے سب سے پہلے دروازہ جنت کا یہی مملوک ٹھونکین گے جبکہ اونکا برتاؤ خدا سے اور اپنے موالی سے اچھی طرح رہیگا رواہ احمد ؛

بیان آزاد کرنے مملوک کا

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین جس کسی شخص نے کوئی مسلمان آزاد کیا اللہ اوسکے ہر عضو کو آتش دوزخ سے عوض ہر عضو کے چھڑاویگا علی بن حسین نے اس حدیث کو سنکر دس ہزار دینار کی قیمت کا ایک غلام

اپنا آزاد کر دیا تھا رواہ الشیخان عقبہ بن عامر کا لفظ یہہ ہے جسنے آزاد کی ایک گردن ایماندار
یہہ اوسکے لئے رہائی ہے نار سے رواہ احمد ابو نجیح سلمی سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس شخص مسلمان نے
کسی شخص مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ ہر استخوان کو عوض اوسکے ہر استخوان کے آزاد کر دیگا جس
عورت مسلمان نے کسی عورت مسلمان کو آزاد کیا تو اللہ ہر ہڈی اوسکی عوض اوسکی ہر ہڈی کے
آزاد کریگا یعنی آتش دوزخ سے رواہ ابو داؤد ؂

کتاب النکاح

بیان چشم پوشی کا

ابن مسعود مرفوعاً طرف سے اللہ کے کہتے ہین کہ نظر ایک تیر ہے زہر بھرا ہوا شیطان کے تیرون
مین سے جسنے اوسکو ترک کیا میرے ڈر سے مین دونگا عوض اوسکے وہ ایمان اوسکو کہ جسکی لذت
وہ اپنے دل مین پاویگا رواہ الطبرانی والحاکم معاویہ بن حیدہ کا لفظ یہہ ہے تین شخص
ہین جنکی آنکھہ آگ کو نہ دیکھے گی ایک وہ آنکھہ جسنے حراست کی راہ خدا مین دوسری وہ آنکھہ جسنے
آنسو بہائے خوف خدا سے تیسری وہ آنکھہ جو باز رہے محارم خدا سے رواہ الطبرانی حدیث
عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے تم ضامن ہو میرے لئے چھہ باتون کے اپنی جان سے مین ضامن
ہوتا ہون تمہارے لئے جنت کا سچ بولو جب بات کو وفا کرو جب وعدہ دو ادا کرو جب امانت
لو نگاہ رکھو اپنے ستر کو بند کرو اپنی نگاہ کو روکو اپنے ہاتھون کو رواہ احمد وابن حبان
اس ارشاد کے موافق ہر عالم و دیندار تقوی شعار واسطے ہر مسلمان نیکوکار کے ہر عصر و عہد مین
ضامن جنت کا ہو سکتا ہے مگر طالب جنت کہان ؂

بیان نکاح کرنیکا زن دیندار سے

حدیث مرفوع ابن مسعود مین آیا ہے اے گروہ جوانون کے جو کوئی مقدور رکھتا ہو تم مین جماع یا نان نفقہ کا وہ نکاح کرلے کہ یہہ نکاح آنکھہ کو بہت چھپاتا ہے شرمگاہ کو بہت بچاتا ہے جو مقدور نرکھتا ہو وہ روزہ رکھے کہ یہہ اوسکے لئے خصی ہونا ہے رواہ الشیخان ابو ایوب کی روایت مین نکاح کو سنن مرسلین مین سے فرمایا ہے رواہ الترمذی ابو امامہ کا لفظ مرفوع یون ہے کہ حاصل نکی مومن نے کوئی چیز بعد تقوی اللہ کے بہتر زوجہ صالحہ سے اگر اوسکو حکم کیا تو اوسنے کہا مانا اگر اوسکی طرف دیکھا تو اوسنے اوسکو خوش کیا اگر اوسکو قسم دلائی تو اوسنے پوری کی اگر وہ اوسکے پاس سے کہین چلا گیا تو پیچھے اوسکے اپنی جان مین اور اوسکے مال مین خیر خواہ رہی رواہ ابن ماجۃ حدیث ثوبان مین زوجہ مومنہ کو جو ایمان کی مددگار ہو بہتر مال فرمایا ہے رواہ الترمذی سعد بن ابی وقاص کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے کہ سعادت ابن آدم کی یہہ ہے کہ نیک عورت ملے اچھا گھر اچھی سواری ہو بدبختی ابن آدم کی یہہ ہے کہ بد عورت ملے برا گھر بری سواری ہو رواہ احمد باسناد صحیح اچھی عورت سے گھر بہشت ہو جاتا ہے بد عورت سے دنیا دوزخ ہو جاتی ہے ؎

زن بد در سرای مرد نکو		ہم درین عالم است دوزخ او	

انس کہتے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو اللہ نے نیک جورو دی اوسنے دین پر اوسکی مدد کی اب اوسکو چاہئے کہ آدھے دین باقی مین پرہیزگاری کرے رواہ الحاکم بیہقی کا لفظ یہہ ہے کہ جب بندے نے نکاح کرلیا تو آدھا دین پورا کیا آدھا رہا اوسمین خدا سے ڈرے ابو ہریرہ مرفوعا کہتے مین عورت سے چار سبب پر نکاح کیا جاتا ہے مال کے لئے حسب کے لئے جمال کے لئے دین کے لئے سو تو دین والی عورت کر تیرے ہاتھہ مین مٹی لگے رواہ الشیخان ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم نکاح نکرو عورتون سے بسبب اونکے حسن کے قریب ہے کہ اونکا حسن اونکو ہلاک کردیگا نہ بیاہ کرو اونسے بسبب اونکے مال کے نزدیک ہے کہ یہہ مال اونکو بہکا دیگا ہان دین پر بیاہ کرو یعنی دیندار سے کالی نکٹی لونڈی دین والی

بہتر ہے یعنی حسین مالدار بددین عورت سے رواہ ابن ماجہ جمال و مال سے اسلئے منع فرمایا کہ یہہ دونون چیزین گرہین گناہ کی جو گناہ مالدار یا خوبصورت عورت سے ہوتے ہین وہ مفلس بدشکل عورت سے ہرگز نہین ہوتے اسکو سب لوگ سمجھتے جانتے بدیہتے پہچانتے ہین مالدار جمالدار عورت کے سامنے شوہر حقیر ہوتا ہے صحبت اختیار مین نہین ہوتی ہے یہہ تکلیف کچھہ کم نہین ہے اسیلئے ایسی عورت زبان نبوت پر ملعون مردود ٹھیری ہے نہ اوسکی نماز درست نہ روزہ نہ فرض مقبول نہ نفل ٭

بیان اچھے برتاؤ کا ساتھہ جورو کے

ابوہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بڑے کامل الایمان وہ مومن ہین جنکے خلق اچھے ہین تم مین وہ لوگ بہتر ہین جو اپنی عورتون سے نیک ہین رواہ الترمذی عورت سے نیکی کرنا یہی ہے کہ جو آپ کہاوے پیئے وہ اوسکو کہلاوے پلاوے مدارا کرے محبت سے اوسکے پاس اوٹھے بیٹھے اوسکے مونہہ پر اوسکی ہیٹی نہ لے حدیث ابوہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ دشمن نرکہے کوئی مومن کسی مومنہ کو اگر ایک خو اوسکی ناپسند ہے تو دوسری خو اوسکی پسند آویگی رواہ مسلم سمرہ بن جندب کی حدیث مین یون فرمایا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے تو اگر اوسکو سیدھا کرنا چاہیگا تو توڑ ڈالیگا اسلیئے اوسکی مدارات کرکہ زندگی بسر ہو رواہ ابن حبان یہی مضمون صحیحین مین ابوہریرہ سے بہی مرفوعًا آیا ہے توڑنے سے یہہ مراد ہے کہ اوسکو چھوڑ دینا پڑیگا عمرو بن احوص کہتے ہین حجۃ الوداع مین فرمایا تم وصیت مانو بہلائی کرنے کی ساتھہ عورتون کے کہ یہہ قید مین پاس تمہارے تم انسے سوا اس ایک بات کے کسی اور چیز کی مالک نہین ہو ہان اگر کھلا ہوا فحش کرین تو بستر سے الگ کر دو ایسی مار مارو کہ ہڈی نہ ٹوٹے بدن نہ پہٹے اگر کہنا مانین تو پہر کوئی راہ اوپر نہ ڈھونڈ و تمہارا حق اونپر ہے اونپر تمہارا حق ہے تمہارا حق اونپر یہہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر اوس شخص کو نہ آنے دین جس سے تم ناخوش ہو اونکا حق تمپر یہہ ہے کہ اونکو ٭

اچھی طرح روٹی کپڑا دو رواہ الترمذی ام سلمہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو عورت
مر گئی اور اوسکا شوہر اوس سے راضی تہا وہ بہشت میں گئی رواہ الترمذی ابوہریرہ
مرفوعا یون کہتے ہین عورت نے جب نماز پنجگانہ پڑہی شرمگاہ کو بچایا یعنی زنا سا حفت سے
شوہر کی اطاعت کی اب وہ جس دروازہ جنت سے چاہے بہشت مین جاوے رواہ ابن حبان
اس حدیث مین فقط تین کام بتائے ہین مگر اکثر عورتون سے یہہ کام نہین ہوتے اسلئے یہہ
اکثر کندۂ دوزخ ہوجاتی ہین اگر نماز پڑہی تو زنا سے نہین بچتین خصوصاً آسودہ عورتیں
اگر زنا سے بہی بچین تو شوہر کو راضی نہین رکہتین ناحق ناراض رکہا کرتی ہین حالانکہ شوہر
کے برابر کسیکا حق جورو پر نہین ہوتا ہے نہ ماں کا نہ باپ کا نہ کسی اور خویش و بیگانہ کا حصین بن
محصن کی پہپہی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئین تہین فرمایا تو شوہر والی ہے کہا ہاں
فرمایا تیرا برتاؤ اوس سے کیسا ہے کہا جہانتک بنتا ہے مین ادا مین کچہہ قصور نہیں کرتی ہوں مگر جس
بات سے عاجز ہوجاؤں فرمایا تو یہہ کیا برتاؤ ہوا وہ تو تیری بہشت و دوزخ ہے رواہ النسائی
یعنی تو کسی بات مین اوسکو ناراض نکر ہان معصیت میں کسیکی اطاعت نہین ہے عائشہ کہتی ہین مینے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کس آدمی کا حق سب سے بڑا ہے عورت پر فرمایا اوسکے
شوہر کا مینے کہا مرد پر سب سے بڑا کسکا حق ہے کہا اوسکی ماں کا رواہ البزار یہہ حدیث نص قطعی ہے
اس بات پر کہ مرد پر حق والدہ کا عورت پر حق شوہر کا سب سے زیادہ ہوتا ہے جورو کو چاہئے کہ
شوہر کی تابعدار رہے نہ ماں باپ کی فرمان کا فرمان بردار ہو نہ جورو کا حکم خدا و رسول
یون ہی ہے کوئی مانو یا نہ مانو حدیث طویل انس مین مرفوعاً آیا ہے کہ کسی بشر کو لائق نہین ہے کہ
کسی آدمی کو سجدہ کرے اگر ایسا ہوتا تو مین عورت ہی کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے
اسلئے کہ شوہر کا حق اوسپر بہت بڑا ہے اگر پاؤن سے لیکر سر تک شوہر کے پہوڑا ہو اوس سے
پیپ لہو بہتا ہو پہر عورت آکر اوسکو چاٹے تو بہی اوسنے کچہہ حق شوہر کا ادا نہ کیا رواہ احمد باسناد
جید و رواتہ ثقات مشہور و ن سجدہ کرنیکا مضمون حدیث ابی الدرداء مین بہی نزدیک

ابن حبان کے آیا ہے آتنا اور زیادہ کیا ہے کہ قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے نہین
ادا کرتی کوئی عورت حق اپنے رب کا یہانتک کہ ادا کرے وہ حق اپنے خاوند کا یہی مضمون زائد حدیث
زید بن ارقم مین بھی نزدیک طبرانی کے آیا ہے اوسمین آتنا اور بڑہایا ہے کہ اگر خاوند اوس سے
سوال صحبت کا کرے اور وہ پشت پالان پر ہو تو بھی اپنی جان کو اوس سے نروکے ابن عمر کا لفظ
مرفوع یہہ ہے نہین دیکھتا اللہ طرف اوس عورت کے جو شکر نہین کرتی اپنے خاوند کا حالانکہ بے اوسکے
نہین رہ سکتی ہے رواہ النسائی معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین ایذا نہین دیتی کوئی عورت اپنے
خاوند کو دنیا مین لیکن اوسکی زوجہ حور عین کہتی ہے تو اسکو نہ ستا تجھے خدا مارے یہہ تو تیرے
پاس آ گھسا ہے اب تجھے چھوڑکر ہمارے پاس آجاویگا رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً
یہہ ہے جب مرد عورت کو اپنے بستر پر بلاتا ہے اور وہ نہین آتی ہے یہہ خفا ہوکر سو رہتا ہے تو
صبح تک اوس عورت پر فرشتے لعنت کیا کرتے ہین رواہ الشیخان دوسری روایت مین قسم کہا
یون فرمایا ہے نہین بلاتا کوئی مرد اپنی جورو کو اپنے بستر پر اور وہ انکار کرتی ہے لیکن وہ شخص
جو آسمان پر ہے یعنی اللہ تعالے وہ اوس عورت پر غصے رہتا ہے یہانتک کہ خاوند اوس عورت
سے راضی ہو حدیث ابن عباس مین مرفوعاً یہانتک آیا ہے کہ ایسی عورت کی نماز بالشت بھر بھی اوپر
نہین جاتی رواہ ابن ماجۃ ابن عمر کا لفظ یہہ ہے کہ عورت جب گہر سے باہر نکلتی ہے اور خاوند
اوسکا ناخوش ہے تو ہر ایک فرشتہ آسمان کا اوسپر لعنت کرتا ہے اسیطرح ہر چیز جسپر
گذر اوس عورت کا ہوتا ہے سوا جن وانس کے یہانتک کہ پہر آوے رواہ الطبرانی فی الاوسط
اس قسم کی احادیث کا ترجمہ اول کتاب صلاح قنات المبین مین لکھا گیا ہے پڑہا لینا کسیقدر
کتاب بشارۃ الفساق مین بھی یہہ سب حدیثین حقیقت مین نہ مجاز اسجگہہ اسلیے لکھی گئین کہ
نیک بیبیان ایسے کامون سے بچین مسلمان ہو کر لعنت کا کام نکرین مومن ہو کر دوزخ مول نلین
آخرت درست کرنا ہو تو خاوندونکو راضی رکہین جنت حاصل کرین ورنہ وہ جانین اور انکا
کام ہمیر پہونچا دینا حکم اسلام کا فرض تہا جسے پہونچا دیا ہم اگر نہ پہونچاتے تو گنہگار ہوتے اللہم اغفر

بیان نان نفقہ اہل و عیال کا

صحیحین مین سعد بن ابی وقاص سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے کہا تو کوئی خرچ نکریگا جس سے ارادہ تیرا رضاے خدا کا ہے مگر تجھکو اوس خرچ پر اجر ملیگا یہانتک کہ اوس لقمے پر جو تو اپنی بی بی کے مونہہ مین دیتا ہے رواہ الشیخان بطولہ اس حدیث سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اگر میان اپنی بی بی کو لقمہ بنا کر کھلا دے تو درست ہے درست کیا بلکہ موجب اجر ہے ابو مسعود بدری کا لفظ مرفوع یون ہے کہ جب خرچ کیا مرد نے اپنے اہل خانہ پر اللہ کے لئے اور وہ امید اجر کی رکھتا ہے تو یہہ نفقہ اوس مرد کے لئے ایک صدقہ ہے رواہ الشیخان بلکہ حدیث ابو ہریرہ سے معلوم ہوا کہ جو نفقہ لونڈی غلام پر کیا ہے یا محتاج کو، یا ہے سب سے بڑا اجر اوس نفقہ کا ہے جو بی بی پر کیا ہے رواہ مسلم ترتیب اس نفقہ کی حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً یون آئی ہے کہ پہلے عیال پر صرف کرے جیسے ماں باپ بہن بھائی پھر جو جتنا قریب ہو اوسپر خرچ کرے رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا میرے پاس ایک دینار ہے کہا اپنی جان پر اوٹھا کہا اور بھی ہے فرمایا اولاد پر صرف کر کہا ایک اور ہے فرمایا بی بی پر خرچ کر کہا اور بھی ہے فرمایا خادم پر اوٹھا کہا اور ہے فرمایا اب جہان تو مناسب سمجھے وہان صرف کر رواہ ابن حبان ترتیب صرف کے لیے یہہ دونوں حدیثین در اصل عظیم ہین مگر توفیق عمل درکار ہے ورنہ نصیحت بیکار ہے ؛

فصل

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین جو شخص مبتلا ہوا ان لڑکیون مین پھر احسان کیا اونسے اونکے ساتھہ تو وہ اوٹ ہونگی اوسکی آتش دوزخ سے رواہ الشیخان بطولہ عائشہ کے پاس ایک عورت دو لڑکیان لیکر آئی انہون نے اوسکو تین کھجورین دین اوسنے ایک ایک کھجور اون دونون کو دیا

ایک کبوتر آپ کہانا چاہا اوسنون نے وہ بھی مانگی اوسنے دو ٹکڑے کرکے دونون کو کہلا دی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنکر فرمایا اللہ نے اوسکے لئے جنت واجب کی دوزخ سے اوسکو آزاد کردیا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ پرورش دختر کا بڑا اجر ہے اجر کیسا جنت ہاتھ آتی ہے ایک دختر کو پالے یا چند دختر کو آتش کے بیچ مین آپنے فرمایا ہے جسنے پالا دو دختر کو بلوغ تک وہ اور مین دن قیامت کے ملکر آونگا پہر دو انگلیان ملا کر بتایا رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہ ہے جسنے پالا دو لڑکیون کو داخل ہونگا مین اور وہ جنت مین مثل ان دو انگلیون کے پر اشارہ کیا اصبعین سے ابن حبان کا لفظ یہ ہے جسنے پرورش کیا دو دختر یا تین دختر یا دو یا تین خواہر کو یہانتک کہ وہ بیاہی جاوین یا مرجاوین تو مین اور وہ جنت مین ہونگے مثل ان دونون کے پہر سبابہ و وسطی سے اشارہ کیا ابن عباس کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے کہ جس مسلمان کے دو دختر ہون اور وہ اونسے احسان کرے جبتک کہ وہ اوسکے پاس ہین یا یہ اونکے پاس تو وہ دونون اوسکو بہشت مین لیجاوینگی رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد غرضکہ پرورش بنات واخوات پر وعدہ ملنے جنت کا بچنے کا آتش دوزخ سے بہت حدیثون مین آیا ہے سبکا اسجگہہ ذکر کرنا مشکل ہے اسیطرح پرورش یتیم پر وعدہ دخول جنت کا آیا ہے خواہ وہ یتیم خویش ہو یا بیگانہ رواہ البزار عن ابی ہریرۃ مرفوعاً ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین جس شخص کے کوئی لڑکی ہوا اور وہ اوسکو زندہ درگور نکرے نہ اوسکو خوار رکھے نہ اوسپر بیٹے کو مقدم کرے تو اوسکو اللہ جنت مین لیجاویگا رواہ ابو داؤد ؛

بیان اچھے نام رکہنے کا

حدیث ابو الدرداء مین مرفوعاً آیا ہے تم پکارے جاؤگے دن قیامت کے تمہارے نامون سے اور تمہارے باپ کے نامون سے سو تم اپنے اچھے نام رکھو رواہ ابو داؤد ابن عمر کا لفظ رفوع یہ ہے بہت پیارا نام اللہ کو وہ ہے جسمین عبدیت دکہلے دوسری روایت مین عبد اللہ

کو اسب اسما فرمایا ہے رواہ مسلم و بہ حبشی کی حدیث مین حکم کیا ہے کہ پیغمبرون کے نام پر نام
رکہا کرو بہت محبوب نام خدا کو عبد اللہ عبد الرحمن مین بہت سچے نام حارث و ہمام مین بہت برے
بدنام حرب و مرہ ہین رواہ ابو داؤد امرا و رؤسا ملوک کے نام اکثر خلاف شرع ہوتے ہین
کسی نام مین شرک نکلتا ہے کسی نام سے فخر پیدا ہوتا ہے ایسے نام ترک کیے آن باپ نے رکہے
ہون تو بدل ڈالے ورنہ عاصی ہوگا ۞

بیان ادب سکہانے کا اولاد کو

جابر بن سمرہ نے مرفوعاً کہا ہے آدمی اگر اپنی اولاد کو ادب سکہلاے تو یہ ایک صاع صدقہ
دینے سے بہتر ہے رواہ الترمذی دوسری روایت ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ مین مرفوعاً
یون ہے کہ کسی باپ نے کسی بیٹے کو ادب نیک سے بڑہکر کوئی بخشش نہین کی رواہ الترمذی
یعنی اولاد کو ادب سکہانا صدقہ دینے کہ عطیہ و ہبہ کرنے سے افضل ہے ۞

بیان مرنے ایک یا دو یا تین بچون کا

انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جس کسی مسلمان کے تین بچے نابالغ مرے اللہ اوسکو جنت مین لیجائیگا
اپنے فضل رحمت سے جو اون بچون پر ہے رواہ الشیخان نسائی کا لفظ یہ ہے کہ جسنے صبر کیا
باُمید اجر تین بچون پر جو اوسکی پشت سے ہین تو داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین ایک عورت نے
کہڑے ہوکر کہا بہلا اگر دو ہی مرے ہون فرمایا دو ہی سہی اوسنے کہا کاش مین ایک کو بہی پوچہہ
لیتی عتبہ بن عبد السلمی کا لفظ مرفوع یہ ہے نہین مرتے کسی مسلمان کے تین بچے نابالغ مگر وہ ملینگے
اوسکو جنت کے آٹہون دروازون پر جس دروازے سے چاہے جنت مین جاوے رواہ ابن
ماجہ ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین نہین مرتے کسی مسلمان کے تین بچے پہر چہوئے اوسکو آگ مگر قسم
پورا کرنیکو رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ چہوٹے بچے کیڑے ہین جنت کے اپنے ماں باپ سے

ملینگے یا اونکا دامن پکڑ کر نہین چھوڑینگے یا نہ آوینگے یہانتک کہ اللہ اونکو اور اونکے باپ کو جنت مین داخل کریگا رواہ مسلم حدیث ابو سعید خدری مین مرفوعاً آیا ہے کہ عورتون سے فرمایا تم مین کوئی عورت نہین ہے جسنے تین بچے آگے بہیجے ہون مگر وہ اوسکی اوٹ ہونگے دن قیامت کے ایک عورت نے کہا بہلا اگر دو ہی ہون فرمایا دو ہی سہی رواہ الشیخان عقبہ بن عامر کی حدیث مین یون فرمایا ہے کہ اوس عورت کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے یعنی جسنے تین بچون پر صبر کیا بامید اجر رواہ احمد الطبرانی عبد الرحمن بن بشیر کا لفظ یہہ ہے کہ نہ وارد ہوگا وہ شخص آگ پر مگر مسافر کیطرح رواہ الطبرانی منذری نے کہا اسکے شواہد بہت ہین زہیر بن علقمہ کی حدیث مین آیا ہے ایک عورت نے کہا میرے دو بچے مرے ہین جب سے مین مسلمان ہوئی ہون فرمایا تو نار سے ایک بڑے حظیرہ مین ہوگئی رواہ الطبرانی فی الکبیر معاذ کی روایت مین ایک بچا بہی آیا ہے پہر فرمایا قسم ہے خدا کی سقط بہی اپنی مان کو اپنی ناف سے طرف جنت کے کہینچیگا جبکہ اوسنے صبر کیا ہوگا باسید اجر رواہ احمد والطبرانی ابن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے جسکے دو فرط ہونگے میری امت سے اللہ اوسکو جنت مین داخل کریگا عائشہ نے کہا بہلا اگر ایک ہی فرط ہو فرمایا ایک ہی فرط سہی اے توفیق والے کہا بہلا جسکا ایک فرط بہی آپکی امت سے نہو فرمایا مین فرط ہون اپنی امت کا کوئی مصیبت مثل میرے اونکو نہین پہونچی رواہ الترمذی فرط وہ ہے جو آگے گیا حضرت کے انتقال کا صدمہ ہر ایسی مسلمان کو ہوتا ہی جسکا ایمان کامل ہے ابو موسی اشعری نے مرفوعاً کہا جب کسی بندے کا بچا مرجاتا ہے اللہ فرشتون سے کہتا ہے تمنے بچا میرے بندے کا لے لیا وہ کہتے ہین ہان فرماتا ہے تمنے پہل اوسکے دل کا لیلیا کہتے ہین ہان پوچہتا ہے پہر اوسنے کیا کہا کہتے ہین تیری حمد کی انا للہ پڑہا فرماتا ہے بناؤ اوسکے لئے ایک گہر جنت مین اوسکا نام بیت الحمد رکہو رواہ الترمذی ۔

کتاب اللباس

بیان سفید کپڑے پہننے کا

حدیث مرفوع ابن عباس مین آیا ہے تم سفید کپڑے پہنا کرو یہہ کپڑے تمہارے بہت اچھے ہین اسی مین مردونکو کفن کیا کرو رواہ ابوداؤد سمرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے سفید کپڑے پہنو یہہ اطیب واطہر ہین مردونکو انہین کفن کرو رواہ الترمذی معلوم ہوا کہ یہہ سفیدی مسلمان کے لئے حیات موت دونون مین ضرور ہے بیشہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے جب تک کہ کوئی معارض موجود نہو سو یہان کوئی صارف نہین ہے گو رنگین کپڑا بھی گاہ گاہ پہننا جائز ہو ؛

بیان قمیص کا

ام سلمہ کہتی ہین نہایت محبوب لباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتہ تھا رواہ ابوداؤد سنت صحیحہ سے جو لباس ثابت ہے وہ دلیل الطالب میں لکھا گیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگرچہ تہ بند پہنتے تے مگر پاجامہ کو پسند کیا تہا عمامہ آپکا چار رخ کا ہوتا ازار نصف ساق تک پاؤن مین چپل جیسا بھی پہنا تہا چادر بھی اوڑہتے تہے ٹوپی خود بھی رکہا ہے کالا عمامہ بھی باندہا ہے سرخ حلہ بھی پہنا ہے آپکا لباس پہننا بھی داخل اتباع ہے گو انگرکہ پاجامہ وغیرہ لباس حال جسکو امت اسلام نے ایک مدت دراز سے اختیار کرلیا ہے جائز ہے آجکل مردونکا لباس اگرچہ بہت مخالف صورت اسلامی کے نہیں ہے مگر عورتون کا لباس بالکل خلاف سنت ہے پہر جسکا لباس مشابہ کسی قوم غیر اسلام کے ہے جو خاص ہے ساتہہ اوس قوم کے اہل کتاب ہوں یا مجوس یا ہنود یا ترک یا چین تو اوس شخص کا حکم وہی ہے جو اوس قوم کا حکم ہے بدلیل عموم حدیث من تشبہ بقوم فہو منہم یہہ حدیث شامل ہے ہر طرح کی تشبہ کو لباس مین ہو یا طعام یا مسکن یا منکح یا مرکب یا نشست برخاست یا صورت یا سیرت مین مگر اس حکم کو لوگون نے ایسا چہوڑ دیا ہے کہ گویا منسوخ ہوچکا ہے ؛

بیان دعا کا وقت کپڑا پہننے کے

حدیث معاذ بن انس مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی نیا کپڑا پہنے وہ یہہ کہے الحمد للہ الذی کسانی ھذا و رزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ اللہ اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیگا رواہ ابوداؤد عمر بن خطاب سے یہہ دعا مرفوعاً آئی ہے الحمد للہ الذی کسانی ما اواری بہ عورتی واتجمل بہ فی حیاتی پہر فرمایا پرانے کپڑے کو لیکر خیرات کردے جو کوئی ایسا کریگا وہ اللہ کی حمایت و حفظ و ستر مین زندگی و مردگی مین رہیگا رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ یہہ ہے نہین مول لیا کسی بندہ نے کوئی کپڑا ایک دینار یا نصف دینار کو پہر اوسکو پہنکر اللہ کی حمد کی ابہی وہ کپڑا اوسکے زانو تک نہین پہونچا ہے مگر اللہ اوسکو بخشدیتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا والبیہقی یہہ مغفرت بطفیل حمد ہوتی ہے و للہ الحمد اللہم وفقنا ؁

بیان سادگی لباس کا

معاذ بن انس مرفوعاً کہتے ہین جسنے چھوڑا پہننا یعنی عمدہ کپڑے کا عاجزی کے لئے سامنے اللہ کے اور وہ اوسکا مقدور رکہتا ہے تو بلاویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے سامنے ساری خلق کے اوسکو اختیار دیگا کہ جونسا حلہ ایمان کا چاہے پہنے رواہ الترمذی دوسری روایت ایک پسر صحابی سے مرفوعاً یون ہے جسنے ترک کیا پہننا جامۂ جمال کا اور وہ قادر ہے اوسپر تواضع کے لئے پہناویگا اوسکو اللہ حلہ کرامت کا رواہ ابوداؤد انہین نے کہا صحابہ نے ذکر دنیا کا کیا آپنے فرمایا بذاذت ایمان ہے رواہ ابوداؤد یعنی میلے کچیلے پٹے پرانے کپڑے پہننا بذاذت کہتے ہین رثاثت ہیئت ترک زینت کو عائشہ نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ایک کملی پیوند دار ایک موٹی ازار مین ہوا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ابن مسعود مرفوعاً کہتے ہین جس دن خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے باتین کی تہین

ودسرا یہ وہ ایک کملی صوف کی جبہ صوف کا آستین صوف کی پاجامہ صوف کا پہنے ہوئے تھے تو
گدہے کی کہال کا تہا رواہ الترمذی دوسرا لفظ موقوف انکا یہہ ہے انبیاء رو وست
رکہتے تہے پہنا پشمینہ کا دوہنا دودہ کا سوار ہونا گدہون پر رواہ الحاکم صوفیہ اسلام نے
شاید پہنا صوف کا اسلیئے اختیار کیا ہے کہ سنت انبیاء ہے انکا لباس یا اہل حدیث کا لباس
غالبًا بے جال ہوتا تہا الا ماشاء اللہ تعالے حسن علیہ السلام کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنی بیبیون کے تہ بند پر نماز پڑہ لیتے تہے وہ تہ بند صوف کے ہوتے تہے جبہ
سات درہم کو آتے وہ اوسکو اتار کر تہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کالی کملی پہنتے رواہ
مسلم معلوم ہوا کہ ترک کرنا زینت لباس کا کچہہ خاص ساتہہ مردون ہی کے نہین ہے بلکہ عورتینا
بہی زیادہ زینت نکرین یہہ ایک بڑی فضیلت ہے عائشہ نے کہا حضرت کا تکیہ جسپر ٹیکا تہا اوسین
چہال بہری ہوئی تہی جس بچہونے پر سوتے تہے وہ بہی کہال کا تہا اندر اوسکے چہال تہی رواہ مسلم
انس نے عمر کو دیکہا جس دن کہ وہ امیر المومنین تہے اونکے کندہے پر تین پیوند اوپر تلے لگے ہوئے تہے
رواہ مالک انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے بہت سے پریشان بال گرد آلودہ دو پرانی چادر
والے ہین جنکی کچہہ پروا نہیں کیجاتی وہ اگر خدا کے بہروسے پر قسم کہا بیٹہیں تو اللہ اونکو سچا کرد
اونہین سے ایک براء بن مالک ہین رواہ الترمذی

خاکساران جہان را بحقارت منگر | تو چہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد

مراد وہ شخص ہین جو متقی متواضع تھیدست فاقہ مست ہوتے ہین تہ یہہ بہیک منگے بے نماز مٹی کے
خبطی پاگل جنکو لوگ ولی یا مجذوب سمجہتے ہین یہہ تو شیطان کے ولی ہوتے ہین نہ رحمن کے
ان اولیاءہ الا المتقون جو گتے پالے کتے اوسکو چاٹین رات دن نجاست مین آلودہ رہے
نہ نماز پڑہے نہ روزہ رکہے وہ کیا خاک خدا کا دوست ہوگا آنحضرت تو اونکو دوست رکہتا ہے
جو توبہ کرتے مین پاک صاف ستہرے رہتے ہین نہ جیسے کمیون کا ہجوم ہو عوام کی اونپر دہوم
ہو ابو ہریرہ کہتے ہین مینے ستر اہل صفہ کو دیکہا کسی ایک کے پاس بہی اونمین سے چادر نہ تہی

یا تہ بند تہا یا کملی گردن مین باندہتے تو نصف ساق تک نہ پہونچتی اگر کسی کی ایڑی تک پہونچتی
تو وہ اوسکو دونون ہاتہہ سے تہامے رہتا کہ کہین ستر نظر نہ آوے رواہ البخاری
معلوم ہوا کہ محتاجی لباس کی مانع ایمان کامل کی نہین ہے ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے
پہنا لباس شہرت کا پہنا دیگا اوسکو اللہ دن قیامت کے وہی لباس پہر اوسمین آگ بہڑکے
کی جسنے مشابہت پیدا کی کسی قوم سے وہ اونہین مین سے ہے اسکو رزین نے ذکر کیا ہے ابن
ماجہ نے بسند حسن روایت کیا ہے لفظ ابن ماجہ کا یہہ ہے جسنے پہنا کپڑا شہرت کا دنیا مین پہناویگا
اوسکو اللہ کپڑا ذلت کا دن قیامت کے پہر اوسمین آگ دوزخ کو بہڑکا دیگا جو لوگ مرد ہون
یا عورت رات دن نئے نئے تراش خراش لباس مین نکالتے ہین ناموری و نسعداری ظاہر
کرتے ہین یہہ لباس اونپر اوس دن آگ کا لباس ہو جاویگا یہہ وعید مطلق ایجاد لباس جدید پر ہے
پہر جسنے ایسا کپڑا نکالا کہ اوسمین بے ستری بیحیائی ہے تو پہر اوسکا کیا پوچھنا ہ

بیان کپڑا پہنانے کا کسی محتاج کو

ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے نہین پہنایا کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر ہوگا وہ اللہ
کے حفظ مین جب تک کہ اوسکے تن پر ایک لتا بہی اوس کپڑے کا باقی رہیگا رواہ الترمذی
حاکم کا لفظ یہہ ہے ہمیشہ رہیگا وہ اللہ کے پردہ مین جب تک کہ ایک تاگا بہی اوسپر باقی ہے
ابو سعید نے مرفوعاً کہا ہے جس مسلمان نے پہنایا کوئی کپڑا کسی مسلمان کو ننگی پر پہنا دیگا اوسکو
اللہ جامہ سبز جنت سے جس کسی مسلمان نے کہانا کہلایا کسی بہوکے کو کہلائیگا اوسکو اللہ پہل
جنت کے جسنے پانی پلایا کسی پیاسے مسلمان کو پلاویگا اوسکو اللہ شراب سربمہر رواہ ابو داؤد
اسکا وقف اصح و اشبہ ہے مگر حکم رفع مین ہے کیونکہ ایسی بات کوئی اپنی عقل سے نہین کہہ سکتا

بیان باقی رکہنے بڑہاپے کا

فضالہ بن عبید کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی بوڑھا ہوا اسلام میں کسیقدر یہ نور ہے
واسطے اوسکے دن قیامت کو ایک آدمی نے کہا کیہ لوگ سفید بال چن ڈالتے ہین فرمایا جسکا
جی چاہے وہ اپنا نور نوچ ڈالے رواہ البزار والطبرانی فیہما ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے
مت چنو بڑھاپے کو یہ نور ہوگا دن قیامت کے جو کوئی بوڑھا ہوا لکھتا ہے اللہ اوسکے لئے
حسنہ مٹاتا ہے اوس سے سیئہ بڑھاتا ہے اوسکے لئے درجہ رواہ ابن حبان فی صحیحہ
معلوم ہوا کہ بوڑھا مسلمان نزدیک اللہ کے عزیز ہوتا ہے گو لوگ اوسکا عزیز تر کہین یا اوسکی
قدر نہ سمجہین ؀

بیان سرمہ لگانے کا

حدیث مرفوع ابن عباس مین آیا ہے تم لگاؤ اثمد یہ آنکہ کی جوت کو صاف کرتا ہے بال اگاتا
ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تہی ہر رات تین تین سلائی
لگاتے رواہ الترمذی نسائی کا لفظ یہ ہے کہ بہتر سرمہ تمہارا اثمد ہے علی مرتضی کہتے ہین
آپنے فرمایا تم اثمد لگایا کرو یہ بال اگاتا ہے کیچڑ کو دور کرتا ہے آنکہ کو صاف کرتا ہے
رواہ الطبرانی۔

کتاب الطعام

بیان بسم اللہ کہنے کا طعام پر

عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع چند صحابی کے کہانا کہاتے تہے ایک
اعرابی آیا دو لقموں مین سارا کہانا کہا گیا فرمایا اگر یہ بسم اللہ کہتا تو تم سبکو کفایت کرجاتا رواہ
ابوداؤد ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جب کوئی تم مین کہانا کہاوے تو بسم اللہ

کہہ لے اگر بھول جاوے بسم اللہ اولہ واٰخرہ کے جابر کا لفظ یہہ ہے کہ جب کہانے پر بسم اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہے آج تمنے کہانا سونا پالیا رواہ مسلم دوسری روایت مسلم کی حذیفہ بن الیمان سے یون ہے کہ شیطان حلال کر لیتا ہے اوس کہانے کو جسپر نام اللہ کا نہین لیا جاتا ہے

بیان کھانیکا برتن کے کنارے سے

حدیث عبداللہ بن بسر مین مرفوعاً آیا ہے تم کہاؤ کنارے سے رکابی کے چہوڑ دو اوسکی چوٹی کو برکت ہوگی اوسمین رواہ ابوداؤد ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین اوترتی ہے برکت وسط طعام مین سو کہاؤ تم کنارے سے مت کہاؤ بیچ سے رواہ الترمذی ابوداؤد کا لفظ یہہ ہے جب کوئی تم مین کہانا کہاوے تو اوپر سے رکابی کے نہ کہاوے نیچے سے کہاوے کیونکہ برکت اوپر ہی کیطرف سے نازل ہوتی ہے ۔

بیان کھانے سرکہ کا تیل کا گوشت کا نوچکر

جابر نے مرفوعاً کہا ہے اچھا سالن سرکہ ہے یہہ تین بار فرمایا جابر کہتے ہین جب سے مینے یہہ سنا تو مین ہمیشہ سرکہ کو دوست رکہتا ہون طلحہ بن رافع نے کہا جب سے مینے یہہ حدیث جابر سے سنی مین بہی سرکہ کو چاہتا ہون رواہ مسلم ع اے گل بتو خرسندم تو بوی کسی داری ۔ ام ہانی کا لفظ مرفوعاً یون ہے محتاج نہوا وہ گہر جسمین سرکہ ہے رواہ الترمذی صفوان بن امیہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گوشت کو دانتون سے نوچکر کہاتے تہے فرماتے کہ یہہ خوشگوار تر و دو ہضم ہے رواہ الترمذی والحاکم عائشہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ تم گوشت کو چہری سے کاٹ کر نہ کہاؤ کہ یہہ عجمیون کا کام ہے بلکہ نوچ کہسوٹ کر کہاؤ کہ یہہ ھنأ و امرأ ہے رواہ ابوداؤد ۔

بیان اکٹھے ہوکر کھانے کا

وحشی نے کہا انے رسول خدا ہم کہاتے ہین پیٹ نہین بہرتا فرمایا ملکر کہاتے ہو یا الگ الگ کہا الگ الگ فرمایا ملکر کہاو بسم اللہ کرو برکت ہوگی رواہ ابوداؤد جابر کا لفظ مرفوع یہ ہے ایکا کہانا دو کو دو کا کہانا چار کو چار کا کہانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے دوسرا لفظ یہ ہے کہ بہت دوست خدا کو وہ کہانا ہے جسپر بہت سے ہاتھ پڑین رواہ ابو یعلی معلوم ہوا کہ گھر والون کو ملکر کہانا چاہیئے تنہا کہانا اچھا نہین ہے اوسمین کچھ برکت نہین ہوتی ؛

بیان اُنگلی چاٹنے کا بعد کہانے کے

جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اُنگلیون اور رکابی کے چاٹنے کا کہا تم نہین جانتے کہ کس کہانے مین برکت ہوتی ہے رواہ مسلم دوسرا لفظ اوسکا یون ہے جب کسی ایک کے ہاتھ سے کوئی لقمہ گر جاوے تو اوسکو پونچھکر کہالے شیطان کے لئے نچھوڑے نہ رومال سے ہاتھ پونچھے جب تک کہ اُنگلیان نہ چاٹ لے وہ کیا جانے کہ کس کہانے مین برکت ہے رواہ مسلم اسی کے لگ بہگ ابن حبان نے بہی جابر سے روایت کیا ہے صحیحین کا لفظ یون ہے کہ رکابی نہ اوٹہائی جاوے جب تک کہ چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ دے یعنی دوسرے کسی بیچے یا بی بی وغیرہ کو ؛

بیان حمد کا بعد کھانا کھانیکے

معاذ بن انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے کہانا کہایا پہر کہا الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ بخشے اللہ نے اگلے گناہ اوسکے رواہ ابوداؤد والترمذی انس بن مالک کا لفظ یہ ہے کہ

اللہ تعالے راضی ہوتا ہے بندہ سے اس بات پر کہ وہ لقمہ کہاوے اوسپر حمد کرے گہونٹ پیئے اوسپر حمد کرے رواہ مسلم حدیث ابن عباس مین قصہ ابو ایوب انصاری کا آیا ہے کہ اونہون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مع ہمراہیون کے شدت گرسنگی مین گوشت روٹی کہجور کہلائی آپکی آنکہین ڈبڈبا ئین فرمایا قسم ہے خدا کی یہہ وہ نعمت ہے جسکا سوال تم سے دن قیامت کے ہوگا الحدیث بطولہ رواہ ابن حبان ؛

بیان ہاتہہ دہونے کا بعد کہانا کہانیکے

حدیث سلمان مین مرفوعًا آیا ہے برکت کہانے کی دہونا ہے ہاتہون کا پہلے پیچہے کہانا کہانے کے رواہ ابو داؤد مگر سند اسکی ضعیف ہے ابو ہریرہ کی حدیث مین فرمایا ہے کہ شیطان حسّاس لحّاس ہے یعنی بڑا جاسوس نظر لگانیوالا تم اوس سے بچو جسکے ہاتہہ نسو ہو اگر کچہہ نقصان پہونچے تو تم اپنی ہی جان کو ملامت کرو رواہ الترمذی ؛

کتاب القضاء وغیرہ

بیان عدل کرنے کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا ذکر سات گروہ کا آیا ہے جنکو اللہ اپنے سایہ مین دن قیامت کے رکہیگا اونمین ایک امام عادل بہی ہے رواہ الشیخان یہہ حدیث پہلے گذر چکی ہے دوسری حدیث مین اتنے یون آیا ہے کہ دعا امام عادل کی مردود نہین ہوتی رواہ الترمذی عیاض بن حمار کی حدیث مین سلطان عادل کو اہل جنت ٹہیرایا ہے رواہ مسلم ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ امام عادل کا ایک دن ساٹہہ برس کی عبادت سے بہتر ہے حد کا حق سے زمین پر قائم ہونا چالیس صبح کے پانی برسنے سے پاکتر ہے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابو سعید

مرفوعًا کہتے ہیں بہت محبوب خدا کو اور بہت نزدیک خدا سے نشست میں امام عادل ہے بہت مبغوض و بعید اوس سے امام جائر ہے رواہ الترمذی ابن عمر نے کہا ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے آپ نے فرمایا کیا حال ہوگا تمہارا جبکہ تم پانچ چیز دن میں جا پڑو گے میں پناہ مانگتا ہوں خدا سے کہ تم انہیں گرفتار ہو یا تم انکو پاؤ نہیں ظاہر ہوا زنا کسی قوم میں کبھی کھلم کھلا مگر ظاہر ہوا انہیں طاعون اور درد دکھ جو انکے اگلوں میں نہ تھے زکوٰۃ کا کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر روکے گئے پانی سے اگر یہ جانور نہ ہوتے تو پانی نہ برستا کم نکیا کسی قوم نے ناپ تول کو مگر پکڑی گئی قحط سختی محنت جور بادشاہ میں حکم نکیا امرا نے بغیر کتاب اللہ کے مگر مسلط کیا اللہ نے اوپر انکے دشمنوں کو اونہوں نے کچھہ ملک انکے ہاتھہ سے نکال لیا معطل نکیا انہوں نے کتاب اللہ و سنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مگر کیا اللہ نے باس انکا انکے بیچ میں رواہ الحاکم نحوہ من حدیث بریدۃ ایضاً سمجھو تو یہ حدیث صحیح ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جیسا کہ فرمایا تھا ویسا ہی ہوا زنا سے وبا منع زکوٰۃ سے قحط ہوتا ہے

ابر نیاید از پئے منع زکوٰۃ ؛
از زنا افتد وبا اندر جہات

کیل و وزن کی کمی سے قحط و ظلم حاکم میں گرفتار ہوتی ہے کتاب و سنت کے برخلاف حکم کرنے فتوی دینے سے آپس میں لڑائی بھڑائی رہتی ہے یہ سب باتیں آجکل شل سورج چاند کے روشن ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون حدیث ابو موسیٰ میں امامت کو قریش میں ٹھیرا کر یہ فرمایا ہے کہ جب یہ رحم نکریں عدل نکریں انصاف سے نہ بانٹیں تو انپر خدا و ملائکہ و سارے لوگوں کی لعنت ہے نہ انکا نفل قبول ہے نہ فرض رواہ احمد باقی احادیث وعید کے رسالہ بشارۃ الغنا میں لکھی گئی ہیں ؛

بیان مظلوم کی حمایت کرنے کا

حدیث جابر و ابی طلحہ مین مرفوعاً آیا ہے کوئی آدمی کسی مسلمان کی کسی جگہہ جہان اوسکی آبرو جاتی
ہو بیشک حرمت ہوتا ہو مدد کریگا اگر اللہ اوسکا مددگار رہوگا ایسی جگہہ جہان کہ وہ اپنی مدد کو
دوست رکھتا ہے رواہ ابو داؤد انس بن مالک کا لفظ مرفوع یہہ ہے تو مدد کر اپنے بھائی کی
ظالم ہو یا مظلوم ایک آدمی نے کہا مظلوم کی تو مدد کر سکتا ہون ظالم کی کیونکر مدد کرونگا فرمایا
اوسکو ظلم سے روک یہی اوسکی مدد ہے رواہ البخاری معاذ بن انس مرفوعاً کہتے ہین جسنے
بچایا کسی مومن کو منافق سے کہڑا کریگا اللہ ایک فرشتے کو دن قیامت کے کہ بچاویگا وہ اوسکے
گوشت پوست کو آگ جہنم سے رواہ ابو داؤد اس زمانۂ نامبارک مین عمل کرنا اس حدیث پر
بہت مشکل بلکہ محال ہوگیا ہے ہان یہہ اور بات ہے کہ کوئی آدمی اپنی جان پر کہیل جاوے
رتبۂ شہادت حاصل کرے ورنہ سارا جہان ہی تو ظالم منافق ہوگیا ہے مسلمان مظلوم جیئن
انکی کون سنتا ہے کہ کیا کہتے ہین اگر کچہہ بولتے ہین اور جان ہی بچ گئی تو آبرو و مال کا نقصان
تو نقد وقت ہی ہوتا ہے ؁

ظالم سے ڈرے تو کیا دعا پڑہے

ابن مسعود سے مرفوعاً مروی ہے کہ جب کوئی تم مین کسی بادشاہ سے ڈرے تو یون کہے اللھم
رب السموات السبع ورب العرش العظیم کن لی جارا من شر فلان بن فلان
وشر الانس والجن واتباعھم ان یفرط علی احد منھم عز جارک وجل ثناؤک
ولا الہ غیرک رواہ الطبرانی فلان بن فلان کی جگہہ اوس شخص کا نام لے جس سے
ڈرتا ہے ابو مجلز کا لفظ یہہ ہے جو کوئی کسی ظالم سے ڈرے تو یون کہے رضیت باللہ ربا
وبالاسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیا وبالقران حکما واماما
اللہ اسکو اوسکی شر سے بچاوے گا رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفاً علیہ منذری
نے کہا ہو تا بعی ثقۃ ؁

بیان بچنے کا قرب سلطان سے

حدیث ابی ہریرہ کا ایک ٹکڑا مرفوعاً یہہ بھی ہے کہ جو کوئی آیا دروازے پر بادشاہ کے وہ فتنے میں پڑا بندہ جتنا سلطان سے نزدیک ہوتا ہے اوتنا ہی اللہ سے زیادہ دور جا پڑتا ہے رواہ احمد ع قرب سلطان آتش سوزان بود ؛ جابر نے کہا آنحضرت نے کعب بن عجرہ سے فرمایا خدا تجھکو بیوقوفوں کی حکومت سے بچا وے کہا وہ کون ہیں فرمایا امرا ہیں جو بعد میرے ہونگے نہ میری ہدایت پر چلیں گے ۔ میری سنت پر عمل کرینگے جسنے انکے جھوٹ کو سچ کہا انکے ظلم کی مدد کی تو وہ نہ میرے ہیں نہ میں انکا ہوں نہ وہ میرے حوض پر آوینگے الحدیث رواہ احمد اسی مضمون حدیث خباب میں نزدیک ابن حبان کے آیا ہے ثوبان کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو بلایا علی وفاطمہ وغیرہما انکے بیٹے کہا میں بھی تو گھر والوں میں ہوں فرمایا ہاں تو بھی ہے مگر جب تک کہ کسی کے چوکھٹ پر کھڑا ہو کسی امیر سے تو کچھہ سوال نکرے رواہ الطبرانی درمیانہ ثقات معلوم ہوا کہ اہل بیت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالخصوص کتنا امرا سے بچنا ضرور ہے نہ سمجھنا محل افسوس ہے ؎

اب کسی اور دفادار کا در دیکھینگے ہم پریشانوں کی قسمت میں ہے سرگردانی	تیری چوکھٹ کو تمنا نہ مرے سر کو غرض نہ فلک کو ہے سر کا نہ افسر کو غرض

سلے اللہ ہمارا سارا انجام بہتر کر دنیا و آخرت کی رسوائی سے ہمکو بچا لے تجربہ یہہ کام کچھ مشکل نہیں بلال بن حارث نے مرفوعاً کہا ہے کہ تم میں کا ایک آدمی کوئی بات رضوان خدا کی کہتا ہے وہ گمان بھی نہیں کرتا کہ وہ بات کہاں پہونچیگی اللہ اوس بات پر اوسکے لئے اپنی رضا ملاقات کے دن تک لکھ لیتا ہے بعضا آدمی تم میں کا ناخوشی خدا کا کلمہ کہتا ہے وہ گمان نہیں کرتا کہ وہ بات کہاں تک لگی اللہ اوس بات پر اوسکے لئے قیامت تک اپنا غصہ لکھ لیتا ہے رواہ ابن حبان بطولہ والترمذی آمرا و روسا کی زبان بالکل بے تابو ہو جاتی ہے جو کچھ جی میں آیا

انداد ہند ہر کسی کے حق مین کہدیا حاضرین مجلس اور ارکا بھی یہی حال ہوتا ہے کہ وہ ہر امیر رئیس کی
ہر بات کو سچا کہتے ہین خواہ وہ مسلمان ہون یا غیر مسلمان یہہ دونون خدا کے غضب مین گرفتار
ہونگے اور کیون نہون کہ اس قوم سے بڑھکر کوئی جھوٹا دغاباز مکار فریبی خودغرض بے وفا
بے مروت بیحیا مطلب آشنا منافق بار یا فاسق بیدین نہین ہوتا الا ماشاء اللہ تعالیٰ ۞

بیان شفقت ورحمت کا خلق پہ

جریر بن عبد اللہ مرفوعاً کہتے ہین کہ جو کوئی لوگون پہ رحم نہین کرتا ہے اللہ اوسپر رحم نکریگا رواہ
الشیخان ابو موسیٰ کا لفظ مرفوع یہہ ہے تمہارا ایمان درست نہین ہے جب تک کہ تم رحم نکرو صحابہ
نے کہا ہم سب ہی تو رحیم ہین فرمایا یہہ رحمت نہین ہے کہ تم ایک پہ رحم کرو بلکہ رحمت عامہ چاہیے
رواہ الطبرانی ابن عمرو کی حدیث مین فرمایا ہے رحمت کرنے والون پہ رحمٰن رحمت کرتا ہے
تم رحم کرو اوپر جو زمین مین ہین تمپر وہ رحمت کریگا جو آسمان پر ہے یعنی ارحم الراحمین رواہ
ابو داؤد و دوسرا لفظ انکا یہہ ہے تم رحم کرو تمپر رحمت کیجاویگی تم قصور بخشو تمہارے قصور بخشے
جاوینگے خرابی ہے اونکی جو اپنے فعل پر اڑے ہوئے ہین اور وہ جانتے ہین ابو ہریرہ کا لفظ
مرفوعاً یہہ ہے نہین چھینی جاتی رحمت مگر شقی سے رواہ ابو داؤد ایک بار رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے حسن حسین علیہما السلام کو پیار کیا چوما اقرع بن حابس تمیمی نے کہا میرے
دس بچے ہین مینے کبھی کسیکو نہین چوما رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکی طرف دیکھکر
فرمایا جسنے رحم نہ کیا اوسپر رحم نہین کیا جاتا رواہ الشیخان عائشہ کہتی ہین ایک اعرابی نے آکر
کہا تم بچون کو پیار کرتے ہو ہمتو نہین کرتے فرمایا خدا نے اگر رحمت کو تیرے دل سے دور کردیا ہے
تو میرا کیا بس ہے رواہ الشیخان معاویہ بن قرہ عن ابیہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ ایک آدمی
نے کہا مجھکو بکری کے ذبح کرنے پر رحم آتا ہے فرمایا اگر تو اوسپر رحم کریگا تو اللہ تجھپر رحم کریگا
رواہ الحاکم ابن عمر کی حدیث مرفوع مین آیا ہے کوئی آدمی کسی چڑیا کو یا اوس سے مافوق کو

ناحق قتل نہین کرتا ہے مگر اللہ دن قیامت کے اوسسے بابت پرس فرماویگا کہا حق اوسکا کیا ہے
فرمایا کہانے کے لیے ذبح کرے سر کاٹ کر نہ پہینکدے رواہ النسائی معلوم ہوا کہ بیفائدہ
کسی جانور کا مارنا چونٹی ہو یا چڑیا یا اور کوئی جانور داخل ظلم ہے بالکل خلاف رحم ہے
ذبح کرے تو بہی آثار رحم چاہیے کہ تیز چہری سے گلا کاٹے تاکہ زیادہ ایذا نہو

شنیدہ ام کہ بقصاب گوسپندے گفت	دران زمان کہ سرش را بہ تیغ تیز برید
سزاے ہر خس و خارے کہ خوردہ ام رسیدت	کسیکہ پہلوی چربم خورد چہ خواہد دید

حدیث ابن عمر مین مرفوعا قصّا ایک عورت کا آیا ہے کہ اوسنے ایک بلی کو بہوکا پیاسا باندہ رکہا
تہا وہ جہنم مین گئی رواہ البخاری یعنی بسبب بے رحمی کے ابو ہریرہ کی روایت مین یہ حکایت
آئی ہے کہ ایک آدمی نے پیاسے کتے کو کنوین سے پانی بہر کر پلایا تہا وہ جنت مین گیا رواہ
البخاری یعنی بسبب رحم کے تحریش بہائم سے اسیلئے حدیث ابن عباس مین منع فرمایا ہے کہ
خلاف رحم ہے رواہ ابوداؤد تحریش کہتے ہین باہم بہڑکانے لڑانے کو جیسے مرغ لڑانا یا
مینڈہون ہاتہیون کی لڑائی کرانا کئی حدیثون مین آیا ہے کہ جو کوئی اپنے غلام کو ماریگا اوسکا
بدلا لیا جاویگا مارنے کا کفارہ یہی ہے کہ اوسکو آزاد کرے یہہ بہی آیا ہے کہ لونڈی غلام سے
زیادہ طاقت سے کام نہ لے بلکہ اپنی طرح اونکو کہلائے پلائے اگر قصور کرین تو فروخت کرے
مگر عذاب نہ دے ایک آدمی نے کہا بہلا مین اپنے خادم سے کہانتک معاف کرون فرمایا ہر دن
ستر بار اسکی ابوداؤد نے ابن عمر سے روایت کیا ہے قرآن پاک سے ثابت ہے کہ ذرہ ذرہ
برابر ظلم کا بہی انصاف ہوگا ظالم پکڑے جاوینگے رحم والے نجات پاوینگے انشاء اللہ تعالیٰ
جابر کی حدیث مرفوع مین یون ہے کہ تین چیزین ہین جس کسی مین وہ ہونگے اللہ اوسپر اپنا
ہاتہ رکہیگا اور اوسکو بہشت مین لیجاویگا ایک نرمی کرنا ضعیف پر دوسرے شفقت کرنا ماں باپ
پر تیسرے احسان کرنا مملوک سے رواہ الترمذی یعنی آدمی ہو یا جانور بڑا وصف
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرآن شریف مین یہی آیا ہے کہ وما ارسلناک الا

رحمۃ للعالمین فبما رحمۃ من اللہ لنت لهم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک جب ہمارا رب ارحم الراحمین ہے ہمارے رسول رحمۃ للعالمین ہین تو اب ہمکو بہی سوائے رحم وکرم وعفو وصفح کے کچہہ نہ چاہیئے شاید اللہ ہمین بخشدے ؛

بیان اچھے وزیر ونائب کا

حدیث عائشہ مین مرفوعًا آیا ہے کہ جب اللہ کسی امیر کے ساتہہ ارادہ بہلائی کا کرتا ہے تو اوسکو سچا وزیر دیتا ہے اگر امیر بہولتا ہے تو یہہ اوسکو یاد دلاتا ہے اگر وہ یاد رکہتا ہے تو یہہ اوسکی مدد کرتا ہے اور جسکے ساتہہ اور کچہہ ارادہ کرتا ہے تو اوسکو برا وزیر دیتا ہے نہ بہول پر اوسکو یاد دلائے نہ ذکر پر اوسکی مدد کرے رواہ ابوداؤد یہہ بات سوا مسلمان وزیر کے دوسرے مین نہین ہوسکتی ہے جسکا وزیر کوئی کافر ہے اوسکا خدا حافظ ہے انصاف ہمراہ کفر کے ہرگز جمع نہین ہوسکتا ہے گو کوئی اوسکو عدل کہے یا کافر کو عادل ٹہیراوے سارا عدل ملت اسلام ہی مین ہے پس بس اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ ؛

کتاب الحدود

بیان امر بمعروف نہی عن المنکر کا

حدیث ابوسعید خدری مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی دیکہے تم مین کسی برے کام کو تو چاہیئے کہ مٹا دے اوسکو اپنے ہاتہہ سے اگر ہاتہہ سے نہ مٹا سکے تو زبان سے مٹا دے یہہ بہی نکر سکے تو دل سے برا جانے یہہ بہت تہوڑا ایمان ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ تغییر منکر فرض ہے ہر مسلمان پر کچہہ خصوصیت کسی شخص کی نہین ہے یہہ اور بات ہے کہ امرا ورؤسا کا کام ہاتہہ سے مٹانے کا ہے علما کا کام زبان سے بیان کرنیکا ہے عوام کا

کام دل سے برا جاننے کا سو مدت سے وہ وقت بہی جاتا رہا کہ کوئی زبان سے تغیر منکر
کرے لکہا بتو دل سے برا جاننے پر بہی پکڑ ہوتی ہے انا للہ آمر از رو سارے جہان بہر کے بڑے
کام خود آپ ہی کرتے ہین وہ دوسرون سے کیا انکار کسی منکر کا کرینگے علماء رسمی غریب ہو گئے
ہیں انکو بسبب جور و ظلم حکام کے کلمات حق بات کا زبان سے مشکل پڑ گیا ہے شکل عوام مسلمین
کے رہگئے ہین تاہم بعض تلقیں والے برا جانتے ہین ورنہ علماء سو دنیا طلب تو خود بادی
راہ ضلالت بیتوائے طریق بدعت بنگئے ہین تہہ کیا امر معروف نہی عن المنکر کرینگے انکا کام تو
یہہ رہگیا ہے کہ علم فلسفہ و دیگر امور مین مشغول رہا کرین سب و شتم اہل حق کا وظیفہ رہا
کرین خلاف سنت صحیحہ و کتاب عزیز کے فتوی لکہا کرین بدعت کو زندہ کریں اہل بدعت کی
ثنا و صفت لکہین نوکری ملے تو خیر ورنہ خیرات کے ٹکڑے کہا کر بازار مین ڈکا دین لیا کرین
اعاذ نا اللہ تعالی کا لفظ ابو سعید سے مروی یوں ہے جسنے کسی منکر یعنی خلاف شرع امر کو
دیکہکر ہاتہہ سے بگاڑ دیا وہ بری الذمہ ہوا جو کوئی ہاتہہ سے بگاڑ نہ سکا زبان سے کہہ ڈالا
وہ بہی بری ہوا جو زبان سے بہی نہ بگاڑ سکا فقط دل سے اوسنے بگاڑا تو وہ بہی بری الذمہ
ٹہیر اگر یہہ بہت تہوڑا ایمان ہے ابو سعید خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے افضل جہاد کلمہ حق ہے نزدیک سلطان جائر یا امیر جائر کے اسکو ابو داود نے
روایت کیا ہے محمد تغلق شاہ نے ایک عالم سے کہا تہا ہمکو عادل کہا کرو انہون نے کہا ہم
ظالم کو ہرگز عادل نہ کہین گے بادشاہ نے انکو دیوار قلعہ سے گرا کر مار ڈالا سبحان اللہ
اوسکا ظلم دیکہو انکی شہادت عظمی دیکہو حدیث ابن مسعود میں آیا ہے کہ ہر نبی جو اپنی امت
مین مجہہ سے پہلے تہا اوسکے حواری تہے یعنی مخلص یار ہو اوسکی سنت پر چلتے تہے اوسکے حکم
کی پیروی کرتے تہے پہر اونکے بعد ایسے پچہلے لوگ آئے جو کہ کہتے کچہہ ہین کرتے کچہہ ہیں جو کچہہ کرتے
ہین اوسکا اونکو حکم نہیں ہے سو جو کوئی انسے جہاد کریگا ہاتہہ یا زبان سے یا دل سے وہ تو
مومن ہے اسکے سوا رائی برابر بہی ایمان نہیں رہتا روایا ہے مسلم معلوم ہوا کہ جیسے دل سے

بہی منکر کو منکر نہ سمجہا جی مین بہی اوس کام پر انکار نہ آیا وہ بات دلکو بری نہ لگی ہلکی نظر آئی تو
اب ایمان کو سلام کر دیا آن گیا تم رہے نہ رہے وہ کام بدانجام رہا مبارک ہو اللہ ہمکو ایسی حالت
سے عافیت مین رکہے حذیفہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ قسم ہے خدا کی تم حکم کرو نیکی کا روکو بدی
سے نہین تو قریب ہے کہ خدا تمپر عقاب بہیجیگا پہر تم کتنی ہی دعا کروگے قبول نہوگی رواہ الترمذی
یہہ حدیث گویا معجزہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس زمانہ قیامت نشانہ مین دعا بہی
قبول نہین ہوتی ہے قبول کیا خاک ہووے سبکے سب تو کہیل تماشے ناچ رنگ فسق فجور لہو لعب
نفاق وبزور عیش وعشق مین مبتلا ہو رہے ہین امر معروف کون کرے نہی منکر کسکو کیجارہے
اللہم تب علینا حدیث ابو سعید خدری مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کوئی تم مین اپنی جان کو حقیر نہ سمجہے کہا کیونکر فرمایا اللہ کا حکم اپنے اوپر دیکہے جسمین کچہہ
بول سکتا ہے پہر نہ بولے اللہ تعالےٰ دن قیامت کے اوس سے کہیگا تجہکو کسنے روکا تہا کہ تو فلان
فلان امر مین بولتا وہ کہیگا مین لوگون سے ڈرتا تہا اللہ فرماویگا سب سے زیادہ مستحق ڈرنے کا تو مین
تہا رواہ ابن ماجۃ ورواتہ ثقات یعنی ڈر خدا کا چاہئے بندے کا کیا ڈر ہے بہت ہوگا
تو وہ اپنا دینا لینا بند کردیگا کردے رزاق اللہ ہے نہ وہ ظالم ؎

کام رہنے کا نہین بند اپنا	بندہ پرور ہے خداوند اپنا

جریر بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے کوئی آدمی کسی ایسی قوم مین نہین ہوتا ہے کہ وہ گناہ کرتے
ہین اور یہہ اون گناہون کے ہٹانے پر قادر ہے پہر نہین ہٹاتا تو اللہ اونپر اپنا عذاب بہیجیگا
مرنے سے پہلے رواہ ابو داؤد الحمد للہ کہ اس حدیث مین قید قدرت کی ارشاد فرمائی ہے ورنہ
کہین ٹہکانا ہم بیقدرتون کا نہ لگتا شاید انکار ہمارے دل کا ہمکو بچالے اگرچہ اب تو زبان بہی بند
ہوگئی ہے ہاتہہ کا تو کیا ذکر ہے انا للہ ابو ذر کہتے ہین مجہکو وصیت کی میرے خلیل نے کئی اچہی خصلتون
کی ایک یہہ کہ نہ ڈرون مین راہ خدا مین کسی شخص کے ملامت کرنے سے دوسرے یہہ کہ حق بات کہون گو
تلخ ہو رواہ ابن حبان ؎

بیا اے عشق رسوائے بنامم کن کہ کمیندے ‏ ‏ ‏ ‏ نصیحت ہا ے بیدرداں شنیدن تا رندو ارم

آنحضرت صلعم نے ابو داؤد کی حدیث مین فرمایا ہے جب زمین مین کوئی خطا کیجاتی ہے تو جو کوئی اوسجگہ حاضر ہوتا ہے اور وہ اوسکو مکروہ جانتا ہے یا اوسپر انکار کرتا ہے تو وہ آدمی مثل اوس شخص کے ہے کہ جو وہاں سے غائب ہے اور جو شخص کہ وہاں موجود نہین ہے مگر اوس کام سے راضی ہے تو وہ آدمی مثل اوس شخص کے ہے جو کہ وہاں حاضر ہے رواہ ابو داؤد اللہ کے فضل و رحم کو تو دیکھو کہ باوجود حضور مجلس منکر کے کسطرح اپنے بندہ عاجز کو معذور رکہا انصاف اسکا نام ہے غائب مجلس کو بسبب رضائے باطنی کے کسطرح پکڑا عدل اسکو کہتے ہیں عائشہ کہتی ہین اپنے منبر پر جا کر فرمایا اے لوگو اللہ تم سے کہتا ہے کہ تم حکم کرو نیکی کا منع کرو بدی سے پہلے اسکے کہ تم دعا کرو قبول ہو تم مانگو سو تم مدد دیا ہو تمہاری مدد نہو آشنا فرما کر اوتر آئے اور کچہ نہ کہا رواہ ابن حبان دیکھو جب سے لوگون نے امر بمعروف نہی عن المنکر چہوڑ دیا ہے تب سے یہی حال ہوگیا ہے کہ نہ کسی کی دعا قبول ہوتی ہے نہ کسیکو خدا کیطرف سے مدد ملتی ہے ہر طرف سے ناامیدی کا ہجوم ہے ذلت و خواری کی دہوم مچی ہے ؎

سیرہا در ہوس آباد تمنا کردیم ‏ ‏ ‏ ‏ منزل یاس رہ پر راگذر نزدیکست

مراتب امر بمعروف نہی عن المنکر کے کتاب فتح الباب لعقائد اولی الالباب مین لکہے گئے ہین ابو ہریرہ کہتے ہین ہم نے سنا ہے کہ آدمی دن قیامت کے آدمی سے اولجہیگا اوسکو پکڑیگا وہ کہیگا مین تجہکو نہین پہچانتا تجہہ سے مجہہ سے کچہہ واسطہ نہین ہے یہہ کہیگا تو مجہکو خطا و منکر کرتے ہوئے دیکہتا تہا منع نہین کرتا تہا رواہ رزین اس زمانہ پر آشوب مین ہمارا منع کرنا یہی ہے کہ ہم نے عربی فارسی اردو مین اپنے مقدور کے موافق احکام شرع کے سبکو پہونچا دئے سبکو گناہ سے بذریعہ زبان و بیان کے نہی کردی ہے اب کوئی مانو یا نہ مانو وما علینا الا البلاغ اللہ خوب جانتا ہے کہ اگر ہمارے ہاتہہ کو قدرت ہوتی تو ہم سارے منکرات شہر سے کیا بلکہ سارے جہان سے اوٹہا دیتے حدود شرعی کا ڈنکا بجا دیتے مگر کیا کریں کہ ہاتہہ سے ظلمہ فسقہ کے مجبور مقہور رہو رہے ہین اللہم عفرا

بیان عیب چھپانے کا

ابوہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راوی ہین کہ جسنے عیب چھپایا کسی مسلمان کا عیب چھپاویگا اوسکا اللہ دنیا وآخرت مین دوسرا لفظ یہہ ہے نہین چھپاتا کوئی بندہ عیب کسی شخص کا دنیا مین مگر چھپاتا ہے اللہ عیب اوسکا دن قیامت کے رواہ مسلم عیب پوشی یون ہوتی ہے کہ کسیکو کوئی کام برا کرتے دیکھے تو دوسرے شخص کو اوسکی خبر نکرے یہہ وہان ہوتا ہے جہان کسی نے کوئی کام چھپ کر کیا ہے مگر جو آدمی کھلم کھلا گناہ کرتا ہے اوسکو کوئی کیا چھپاویگا ۞

دگر پردہ بر ہمیسائی متن	کہ او سیاہ در پردہ خویشتن

قرآن شریف مین فرمایا ہے واذا مرّوا باللغو مرّوا کراما جب تم کسی لغو کام پر گزرو تو چشم پوشی کرجاؤ ۞

اگر من ناجوان مردم بکردار	تو بر من چون جوانمردان گذر کن

عقبہ بن عامر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے چھپایا کوئی عیب کسی شخص کا اوسنے گویا زندہ کیا ایک زندہ درگور کو رواہ ابن حبان عیب چھپانا کچھہ خلاف نہی منکر کے نہین ہے اوسکو نصیحت کرے دوسرے کو اوسکے گناہ پر اطلاع نہ دے ماعز نے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آکر چار بار اقرار زنا کا کیا تہا آپنے حکم رجم کا دیا ہزال سے کہا لو سترتہ بثوبك لكان خيراً لك رواہ ابو داؤد یعنی اگر تو اوسکے عیب کو اپنے کپڑے سے چھپا لیتا تو تیرے لئے اچھا ہوتا محمد بن منکدر نے کہا ہزال نے ماعز سے کہا تہا کہ تو پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جا یعنی یہہ کہنا ماعز سے کیا ضرور تہا چپ رہا ہوتا اوسکے عیب کو صلاح مذکور دیکر ظاہر نکرایا ہوتا آجکل ہم ایسے لوگ دیکھتے ہین جو محفل مین بیٹھکر اپنے سارے اگلے پچھلے گناہ بہت خندہ پیشانی سے ذکر کرتے ہین نہ شرم آتی ہے نہ حیا دامنگیر ہوتی ہے جو اپنا عیب نہین چھپاتا ہے وہ دوسرے کا عیب کیا چھپاویگا نعوذ باللہ منہ اے اللہ تو ہمارے عیب چھپادے ہمارا ڈر نکال دے

آیین عقبہ بن عامر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے معلوم کی اپنے بہائی سے کوئی بدی پہر چہپایا اوسکو چہپا دیگا اوسپر اللہ دن قیامت کے یعنی عیب اوسکے رواہ الطبرانی فی الکبیر ابن عباس کا لفظ یہہ ہے جسنے چہپایا عیب اپنے بہائی کا چہپا دیگا اللہ عیب اوسکا دن قیامت کے جسنے ظاہر کیا عیب اپنے بہائی کا ظاہر کریگا اللہ عیب اوسکا یہانتک کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکے گہر کے رواہ ابن ماجۃ معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی مسلمان مرد یا عورت کو بدنام کرتا ہے تو اللہ اوسکو بہی گہر بیٹہے بدنام کر دیتا ہے اسکا تجربہ ہو چکا ہے ایک بی بی کو ہاتہہ سے بعض اپنے بزرگوں کے سخت تکلیف پہونچی تہی وہ مر گئے یہہ بی بی ہمیشہ اونپر طعن لعن کیا کرتی آخر یہہ دیکہا کہ بعد ایک بڑی نیکنامی کے اللہ نے گہر بیٹہے بدنام خلائق کر دیا وہ رسوائی جا بجا ہوئی جسکا کچہہ پایان نہیں ہے محض ارادہ گناہ پر اللہ نے پردہ بی بی کا فاش کر دیا گناہ کرنے کی نوبت بہی نہ آئی انا للہ ابن عمر نے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منبر پر چڑہکر بلند آواز سے کہا اے گروہ اون لوگوں کے جو اپنی زبان سے مسلمان ہیں مگر ایمان اونکے دل تک نہیں ہونچا مت ایذا دو مسلمانوں کو مت پیچہے پڑو اونکے عیبوں کے جو کوئی تلاش کرتا ہے عیب اپنے بہائی مسلمان کا تلاش کرتا ہے اللہ عیب اوسکا جسکا عیب اللہ نے تلاش کیا وہ رسوا ہوگا اگرچہ اندر اپنے گہر کے کیوں نہو رواہ الترمذی اسی کے لگ بہگ حدیث ابی برزہ میں نزدیک ابو داؤد کے آیا ہے معاویہ مرفوعا کہتے ہیں تو اگر لوگوں کی عیب جوئی کریگا تو اونکو بگاڑ دیگا یا قریب بگاڑ کے کر دیگا رواہ ابو داؤد فارسی کی مثل ہے عیب مردم نمودن عیب خود و بمردم نمودن ست سلف ہمیشہ عیوب اپنے نفس کے تلاش کرتے تہے نہ غیر کے اسکو ہنر جانتے تہے اوسکو عیب سمجہتے تہے پہلے انسان آپکو تو بے عیب ثابت کر لے پہر کسی دوسرے کا عیب دیکہے ع

خواہی کہ عیب ہائے تو بر تو شود عیان ۔ یکدم منافقانہ نشیں در کمین خویش ۔۔

میںنے ایک شخص کو دیکہا کہ ہمیشہ سارے جہان کی بدگوئی میں رہتا تہا اپنے بیگانوں کا شکوہ کرتا

اوسکی عادت تہی کہ فلان نے ہم سے یہہ کیا فلان نے ہمکو یہہ ستایا فلان سے ہمکو یہہ ایذا پہونچی
مگر کبھی یہہ نہ سُنا کہ ہمنے بہی کسیکو ستایا تہا یا اوسکا حق شرعی وعرفی ادا نہ کیا تہا اسلیے اسکی
طرف سے یہہ ایذا و بدگمانی ہوئی اللھم احفظنا وبصرنا بعیوبنا وتب علینا انک انت
التواب الرحیم ۱۲

بیان قائم کرنے حدود کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے قائم ہونا کسی حد کا زمین مین بہتر ہے واسطے زمین والونکے
تیس دن کے مینہ سے دوسری روایت مین چالیس راتین آئی ہین نسائی نے اس حدیث کو
موقوفًا بہی روایت کیا ہے عبادہ بن صامت مرفوعًا کہتے ہین تم قائم کرو حدود کو قریب وبعید
پر یعنی خویش وبیگانہ پر نہ پکڑے تمکو راہ خدا مین ملامت کسی ملامتگر کی رواہ ابن ماجۃ
مراد یہی حد زنا حد سرقہ حد شرب حد لواطت حد قتل وغیرہ ہین جس کسی سے یہہ گناہ ہون خواہ
وہ اپنا ہو یا غیر اوسپر حد واجب شرعی جاری کرنا موجب رحمت خدا کا ہے جب بسبب رشتہ داری
کے چشم پوشی کی تو سمجہو کہ آخرت بگڑ گئی عائشہ کی حدیث مین قصہ زن مخزومیہ کا آیا ہے کہ جب اسامہ
بن زید نے اوسکے لیے سفارش کی کہ اوسکا ہاتہہ کاٹا نجاوے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کیا تو شفاعت کرتا ہے ایک حد مین حدود خدا سے پہر حکم دیا کہ اوسکا ہاتہہ کاٹ ڈالو
پہر فرمایا اگلے لوگ جو تمسے پہلے تہے وہ اسیطرح پر ہلاک ہوئے کہ جب کسی شریف نے چوری کی تو اوسکو
چہوڑ دیا جب کسی ضعیف نے چوری کی تو اوسپر حد قائم کی قسم ہے خدا کی اگر میری بیٹی چوری کرے
تو مین اوسکا ہاتہہ بہی کاٹ ڈالون رواہ البخاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو
یون فرماتے ہین یہان امراء روسا رکے گہر رات دن زناکاری شرابخواری کا بن چلا کرتا ہے
ہزار بار مستحق رجم کے ہوتے ہین جوتیان کہانے کا کام کیا کرتے ہین مجلسون مین بیٹھکر عیاشی پر
فخر کیا کرتے ہین مرد علحدہ بڑ مارتے ہین عورتین علحدہ اپنے فحش کا ذکر کرتی ہین کہلم کہلا یارِ عاشق

موجود ہوتے ہیں نہ کوئی حیا قائم ہوتی ہے نہ کسیطرح کی غیرت یہ سب ارمان کے مسلمان پر
نہ ایمان کے ہیں ۔

بیان ترک شرابخواری کا

حدیث ابی امامہ میں مرفوعاً آیا ہے نہیں پیتا کوئی بندہ میرے بندوں میں سے پینا شراب
کا میرے ڈر سے مگر پلاؤنگا میں اوسکو حظیرۃ القدس سے رواہ احمد انس کا لفظ مرفوع
یون ہے اللہ تعالی کہتا ہے جسنے ترک کیا شراب کو اور وہ قدرت رکھتا تھا اوسپر پلاؤنگا میں
اوسکو حظیرۃ القدس سے رواہ البزار یعنی شراب طہور جنت کی اللہم ارزقنا اسماعیل خوار
کا رسالہ بشارۃ الفساق میں لکھا گیا ہے مدمن خمر کو بت پرست کے برابر ہے شرابی کو اوس نہر
دوزخیوں کا پیپ لہو پلایا جاویگا سچ ہے اکی یہی قدر چاہئے ۔

بیان حفظ شرمگاہ کا

یہ حفظ شرمگاہ دو چیزوں کا ہے جنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضمانت جنت
کی دی ہے حدیث ابی ہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے کہ وقت زنا کے ایمان زانی کا جدا ہو جاتا ہے
رواہ البخاری بے شبہ نامحرم عورت سے مزہ اوڑانا بے ایمانی ہوتی ہے اور حرام مردے
ملنا ایمان کا برباد کرنا ہوتا ہے دوسری روایت میں یون ہے کہ جسنے زنا کیا اوسنے رسی اسلام
کی اپنے گلے سے نکال ڈالی ہاں اگر توبہ کریگا تو اللہ قبول کرنیوالا ہے معلوم ہوا کہ زانی جبتک تائب
مسلمان کامل نہیں رہتا ہے زانیہ کی دعا قبول نہیں ہوتی ہے زنا کو قرآن پاک میں ہمراہ شرک
کے ذکر کیا ہے ابن عباس کی حدیث میں آیا ہے اے جوانو قریش کے تم نگاہ رکھو اپنی شرمگاہ کو
زنا مکرو جسنے حفظ کیا اپنے ستر کو اوسکے لئے جنت ہے رواہ الحاکم سہل بن سعد کا لفظ مرفوع
یہ ہے جو کوئی ضامن ہو میرے لئے اوس چیز کا جو درمیان اوسکے دونوں جبڑوں اور دونوں پاؤں کے

ہے مین ضامن ہوتا ہون اوسکے لیے جنت کا رواہ البخاری مراد زبان وستر ہے یعنی جو گناہ زبان وشرمگاہ سے ہوتے ہین اوسسے بچنا موجب ہے دخول جنت کا یہہ مضمون اور بہت حدیثون مین بہی آیا ہے فساق کی بد اقبالی کو تو دیکہو کہ ایسا ضامن ملے پہر بہی یہہ جہنم ہی کو اپنے لیے پسند کرین جنت پر لات مارین انا للہ سچ ہے کل میسر لما خلق لہ

ہر کسے را بہر کارے ساختند	میل او اندر دلش انداختند

بیان عفو قتل وغیرہ کا

حدیث عدی بن ثابت مین مرفوعاً آیا ہے جسنے تصدق کیا کوئی خون یا کم اوس سے تو یہہ کفارہ ہوگا اوسکا روز ولادت سے روز تصدق تک رواہ ابو یعلی معلوم ہوا کہ خون بخشنے کا بڑا اجر ہے امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنے قاتل کو نہ بتایا مرزا مظہر جانجانان نے اپنا خون معاف فرمایا ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین تین خصلتین ہین جس کسی شخص مین وہ ہونگی اوسکا حساب آسان ہوگا اللہ اپنی رحمت سے اوسکو جنت مین لیجاویگا کہا کیا فرمایا دے تو اوسکو جو تجہکو نہ دے قل تو اوس سے جو تجہ سے نہ ملے عفو کر تو ظالم سے جب تو یہہ کام کریگا تو جنت مین جاویگا رواہ البزار والحاکم بنحوہ عائشہ کی کوئی چیز چوری گئی تہی یہہ چور کو بد دعا دینے لگین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو عقاب کو اوس سے کم نکر تیرا اجر آخرت مین اس بد دعا سے گہٹ جاویگا معلوم ہوا کہ صبر یا عفو عمدہ چیز ہے بد دعا کرنے سے مظلوم کا اجر ظالم کا گناہ مٹ جاتا یا گہٹ جاتا ہے ظلم کا بدلا یہی بد دعا ہو جاتی ہے ستم رسیدہ آخرت مین خالی ہاتہ رہجاتا ہے ؞

کتاب البر والصلۃ

بیان ماں باپ سے نیکی کرنیکا

ابن مسعود نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کون عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے فرمایا
وقت پر نماز پڑھنا کہا پھر کونسا کام فرمایا ماں باپ سے نیکی کرنا کہا پھر کیا فرمایا راہ خدا مین جہاد
کرنا رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ بر والدین جہاد سے بھی بہتر ہے اس سے بڑھکر اگر کچھ ہے تو
یہی نماز پڑھنا ہے اول وقت پر کیونکہ بیوقت کی نماز منافق کی نماز ہوتی ہے ابن عمرو کہتے ہین
ایک آدمی نے آکر اجازت جہاد کی چاہی فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہین کہا ہان فرمایا تو انہین
مین جہاد کر رواہ الشیخان یعنی بڑا جہاد تیرا یہ ہے کہ تو اونکی خدمت مین کوشش بجالا دوسری
روایت مین ذکر ہجرت وجہاد کا آیا ہے پھر فرمایا تو اپنے والدین کے پاس جا اونسے اچھا برتاؤ
کر رواہ مسلم تیسری روایت یون ہے کہ اوسنے کہا مین بیعت ہجرت کو آیا ہون ماں باپ
کو روتا چھوڑ آیا ہون فرمایا تو اونکو جاکر ہنسا جسطرح کہ اونکو تو نے رولایا ہے رواہ ابوداؤد
انس کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا مین جہاد کرنا چاہتا ہون لیکن طاقت نہین رکھتا فرمایا تیرے
ماں باپ مین کوئی باقی ہے کہا ہان میری ماں ہے فرمایا اوسکے ساتھ راہ خدا مین نیکی کر جب تو
یہ کام کریگا تو تو حاجی معتمر مجاہد ٹھیر جاویگا رواہ ابو یعلی والطبرانی فیہما واسناد ہما
جید ابو امامہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک شخص نے کہا ماں باپ کا حق اولاد پر کیا ہے فرمایا وہ تیرے
بہشت و دوزخ ہین رواہ ابن ماجۃ معاویہ کہتے ہین جاہمہ نے آکر کہا مین جہاد کیا چاہتا
ہون آپسے مشورہ پوچھتا ہون فرمایا تیری ماں ہے کہا ہان فرمایا اوسکے پاس رہ جنت نزدیک
اوسکے پاؤن کے ہے رواہ النسائی طبرانی کا لفظ باسناد جید یون ہے کہ ماں باپ دونون
کو پوچھا پھر فرمایا الزمہما فان الجنۃ تحت ارجلہما ابو الدرداء سے کسی نے پوچھا کہ میری
عورت ہے میری ماں کہتی ہے کہ اوسکو طلاق دیدے انہون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو سنا ہے فرماتے تھے والد اوسط ابواب جنت ہے چاہے تو اس باب کو ضائع
کر یا نگاہ رکھ رواہ الترمذی یعنی باپ بہشت کا باب ہے اسیطرح ماں بھی دوسری روایت
مین بجاے ماں کے باپ بھی آیا ہے ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ پھر اوسنے طلاق

دیدی معلوم ہوا کہ مرد پر ماں باپ سے زیادہ کسی کا حق اطاعت نہین ہے جسطرح عورت پر
شوہر سے زیادہ کسیکا حق نہین ہوتا ہے ابن عمر اپنی بی بی کو چاہتے تھے عمر نے کہا اسکو چھوڑ دے
نہ مانا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہا تو فرمایا طلاق دے اوسکو رواہ ابو داؤد
حدیث انس بن مالک مین مرفوعاً آیا ہے کہ مجھ سے فرمایا جسکو یہ بات خوش آوے کہ اوسکی عمر بڑے
رزق زیادہ ہو تو وہ ماں باپ سے سلوک کرے صلہ رحم بجا لائے رواہ احمد انگلستان مین
آجکل عمر کا بڑا لیا جاتا ہے حالانکہ بے دستاویز ہوتا ہے یہہ بیا حدیث صادق مصدوق کا ہے
سو جس کسیکو عمر و رزق کی افزائش منظور ہو وہ یہہ کام کرے ہمنے اسکو آزمالیا ہے تمہارا جی
چاہے تو تم بہی آزمالو معاذ بن انس کی روایت مرفوع مین بارہ والدین کو یہہ دعا دی ہے طوبیٰ
لہ زاد اللہ فی عمرہ رواہ الحاکم یہہ اوسکی دعا ہے جسکی دعا کبہی رد نہو ثوبان کا لفظ
مرفوع یون ہے نہین پہیرتی تقدیر کو مگر دعا نہین بڑہاتی عمر کو مگر نیکی رواہ ابن حبان یہی مضمون
حدیث سلمان مین مرفوعاً نزدیک ترمذی کے بہی آیا ہے ابو ہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے کہ خاک پڑے
اوسکی ناک پر یہہ کلمہ دوبار فرمایا کہا اے رسول خدا کسکی ناک پر فرمایا اوس شخص کی ناک پر جسنے
پایا ماں باپ یا ایک کو ان دونون مین سے نزدیک بڑہاپے کے پہر جنت مین نہ گیا رواہ مسلم
تین پانچ برس کا تہا جب میرے باپ مر گئے ماں کو بڑہاپے تک پایا وہ مجھ سے راضی گئین اللہ مجھکو
بخشے اونکو جنت الفردوس دے اللہم آمین دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا مرفوعاً یہہ ہے ایک آدمی نے
کہا اے رسول خدا کون سب سے زیادہ حقدار اچھے برتاؤ کا ہے فرمایا ماں تیری کہا پہر کون فرمایا تیری
ماں کہا پہر کون فرمایا وہی ماں تیری کہا پہر کون فرمایا باپ تیرا رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ ماں
کا حق باپ سے تین گنا ہے وللہ الحمد اسماء بنت ابی بکر کی ماں مشرک تہین فرمایا اپنی ماں سے
صلہ رحم کر رواہ الشیخان یہہ اسلئے کہ حق والدین کا اولاد پر بہت بڑا ہوتا ہے ابن عمر کا لفظ
مرفوع یہہ ہے رضامندی اللہ کی باپ کی رضامندی مین ہے نارا ضگی اللہ کی باپ کی نارا ضگی
مین ہے رواہ الترمذی و رجح وقفہ و ابن حبان طبرانی کا لفظ حدیث ابی ہریرہ سے

یہ ہے کہ طاعت خدا کی طاعت ہے والدین کی معصیت خدا کی معصیت ہے والدین کی بزار کا
لفظ ابن عمر یا ابن عمرو سے یون ہے کہ رضا خدا کی رضاے والدین مین ہوتی ہے غصہ خدا کا
والدین کے غصے مین ہوتا ہے ابن عمر کہتے ہین ایک آدمی آیا اوسنے کہا مینے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے
میری توبہ ہو سکتی ہے فرمایا تیری ماں ہے کہا نہین فرمایا خالہ ہے کہا ہاں فرمایا اوسی سے سلوک
کر رواہ الترمذی مالک بن ربیعہ کا لفظ یہ ہے ایک آدمی نے آکر کہا کوئی نیکی ماں باپ سے
کرنا بعد اونکی موت تک باقی ہے فرمایا ہاں نماز پڑہنا اونپر استغفار کرنا اونکے لئے پورا کرنا اونکے
عہد کا بعد اونکے صلہ رحم کرنا خاص اونکے سبب سے اکرام کرنا اونکے دوست کا رواہ ابوداود
ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اوسنے کہا ما اکثر ھذا یا رسول اللہ واطیبہ
فرمایا فاعمل بہ ابن عمر کو ایک گنوار مکے کے رستے مین ملا اوسنے سلام کیا انہون نے اوسکو اپنی
سواری کے گدہے پر سوار کر لیا اپنے سر کا عمامہ اوسکو دیا ابن دینار نے کہا یہ لوگ گنوار ہین
تھوڑی سی چیز پر خوش ہو جاتے ہین ابن عمر نے کہا اسکا باپ عمر بن خطاب کا دوست تھا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے بڑی نیکو کاری یہ ہے کہ اولاد باپ کے
دوستون سے نیکی کرے سلوک سے پیش آوے رواہ مسلم ابی بردہ کہتے ہین مین مدینہ مین
آیا میرے پاس ابن عمر آئے کہا تو نے جانا کہ مین کیون آیا مینے کہا نہین کہا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنے باپ کا صلہ رحم قبر مین کرے تو اخوان پدر
سے بعد پدر کے صلہ کرنا ہے تو میرے باپ اور تیرے باپ سے دوستی تھی مین نے چاہا کہ مین
اوسکا صلہ کرون رواہ ابن حبان ایک وہ لوگ تھے جو ماں باپ کے ملنے والون سے ملتے راہ
ورسم رکھتے محبت کرتے تھے ایک یہ لوگ ہین جو ماں باپ کو رات دن برا کہتے کوستے کاٹتے ہین یہ
اونکے دوستون سے کیا خاک سلوک کرینگے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ یہ بھی معلوم
ہوا کہ صلہ کچھ دینے لینے ہی کا نام نہین ہے بشاشت سے ملنا خوش خوئی سے پیش آنا اپنے بزرگون
کے ملنے والون کا اکرام کرنا یہ سب داخل صلہ رحم ہے ۔

بیان صلہ رحم کا یعنی سلوک کرنیکا ناتے والون سے

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص ایمان رکہتا ہے اللہ و یوم آخر پر اوسکو چاہیئے کہ وہ صلہ رحم کرے مہمان کا اکرام کرے اچہی بات کہے ورنہ چپ رہے رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جس کسیکو یہہ بات خوش آوے کہ اوسکے رزق مین کشادگی ہو اوسکی عمر زیادہ ہو وہ صلہ رحم کرے رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یون ہے تم سیکہو اپنے نسب جسکے سبب سے صلہ رحم کرو صلہ رحم کرنا محبت ہے اہل مین زیادتی ہے مال مین زیادتی ہے عمر مین علی مرتضیٰ نے مرفوعاً کہا ہے جسکو یہہ بات خوش آوے کہ اوسکی عمر بڑہے رزق کشادہ ہو بری موت دور ہو وہ اللہ سے ڈرے صلہ رحم کرے اسکو عبد اللہ بن امام احمد نے زوائد مسند مین روایت کیا ہے ورواہ البزار ایضاً یہی مضمون حدیث ابن عباس مین نزدیک حاکم کے مرفوعاً توریت سے بہی آیا ہے ایک مرد خثعمی کی حدیث مرفوع مین صلہ رحم کو بعد ایمان کے احب اعمال الی اللہ قطیعت رحم کو بعد اشراک باللہ کے ابغض اعمال الی اللہ ٹہیرایا ہے رواہ ابو یعلی ابو ایوب کہتے ہین سفر مین ایک اعرابی نے باگ ناقہ کی پکڑکے کہا اے رسول خدا وہ کام بتاؤ جو جنت سے نزدیک دوزخ سے دور کردے فرمایا عبادت کر خدا کی کسی چیز کو شریک اوسکا نکر نماز پڑہ زکوۃ دے صلہ رحم کر ناقہ کی باگ چہوڑ دے دوسری روایت مین ہے کہ جب وہ چلدیا تو فرمایا اگر یہہ یون ہی کریگا جیسا مینے اسکو حکم دیا ہے تو جنت مین جاویگا رواہ الشیخان عائشہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے صلہ رحم حسن ہمسایگی حسن خلق گہر دنکو آباد عمر ونکو زیادہ کرتے ہین رواہ احمد دوسرا لفظ انکا یہہ ہے رحم لٹکا ہوا ہے عرش سے کہتا ہے جسنے ملایا مجہکو ملاویگا اوسکو اللہ جسنے کاٹا مجہکو کاٹیگا اوسکو اللہ رواہ الشیخان یہہ مضمون کئی لفظ سے کئی حدیثون مین آیا ہے قرآن مین فرمایا ہے فهل عسيتم ان توليتم ان تفسدوا في الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم واعمى ابصارهم معلوم ہوا کہ فساد ڈالنا زمین مین کاٹنا رحم کا موجب لعنت و کوری باطن ہے ابن عمر کی

کا لفظ مرفوع یہہ ہے واصل وہ نہین ہے جو مکافی ہے بلکہ وہ ہے کہ جب تو قطع رحم کرے
تو وہ اوسکو وصل کرے رواہ البخاری حدیث ام کلثوم بنت عقبہ مین مرفوعًا آیا ہے افضل
صدقہ وہ ہے جو ذی رحم دشمن کو دیا جاتا ہے رواہ ابن خزیمۃ ابو بکرہ کی حدیث مین آیا
کوئی گناہ نہین جسکی سزا دنیا مین جلد ملے مگر بغی و قطع رحم رواہ الترمذی طبرانی کا لفظ
یہہ ہے کہ گہر والے فاجر ہوتے ہین مگر جبکہ وہ صلہ رحم کرتے ہین تو اونکا مال اونکی تعداد بڑہتی ہے
صلہ رحم کرنے والے محتاج نہین رہتے انتہی صلہ رحم کس سے کرے اسکا بیان تصلاح ذات البین
مین لکہا گیا ہے ؎

بیان کفالت یتیم کا شفقت کرنیکا رانڈ پر مسکین پر

سہل بن سعد کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے مین اور کفیل یتیم کا جنت مین ہونگے یون پہر
سبابہ و وسطی سے اشارہ کیا رواہ البخاری دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا یہہ ہے کہ وہ یتیم
اسکا ہو یا غیر کا رواہ مسلم ابن عباس نے مرفوعًا یون کہا ہے جسنے لیا کوئی یتیم مسلمانون
مین سے اپنے کہانے پینے کیطرف داخل کریگا اوسکو اللہ جنت مین البتہ مگر یہہ کہ کوئی ایسا گناہ
کیا ہو کہ وہ بخشا نہ جاوے رواہ الترمذی حدیث مرفوع ابو موسی مین آیا ہے جس
قوم کی رکابی پر یتیم ہوتا ہے شیطان اوس سے قریب نہین ہوتا اس حدیث غریب کو طبرانی
و اصبہانی نے روایت کیا ہے عوف بن مالک کا لفظ مرفوع یون ہے جو عورت رانڈ ہوئی اور
وہ صاحب منصب و جمال تہی اوسنے اپنی جان کو اپنے یتیمون پر روکا یہانتک کہ وہ اوس سے
جدا ہون یا مر جاوین تو مین اور وہ دونون جنت مین ہونگے اسطرح جیسے سبابہ و وسطی ہے
رواہ ابو داؤد مراد یہہ ہے کہ بسبب پرورش یتیمون کے نکاح نہ کیا عفت سے رہی ہم
دو بہائی تین خواہر یتیم تہے ہماری ماں نے ہمکو پالا نکاح ثانی نہ کیا اللہ اسکا اجر اونکو بہرپور دے
اللہم آمین ابو ہریرہ نے مرفوعًا کہا ہے مین سب سے پہلے دروازہ جنت کا کہولونگا دیکہونگا ایک

عورت مجھ سے آگے جاتی ہے مین کہون گا تو کون ہے وہ کہیگی مین وہ عورت ہون کہ یتیمون پر بیٹھ رہی تھی رواہ ابو یعلی ابوامامہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جو کوئی کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہے نہین پھیرتا مگر اللہ کے لیے تو اوسکو ہر بال پر حسنات ملتے ہین ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا کہ میرا دل بہت سخت ہے فرمایا تو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر مسکین کو کہانا کہلا رواہ احمد

بیان ملاقات کرنیکا اخوان و صالحین سے

حدیث ابی ہریرہؓ مین مرفوعاً آیا ہے ایک آدمی کسی گاؤن کو ایک اپنے بہائی سے ملنے چلا اللہ نے اوسکے رستہ پر ایک فرشتہ کو بٹھایا اوسنے کہا تو کہان جاتا ہے کہا اس گاؤن مین ایک میرا بہائی ہے اوسکی ملاقات کو جاتا ہون کہا اوسکا کچہ تجھپر احسان ہے جسکی پہر رعایت ہے کہا نہین مین اوسکو فقط اللہ کے لئے چاہتا ہون کہا مین خدا کا قاصد ہون تیری طرف آیا ہون پیغام یہہ ہے کہ اللہ نے تجھکو دوست رکہا جسطرح تونے اوس شخص کو اللہ کے لئے دوست رکہا ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کسی عالم متقی خداپرست سے ملنے کو جانا محض اللہ کے لئے اللہ کا دوستدار بناتا ہے زہے نصیب ذوہر لفظ انکا یہہ ہے جسنے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی بہائی کی اللہ کے لئے تو ایک منادی پکارتا ہے کہ تو بہی اچہا رہا تیرا چلنا بہی اچہا ہوا تونے جنت مین اپنا گہر بنا لیا رواہ الترمذی معاذ بن جبل کی حدیث مین آیا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واجب ہوگئی محبت میری اونکے لئے جو میرے سبب سے آپسمین محبت رکہتے ہین باہم اوٹھتے بیٹھتے ہین ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہین میری راہ مین خرچ اوٹہاتے ہین رواہ مالک ؁

بیان اکرام مہمان کا

اوپر گذر چکا کہ جسکو ایمان ہے خدا و یوم آخر پر وہ مہمان کا اکرام کرے رواہ الشیخان عن

ابی ہریرۃ مرفوعاً ابن عمرو سے فرمایا تیرے مہمان کا تجپر حق ہے الحدیث رواہ الشیخان
حدیث ابی ہریرہ مین قصتا ایک انصاری کا آیا ہے کہ اوسنے بچونکا کہانا چراغ گل کرکے مہمان کو
کہلا دیا بچون کو بہلا دیا خود بہوکا رہا صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ
تعالے نے تمہارے اس کام پر تعجب کیا رواہ الشیخان بطولہ اسی پر یہ آیت اوتری و
یؤثرون علی انفسہم ولوکان بہم خصاصۃ رواہ مسلم وغیرہ ؏

	بزرگان مسافر بجان پرورند		کہ نام نکوشان بعالم برند	

ابی شریح کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ مہمانی تین دن ہے پہر بعد اوسکے صدقہ ہے مہمان
کو درست نہین کہ اس سے زیادہ نزدیک میزبان کے ٹہیرے اوسکو تنگ کرے رواہ الشیخان
یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ مین نزدیک احمد وابویعلی کے بہی آیا ہے دوسری روایت مین
یون ہے کہ جس قوم مین مہمان محرومی سے صبح کرے تو اوسکو پہونچتا ہے کہ بقدر اپنی مہمانی کے
لیلے کچھ حرج نہین ہے رواہ احمد یہہ اوس مہمان کے واسطے ہے جو حاجتمند فاقہ مست
ہے مقدام بن معدیکرب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مہمان کی رات ہر مسلمان پر حق ہے جسکے گہری
لے صبح کی اوسپر اوسکا ادہار ہے چاہے دے یا نہ دے رواہ ابوداؤد +

بیان پہلدار درخت لگانیکا

جابر کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ہے کوئی مسلمان کہ لگاوے
کوئی درخت مگر جو کچھ اوس درخت سے کہایا جاویگا وہ صدقہ ہے جو کچھ چوری جاویگا وہ صدقہ
ہے جو کچھ کوئی اوسمین سے لے لیگا وہ صدقہ ہے قیامت تک دوسری روایت یون ہے کہ جو
آدمی یا جانور یا پرندہ اوس مین سے کہاویگا وہ سب قیامت تک صدقہ ہے تیسری روایت مین
یون آیا ہے کہ جسنے کوئی چیز کاشت کی اب جو کوئی آدمی یا جانور کچھ اوس سے کہاویگا وہ اوسکے
لئے صدقہ ہوگا رواہا مسلم یہی مضمون غرس وزرع کا حدیث انس مین بہی مرفوعاً صحیحین مین

آیا ہے منجملہ ان سات چیزون کے جنکا اجر بعد مرنے کے جاری رہتا ہے ایک لگانا درخت کا بہی
ہے اسکو بزار وابونعیم وبیہقی نے انس سے مرفوعًا روایت کیا ہے اسلیئے چار دیواری باغ کا دروازہ
بند رکہنا تاکہ کوئی محتاج ہو کا نہ آسکے کچہہ نہ کہاسکے منع ہے ؀

بیان جود وسخا کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے جاہل سخی محبوب
تر ہے خدا کو عابد بخیل سے رواہ الترمذی دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ مومن فریب کہانیوالا
اور کریم ہوتا ہے فاجر دہوکا دینے والا اور لئیم ہوتا ہے تیسرا لفظ یہہ ہے کہ جب تمہارے امیر
اچہے ہون تمہارے آسودہ لوگ سخی ہون تمہارا کام مشورہ سے ہو تو پشت زمین تمہارے
لیے شکم زمین سے بہتر ہے اور جب تمہارے امیر بد ہون تمہارے اغنیا بخیل ہون تمہارے کام
عورتون کے حوالہ ہون تو شکم زمین بہتر ہے تمہارے لیے پشت زمین سے رواہ الترمذی
حسن کا لفظ مرسلًا یہہ ہے جب اللہ کسی قوم سے بہتری کا ارادہ کرتا ہے تو حکمار کو والی کرتا ہے آل
پاس سخا یعنی اسخیا رکے رکہتا ہے جب کسی قوم سے ارادہ شر کا کرتا ہے تو سفہار کو اونکا امیر
بناتا ہے مال پاس بخیلون کے رکہتا ہے اسکو ابوداؤد نے روایت کیا ہے ؀

بیان قضاء حوائج مسلمین کا مسلمانونکے دلکو خوش کرنیکا

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جو کوئی ہوتا ہے کام مین اپنے بہائی کے اللہ اوسکے کام مین ہوتا ہے
جو کوئی دور کرتا ہے کسی مسلمان سے کسی سختی کو دور کریگا اللہ اوسکی سختی کو دن قیامت کے
رواہ الشیخان رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے جو کوئی چلا ہمراہ کسی مظلوم کے یہانتک کہ
ثابت کیا حق اوسکا تو ثابت رکہیگا اللہ پاؤن اوسکے پل صراط پر جس دن کہ قدم لڑکہڑا ئینگے
اس زیادت کو ابن ابی الدنیا واصفہانی نے بہی روایت کیا ہے دوسرا لفظ مرفوع ابن عمر کا یہہ ہے

اللہ کی کچھ قومین ہین جنکو خدا نے خاص کیا ہے ساتھہ نعمتون کے واسطے منافع عباد کے آنکو
اونکو اوس نعمت مین رکہتا ہے جب تک کہ وہ اوسکو خرچ کئے جاتے ہین جب روک دیتے ہین تو
اللہ بہی اوس نعمت کو اونسے چہین لیتا ہے اونکے غیر کو حوالہ فرماتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا
والطبرانی فی الکبیر والاوسط ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے نہین کوئی بندہ جسکو خدا نے
کوئی نعمت دی پورا کیا اوس نعمت کو اوس پر پہر لوگون کی حاجتین اوسکی طرف لگائین وہ
رک گیا تو اوسنے گویا اوس نعمت کو زوال کے لئے پیش کیا رواہ الطبرانی ایک بزرگ نے
مدینہ مین یہ حال سنکر مجہہ سے کہا من نعم اللہ علیکم حوائج الناس الیکم یہہ بہی ابن عباس
سے مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی چلتا ہے کام مین اپنے بہائی کے یہہ بہتر ہے اوسکے لئے دس برس
کے اعتکاف سے جسنے ایک دن اعتکاف کیا اللہ کے لئے کریگا اللہ درمیان اوسکے اور درمیان
نار کے تین خندق ہر خندق دور تر ہوگا شرق مغرب سے رواہ الطبرانی حاکم کا لفظ
یہہ ہے اگر کوئی تم مین ہمراہ اپنے بہائی کے اوسکے کام نکالنے کو چلے تو یہہ افضل ہے دو ماہ اعتکاف
کرنے سے میری مسجد مین طبرانی کا لفظ زید بن ثابت سے مرفوعاً یون ہے اللہ ہمیشہ کام مین
ہے بندے کے جب تک کہ بندہ کام مین ہے اپنے بہائی کے ابو موسیٰ کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ہر مسلمان پر صدقہ ہے کہا گیا اگر نہ پاوے فرمایا اپنے ہاتھہ
سے کام کرے اپنی جان کو نفع دے خیرات کرے کہا اگر کچہہ بہی نکر سکے فرمایا کسی حاجتمند کی مدد
کرے کہا اگر یہہ بہی نہو سکے فرمایا امر بمعروف و خیر کرے کہا اگر یہہ بہی نہو سکے فرمایا شر سے باز رہے
کہ یہہ بہی ایک طرح کا صدقہ ہے رواہ الشیخان عائشہ کی حدیث مرفوع یہہ ہے جو کوئی حیلہ
یعنی وسیلہ ہے اپنے بہائی مسلمان کا طرف بادشاہ کے کسی نیکی کے پہونچانے یا کسی مشکل کے
آسان کرنے مین تو اعانت کریگا اللہ اوسکی گزرنے پر پل صراط کے دن قیامت کو وقت ڈگمگانے
قدمون کے رواہ ابن حبان انس مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی ملتا ہے اپنے بہائی مسلمان سے
محبوب بات لیکر جس سے اوسکو خوش کرے تو خوش کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کے رواہ الطبرانی

غرضنکہ اعانت کسی مسلمان بھائی کی کسیطرح پر ہو درم یا قلم یا قدم سے اجر کثیر رکھتی ہے گو شفاعت
اوسکی اثر کرے یا نکرے ایک عالم نے اس باب مین ایک جہل حدیث جمع کی ہے وللہ الحمد ؛

کتاب الادب وغیرہ

بیان شرم و حیا کا

ابن عمر کہتے ہین گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک مرد انصاری پر وہ نصیحت کرتا تہا
اپنے بھائی کو مقدمۂ حیا مین فرمایا چھوڑ دے اسکو حیا در ایمان ہے رواہ الشیخان عمران بن حصین
کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے حیا نہین لاتی مگر خیر رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے کہ حیا بالکل خیر ہے
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یون ہے کہ ایمان کچہ اوپر ستر شعبے ہے افضل شعبہ کہنا ہے لا الہ الا اللہ
کا ادنی شعبہ دور کرنا ہے ایذا کی چیز کا راہ سے حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا رواہ الشیخان
معلوم ہوا جسکو حیا نہین ہوتی ہے اوسکا ایمان ناقص ہوتا ہے بیحیا لوگ اکثر بے ایمان ہوتے
ہین دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ حیا ایمان ہے ایمان جنت مین ہے بدزبانی جفا ہے جفا دوزخ
مین ہے رواہ الترمذی ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین شرم و عِیّ ایمان ہے بدزبانی و بیان دو
شعبے ہین نفاق کے رواہ الترمذی عِی یہہ ہے کہ بات کرنے مین عاجز ہو بیان یہہ ہے کہ
زبان خوب چلے عائشہ سے فرمایا حیا اگر کوئی آدمی ہوتا تو ایک مرد صالح ہوتا فحش اگر آدمی ہوتا تو
برا آدمی ہوتا رواہ الطبرانی فیہما زید بن طلحہ مرفوعاً کہتے ہین ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے
اسلام کا خلق حیا ہے رواہ مالک انس کا لفظ یہہ ہے نہین ہوتا فحش کسی چیز مین مگر عیب دار
کر دیتا ہے اوسکو نہین ہوتی حیا کسی شے مین مگر زینت دار کر دیتی ہے اوسکو رواہ الترمذی
ابن عمر کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے حیا و ایمان کا ساتہہ ہے جب ایک چیز گئی تو دوسری بہی اوٹہہ
گئی رواہ الحاکم ابن مسعود نے مرفوعاً کہا ہے تم شرماؤ خدا سے حق شرمانے کا کہا اے نبی اللہ

ہم شرماتے ہین والحمد للہ فرمایا یہ بات نہین ہے حیا اللہ سے حق حیا یہ ہے کہ نگاہ رکھے تو سر کو
اور جو اوسنے یاد کر لیا ہے حفظ کرنے تو شکم کا اور جو اوسنے جمع کیا ہے یاد کرے تو موت و بوسیدگی
کو جو کوئی ارادہ کرتا ہے آخرت کا وہ چھوڑ دیتا ہے زینت دنیا کو جسنے یہ کام کئے اوسنے پوری
شرم کی اللہ سے رواہ الترمذی ۰

بیان حسن خلق کا

حدیث نواس بن سمعان مین حسن خلق کو نیکی ٹھیرایا ہے رواہ مسلم ابن عمرو مرفوعاً کہتے ہین بہتر
لوگ تم مین وہ ہین جنکے اخلاق بہت اچھے ہین رواہ الشیخان ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے
کوئی چیز ترازو مین دن قیامت کے حسن خلق سے زیادہ بھاری نہین ہے اللہ دشمن رکھتا ہے بدگو
بدزبان کو رواہ الترمذی ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا
گیا کون چیز لوگون کو جنت مین بہت لیجاتی ہے فرمایا ڈر اللہ کا اور حسن خلق پوچھا کون چیز دوزخ
مین بہت داخل کرتی ہے فرمایا زبان و شرمگاہ رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے
بڑے کامل ایمان میں وہ مومن ہین جنکا خلق بہت اچھا ہے اپنے اہل پر بہت مہربان ہین رواہ
الترمذی دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ مومن حسن خلق کے سبب درجہ صائم قائم کا پالیتا ہے
رواہ ابو داؤد ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ پہونچا دیتا ہے بندے کو بسبب حسن خلق کے
درجہ صوم و صلوٰۃ کو رواہ الحاکم انس کی حدیث مرفوع مین یون آیا ہے کہ آدمی اپنے حسن
خلق سے بڑے درجے آخرت کو شرف منزلت کو پہونچتا ہے اور وہ ضعیف العبادۃ ہے بدخلقی سے
اسفل درجہ جہنم کو پہونچ جاتا ہے صفوان بن سلیم مرفوعاً کہتے ہین مین تمکو ایک عمل آسان عبادت
بدن پر نہ بتاؤن جیسے بنا حسن خلق کرنا رواہ ابن ابی الدنیا ابو العلاء بن الشخیر کہتے ہین ایک
آدمی نے سامنے آکر کہا اے رسول خدا کون عمل افضل ہے فرمایا حسن خلق پھر بائین طرف سے آکر
یہی پوچھا فرمایا حسن خلق پھر پیچھے سے آکر یہی پوچھا ملتفت ہوکر فرمایا تجھکو کیا ہوا ہے کہ تو نہین سمجھتا

حسن خلق یہہ ہے کہ تو غصہ نکر اگر تجھہ سے ہوسکے رواہ محمد بن نصر المروزی حدیث ابو امامہ
مین آیا ہے مین ضامن ہون گہر کا گرد جنت کے واسطے اوس شخص کے جو جھگڑا کرنا چھوڑ دے گو حق
پر ہو وسط جنت مین اوسکے لئے جسنے جھوٹ بولنا ترک کردیا اگرچہ ہنسی دل لگی سے ہو اعلا جنت مین
اوسکے لئے جسنے اپنے خلق کو درست کیا ہے رواہ ابوداؤد جابر کا لفظ مرفوع یہہ ہے بہت محبوب
بہت قریب میری مجلس سے دن قیامت کے وہ شخص ہوگا جسکے اخلاق حسن ہین الحدیث رواہ ابو حاتم
اسی مضمون کو ابن حبان نے بہی ابن عمرو سے مرفوعا روایت کیا ہے انس کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ملاقات ابوذر سے ہوئی فرمایا کیا مین تجھکو دو خصلتین ایسی نہ بتاؤن جو
پشت پر سبک ترازو مین اپنے غیر سے زیادہ بہاری ہین کہا ہان فرمایا تو لازم پکڑ حسن خلق طول
خاموشی کو قسم ہے خدا کی نہین عمل کیا خلائق نے مثل ان دونون کے رواہ ابو یعلی ابو ہریرہ کہتے
ہین آپنے فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تمکو کہ تم مین کون آدمی بہت بہتر ہے کہا ہان فرمایا جسکی عمر بڑی ہو خلق
اچہا ہو رواہ ابن حبان اسامہ بن شریک کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ بہت محبوب خدا کو بندون مین
وہ ہے جسکا خلق بہت اچہا ہے رواہ ابن حبان دوسری روایت یون ہے پوچہا سب سے بہتر آدمی
کو کیا چیز دی گئی ہے فرمایا خلق نیک معاذ بن جبل نے وقت جانے سفر کے وصیت چاہی فرمایا اسعاذ بہت
کر خلق کو نیک کر رواہ ابن حبان ترمذی کا لفظ ابوذر سے مرفوعا یون ہے تو ڈر اللہ سے جہان
کہین تو ہو بدی کے بعد نیکی کر وہ اوسکو مٹا دیگی لوگون سے اچہے خلق کے ساتہہ برتاؤ کر عائشہ کا
لفظ مرفوع یہہ ہے تم سب لوگون کی گنجائش اپنے مال سے نہین کر سکتے ہو لکن کشادہ روئی و حسن
خلق تمہارا اونکی گنجایش کر سکتا ہے رواہ ابو یعلی حدیث ابو ثعلبہ خشنی مین مرفوعا آیا ہے بہت بدخلق
وہ لوگ ہین جو بہت باتین بناتے ہین موہنہ بہر کے بات کرتے ہین زبان درازی کرتے ہین رواہ
احمد معلوم ہوا کہ ایسا آدمی اگر دعوی حسن خلق کا کرے تو صحیح نہین ہے حسن خلق کی علامت قلت
کلام با حیا متحمل اذیا ہونا ہے رافع بن مکیث کا لفظ یہہ ہے کہ حسن خلق افزائش ہے سو خلق نحوست
ہے نیکی عمر کو بڑہاتی ہے صدقہ بری موت کو دور کرتا ہے رواہ احمد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعا

یہ دعا آئی ہے اللھم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق رواہ ابوداؤد

بیان نرمی و دیری و حلم کا

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین اللہ نرم ہے ہر امر مین نرمی کو دوست رکھتا ہے رواہ الشیخان مسلم کا
لفظ یہ ہے اللہ جو نرمی پر دیتا ہے وہ سختی پر نہین دیتا دوسرا لفظ یہ ہے کہ نہین ہوتی نرمی
کسی چیز مین مگر زینت دیدیتی ہے اوسکو نہین لے لیجاتی کسی چیز سے مگر عیب لگا دیتی ہے اوسکو
رواہ مسلم ابو الدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہے جسکو ملا حصہ اوسکا نرمی سے اوسکو ملا حصہ خیر کا
جسکو یہ حصہ نہ ملا وہ خیر سے محروم رہا رواہ الترمذی ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ دوست
رکھتا ہے رفق کو پسند کرتا ہے اوسکو مدد دیتا ہے نرمی پر جو مدد نہین دیتا سختی پر رواہ
الطبرانی عائشہ کا لفظ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا اے عائشہ نرمی کر اللہ جب کسی گھر والون سے ارادہ
بھلائی بہتری کا کرتا ہے تو اوسپر رفق کو داخل کرتا ہے رواہ احمد ابوہریرہ کی حدیث مین آیا ہے
کہ ایک اعرابی نے مسجد مین پیشاب کر دیا لوگ اوسکو گھڑکنے لگے فرمایا کچھ مت کہو ایک ڈول پانی
کا بہا دو تم آسانی کرنیوالے بنائے گئے ہو نہ مشکل مین ڈالنے والے رواہ البخاری
انس کا لفظ مرفوع یہ ہے تم آسانی کرو مشکل مین نہ ڈالو نفرت نہ دلاؤ رواہ الشیخان ابن
مسعود کی حدیث مین فرمایا ہے جہنم حرام ہے ہر شخص ہین لین سہل پر رواہ الترمذی انس
بن مالک کا لفظ مرفوع یہ ہے دیری طرف سے اللہ کے ہے شتابی طرف سے شیطان کے اللہ سے
زیادہ کوئی عذر قبول کرنیوالا نہین ہے نہ کوئی چیز حمد سے زیادہ اوسکو محبوب ہے رواہ ابو یعلی

	حد را با تو نسبتے ست درست		بر در ہر کہ رفت بر در تست	

ابن مسعود کہتے ہین گویا مین دیکھتا ہون طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ
حکایت کرتے ہین ایک نبی کی جسکو اونکی قوم نے خون آلودہ کیا تھا وہ چہرہ سے خون پونچھتے جاتے
تھے اور کہتے تھے اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون رواہ الشیخان ابوہریرہ کا لفظ مرفوع

یہہ ہے کہ وہ پہلوان نہین ہے جو کسی شخص کو پچھاڑ دیتا ہے پہلوان تو وہ شخص ہے جو غصے کیوقت
اپنی جان کو قابو مین رکہتا ہے رواہ الشیخان ؛

بیان کشادہ روئی خوش کلامی کا

حدیث ابو ذر مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو حقیر سمجھ کسی معروف
کو بہی سہی کہ تو اپنے بہائی سے بکشادہ روئی ملے رواہ مسلم جابر کا لفظ یہہ ہے کہ تو اپنے ڈول
سے اوسکے ڈول مین پانی ڈالدے رواہ الترمذی ابو ذر کا لفظ یہہ ہے مسکرانا تیرا سامنے
تیرے بہائی کے صدقہ ہے واسطے تیرے الحدیث رواہ الترمذی ابن حبان کا لفظ یہہ ہے
کہ نابینا کی مدد کرنا صدقہ ہے ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے کلمۂ طیبہ صدقہ ہے یعنی اچہی بات کہنا
رواہ الشیخان عدی بن حاتم کا لفظ یہہ ہے تم بچو آگ سے آدہی کہجور ہی دیکر یہہ بہی نملے تو
کوئی اچہی بات کہدو رواہ الشیخان یہہ سب الفاظ مرفوعًا آئے ہین ؛

بیان افشاء سلام کا

ابن عمرو نے مرفوعًا کہا ہے کہ بہتر اسلام یہہ ہے کہ کہانا کہلاوے ہر شناسا و ناشناسا پر سلام
کرے رواہ الشیخان ابو ہریرہ کی حدیث مرفوع یہہ ہے کیا مین تمکو ایسی بات نہ بتاون
جس سے تم آپس مین دوستدار ہوجاؤ تم سلام پہیلایا کرو رواہ مسلم اسی مضمون کو بزار نے
ابو الزبیر سے بہی مرفوعًا روایت کیا ہے براء بن عازب کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ تم سلام پہیلاؤ
سلامت رہوگے رواہ ابن حبان حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعًا آیا ہے مسلمان کا حق مسلمان
پر یہہ ہے کہ سلام کا جواب دے بیمار کی عیادت کرے جنازہ کے ہمراہ جائے دعوت قبول کرے
چہینک کا جواب دے رواہ الشیخان یہہ پانچ کام ہوئے چہٹا کام نزدیک مسلم کے یہہ آیا ہے
کہ جب وہ نصیحت چاہے تو اوسکو نصیحت کرے یعنی خیر خواہی کی بات بتادے ۔

گویند کہ با ہر خس و خارے ننشیند	خواہم کہ بآن تازہ گل از رہِ نصیحت
بر دامن او ہیچ غبارے ننشیند	لکن بطریقے کہ ز رفتار نشینان

ابوامامہ مرفوعاً کہتے ہین قریب تر خدا سے وہ لوگ ہین جو پہلے سلام کرتے ہین رواہ ابوداؤد والترمذی جابر کی حدیث مین فرمایا ہے سوار چلنے والے پر چلنے والا بیٹھے پر سلام کرے جو پہلے سلام کریگا وہی افضل ہے رواہ ابن حبان ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سلام نام ہے اللہ کا اس نام پاک کو اوسنے زمین مین رکھا ہے سو تم اسکو پہیلاؤ ۔ حدیث رواہ البزار انس بن مالک نے کہا ہے ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوتے کوئی درخت آجاتا پھر جب سامنے ہوتے تو بعض ہمارے بعض پر سلام کرتے رواہ الطبرانی حدیث عمران بن حصین مین آیا ہے ایک آدمی نے آکر کہا السلام علیکم اوسکا جواب دیا دوسرا آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا بیس نیکیان ہوئین تیسرا آیا اوسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرمایا یہ تیس ہوئین رواہ ابوداؤد دوسرا لفظ یہ ہے بڑا عاجز وہ شخص ہے جو دعا مین عاجز ہے بڑا بخیل وہ شخص ہے جو سلام مین بخل کرتا ہے رواہ الطبرانی فی الاوسط معلوم ہوا کہ سلام کرنا بہت بڑی سنت ہے اسکی جگہہ کوئی لفظ قائم مقام نہین ہوسکتا ہے بندگی کہنا قریب کفر ہے باقی الفاظ بدعت ہین ؛

بیان مصافحہ کا

حدیث براء بن عازب مین مرفوعاً آیا ہے نہین ملتے دو مسلمان پھر مصافحہ کرتے ہین مگر بخشدیتا ہے اونکو اللہ الگ ہونے سے پہلے رواہ ابوداؤد دوسری روایت مین ذکر حمد و استغفار کرنے کا بھی وقت مصافحہ کے آیا ہے انس کہتے ہین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ملتے مصافحہ کرتے جب سفر سے پھر آتے معانقہ کرتے رواہ الطبرانی حدیث مرفوع حذیفہ بن الیمان سے معلوم ہوا کہ جب دو مومن ملتے ہین پھر سلام کرکے ایک دوسرے کا مصافحہ کے لئے

ف سلام کی لاؤ نی کو وقت مصافحہ کے والعطف للتفسیر نفی تخفیف ۱۲

ہاتھہ پکڑ لیتا ہے تو دونون کی خطائین ایسی جھڑجاتی ہین جیسے درخت کے پتّے رواہ الطبرانی
فی الاوسط ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ پورا اسلام یہہ ہے کہ ہاتھہ پکڑے اسکو ترمذی نے روایت
کیا ہے حدیث مین ذکر مصافحہ کا ایک ہی ہاتھہ سے آیا ہے دونون ہاتھہ سے مصافحہ کرنا بعض
سلف سے ماثور ہے نہ سنت مرفوع سے واللہ اعلم

بیان گوشہ گزینی کا وقت عدم امن کے

سعد بن ابی وقاص مرفوعاً کہتے ہین اللہ دوست رکہتا ہے بندہ پرہیزگار آسودہ نفس پنہان
کو رواہ مسلم ابو سعید خدری کا لفظ یہہ ہے کہ ایک آدمی نے کہا کون آدمی افضل ہے فرمایا وہ
مومن جو جان مال سے راہ خدا مین جہاد کرتا ہے کہا پہر کون فرمایا وہ شخص جو کنارہ گیر گوشہ گزین
ہے کسی گہاٹی مین عبادت کرتا ہے اپنے رب کی

آنکس کہ بخانہ نیم نانے دارد	در گوشۂ شہر آشیانے دارد
نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے	انصاف بدہ چہ خوش جہانے دارد

دوسری روایت مین یون ہے کہ ڈرتا ہے اللہ سے چہوڑتا ہے لوگون کو اپنی شر سے رواہ
الشیخان تیسری روایت اسطرح پر آئی ہے قریب ہے کہ ہووے بہتر مال مسلمان کا بکریان لئے
پہرتا ہے اونکو پہاڑونکی چوٹی پہ پانی کی جگہون مین بہاگتا ہے اپنے دین کو فتنون سے بچاکر
رواہ البخاری چوتہی روایت اس لفظ سے ہے کہ اچہی معاش والا وہ شخص ہے جو کچہہ
بکریان لئے ہوئے کسی دامن کوہ یا کسی شکم وادی مین پڑا پہرتا ہے نماز پڑہتا زکوۃ دیتا خدا کی
عبادت کرتا ہے مرتے تک لوگون سے سوائے بہلائی کے کسی بات مین نہین ہے رواہ مسلم
حدیث معاذ بن جبل مین مرفوعاً آیا ہے جو شخص بیٹہہ رہا اپنے گہر مین غیبت نہین کرتا کسی انسان
کی اوسکا ضامن اللہ ہے رواہ ابن حبان طبرانی کا لفظ یہہ ہے کہ بیٹہا اپنے گہر مین لوگ
اوس سے سلامت رہے وہ لوگون سے سلامت رہا عقبہ بن عامر نے کہا اے رسول خدا نجات

کس بات مین ہے فرمایا روک اپنی زبان کو سمائے تجھکو گھر تیرا اور رو اپنی خطا پر رواہ الترمذی
ابو موسیٰ کی حدیث مین فرمایا ہے تمہارے سامنے فتنے ہین جیسے اندھیری رات کے ٹکڑے صبح کریگا
ادنمین کوئی آدمی مومن ہوکر شام کریگا کافر بنکر کوئی شام کریگا مومن رہکر صبح کریگا کافر ہوکر
بیٹھا شخص بہتر ہے ادنمین قائم سے کھڑا بہتر ہے چلنے والے سے چلنے والا بہتر ہے دوڑنیوالے
سے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا ہوجاؤ تم ٹاٹ اپنے گھرونکے رواہ ابوداؤد مندری نے
کہا اس مقدمہ مین بہت حدیثین صحاح مین آئی ہین انسے معلوم ہوا کہ عزلت وقت فتنہ کے
واجب ہے اسلئے کہ صیغہ امر کا واسطے وجوب کے آتا ہے جب ہر طرف سے فتنہ برپا ہو جیسا حال کہ
آجکل کا حال ہے تو اوسوقت گوشہ گزینی خانہ نشینی ہی نجات دینے والی ہے اسیلئے حدیث
مقداد بن اسود مین مرفوعاً آیا ہے کہ سعید وہ شخص ہے جو بچا فتنون سے تین بار یہی کلمہ فرمایا
پھر کہا جو شخص پھنس گیا اور اوسنے صبر کیا تو افسوس ہے رواہ ابوداؤد ابن عباس کہتے ہین
ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھے تھے فتنہ کا ذکر آیا فرمایا جب تم لوگونکو دیکھو
کہ اونکے اقرار گڑبڑ ہوگئے اونکی امانتین ہلکی پڑ گئین انگلیون مین انگلیان ڈالکر کہا کہ وہ
اسطرح پر ہوگئے مینے کہا مین آپ پر قربان اوسوقت مین کیا کرون فرمایا اپنے گھر مین بیٹھ رہ
اپنی جان پر رو معروف کو پکڑ منکر کو چھوڑ تو خاص اپنی جان کا کام کر عام کا کام چھوڑ دے
رواہ ابوداؤد وہ فتنے جنمین اس عزلت کا حکم فرمایا ہے اب رات دن مینہ کیطرح برستے ہین
ایسے وقت مین سکوت دلازم ہوت مسلم الثبوت ہے معاذ نے مرفوعاً کہا ہے اللہ دوست
رکھتا ہے ابرار اتقیا اخفیا کو کہ جب وہ غائب ہون کوئی اونکو تلاش نکرے جب حاضر ہون
تو کوئی اونکو نہ پہچانے دل اونکے ہدایت کے چراغ ہین یہہ لوگ ہر اندھیری زمین سے نکلتے ہین
رواہ الحاکم حدیث عمران بن حصین مین مرفوعاً آیا ہے کہ جو کوئی منقطع ہوا طرف اللہ کے
کفایت کرتا ہے اللہ اوسکے مؤنت کو رزق دیتا ہے اوسکو وہان سے جہان کا گمان نہین
ہے جو کوئی منقطع ہوا طرف دنیا کے اللہ اوسکو حوالہ دنیا کر دیتا ہے رواہ الطبرانی وابو الشیخ

فی الثواب معلوم ہوا کہ خدا کے لئے اور فتنے سے بچنے کے واسطے گوشہ گزینی اختیار کرنا موجب کفایت الٰہی رزق خدا داد کا ہے ولله الحمد کوئی یہہ نہ سمجھے کہ اگر ہم سبکو چھوڑ کر کسی حجرے میں بیٹھہ رہینگے تو ہمارا کام نہ چلیگا ہمکو رزق نہ ملیگا بلکہ ایسے شخص کا خود اللہ کفیل ہوجاتا ہے ؎ خدا خود میر سامان ست اسباب توکل را ؂

بیان غصّا پیجانیکا

ابو الدرداء کہتے ہیں ایک شخص نے کہا وہ کام بتاؤ جس سے جنت ملے فرمایا تو غصّا نہ کیا کر تجھکو جنت ملیگی رواہ الطبرانی ابن عمر نے پوچھا خدا کے غضب سے کون چیز علیحدہ رکھتی ہے فرمایا غصّا نکرنا رواہ احمد وابن حبان پہلوان کی حدیث اوپر گزر چکی ہے ابن عمر نے مرفوعًا کہا ہے کہ کسی گھونٹ کا اجر نزدیک خدا کے اوتنا بڑا نہیں ہے جتنا کہ غصے کے گھونٹ کا ہے واسطے رضاے الٰہی کے رواہ ابن ماجۃ ؏ صبر تلخست ولیکن بر شیرین دارد ✤ معاذ بن انس کی حدیث میں مرفوعًا آیا ہے جو شخص پی گیا غصے کو اور وہ اوسکے جاری کرنے پر قادر ہے تو اللہ اوسکو سامنے ساری خلق کے بلا کر اختیار دیگا کہ جس حورعین کو چاہے پسند کرلے رواہ ابوداؤد علاج غصے کا حدیث ابی ذر میں مرفوعًا یہہ آیا ہے کہ جب تم میں کسیکو غصہ آوسے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھہ جاوسے غصہ جاتا رہیگا ورنہ لیٹ جاوسے اسکو بھی ابوداؤد نے روایت کیا ہے سلیمان بن صرد کی روایت میں یون آیا ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے رواہ الشیخان عطیہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ غصہ طرف سے شیطان کے ہوتا ہے شیطان آگ سے بنا ہے آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے سو جب کسیکو تم میں سے غصہ آوسے تو وضو کرے رواہ ابوداؤد یہہ سب تین علاج ہوئے ✤

بیان صلح کرا دینے کا لوگون مین

حدیث ابو الدرداء مین مرفوعًا آیا ہے کیا خبر نہ دون مین تمکو اوس بات کی جو روزہ نماز و صدقہ کے

درجے سے افضل ہے کہا ہان فرمایا آپسمین صلح کرادینا فساد باہمی مونڈنے والا ہوتا ہے رواہ ابوداود
والترمذی دوسری روایت مین ہے کہ یہ کچھ بال ہی کو نہین مونڈتا بلکہ دین کو مونڈ ڈالتا ہے
ام کلثوم دختر عقبہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین جھوٹ بولا وہ
شخص جسنے صلح کے لیے کوئی بات بنالی دوسری روایت یون ہے وہ دروغگو نہین ہے جو درمیان
لوگون کے صلح کراتا ہے اچھی بات کہتا ہے رواہ ابوداود ابن عمرو کی حدیث مین مرفوعا یون آیا ہے
افضل صدقہ اصلاح ذات البین ہے رواہ الطبرانی والبزار گھر مین بڑی ضرورت اصلاح کی یہ
ہوتی ہے کہ کوئی شخص میان بی بی کے بیچ مین صلح کرادے اسکا بڑا اجر ہے جسطرح کہ ان دونون کے آپسمین
لڑائی کرانا موجب لعنت کا ہے رسالہ اصلاح ذات البین دیکھو حقوق شوہری وغیرہ اونکو اچھی طرح معلوم کرو

بیان منع غیبت کا

مسائل غیبت کے رسالہ بشارۃ الفساق مین لکھے گئے ہین یہان مقصود بیان کرنا منع غیبت کا
ہے ابوالدرداء کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے رد کیا اپنے بھائی کی
آبرو سے دور کریگا اللہ اوسکے مونھ سے آگ دوزخ کی دن قیامت کے رواہ الترمذی یہ حدیث
معاذ بن انس کی اوپر گذر چکی ہے کہ جو کوئی کسی مومن کو کسی منافق سے بچا دیگا تو اللہ کا ایک فرشتہ
اوسکے گوشت پوست کو آگ جہنم سے نگاہ رکھیگا رواہ ابوداود جابر وابوطلحہ کہتے ہین نہین کوئی
مسلمان کہ مدد کرے کسی مسلمان کی ایسی جگہ جہان کہ اوسکی آبرو جاتی ہو مگر مدد کریگا اللہ اوسکی
وہان جہان کہ وہ اپنی مدد کو دوست رکھتا ہے رواہ ابوداود مسلمان کو چاہیے کہ جس کسی
مجلس مین کسی مسلمان کی غیبت کیجاتی ہو اوس غیبت کو رد کرے اگر نکر سکے تو نہ سنے اوٹھ جاوے
واللہ التوفیق ؛

بیان خاموشی کا

ابوموسیٰ نے کہا اے رسول خدا کونسے مسلمان افضل ہین فرمایا وہ لوگ جنکی زبان و ہاتھ سے مسلمان
سلامت رہتے ہین اسکو شیخین نے روایت کیا ہے یہی مضمون صحیحین مین مرفوعاً روایت ابن عمرو سے
بھی آیا ہے اتنا اور بڑہایا ہے کہ مہاجر وہ ہے جسنے اللہ کی منع کی ہوئی چیزون کو چھوڑ دیا ابن
مسعود نے پوچھا تہا کون سے عمل افضل ہین فرمایا نماز وقت پر کہا پھر کیا فرمایا یہہ کہ لوگ تیری زبان
سے سلامت رہین رواہ الطبرانی ایک اعرابی سے کہا تجھ سے کچھہ نہین بنتا تو تو اپنی زبان
ہی کو روک رواہ ابن حبان حدیث ابی ہریرہ مین آیا ہے جسکو بچایا خدا نے بدی سے
زبان و ستر کے وہ جنت مین جاویگا رواہ الترمذی ابن مسعود نے کہا قسم ہے خدا کی زمین
پر کوئی چیز زبان سے زیادہ تر لائق قید کرنے کے نہین ہے رواہ الطبرانی موقوفاً

زبان بریدہ بکنجے نشستہ صم بکم		بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم

سفیان ثقفی نے کہا آپکو کس چیز کا ڈر مجھپر زیادہ تر ہے اپنی زبان پکڑکر فرمایا کہ اسکا دوسری
روایت مین ہے کہ مینے کہا کس چیز سے زیادہ بچون زبان کیطرف اشارہ کیا رواہ ابو الشیخ
فی الثواب

بخاطر ہیچ مضمون بہ ز لب بستن نمی آید		خموشی معنئ دارد کہ در گفتن نمی آید

حدیث طویل معاذ بن جبل مین فرمایا ہے کہ سبکا گرہ یہہ زبان ہے اسکو روک انہون نے کہا کیا
ہم بات کرنے پر بھی پکڑے جاتے ہین فرمایا روے تجھکو مان تیری آگ مین اوندہے مونہہ کسنے
گرایا ہے سوا اس زبان کی کمائی کے رواہ الترمذی زبان کا روکنا یہی ہے کہ مونہہ سے
بُری بات نہ نکالے جب کہے تو اچھی بہتر بات ہی کہے بکواس کرے فحش نہ بکے گالی نہ دے تبرا نکرے
بددعا نہ نکالے غیبت کذب سے بچے ہنسی ٹہٹا بیجا نکرے ابوذر سے فرمایا تو بہت چپکا رہا کر یہہ سکوت
شیطان کو رد کرتا ہے تجھکو دین کے کام مین مدد دیتا ہے الحدیث رواہ ابن حبان والحاکم
ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین جب ابن آدم صبح کرتا ہے سارے اعضا زبان کی تکفیر کرتے ہین
کہتے ہین ڈر خدا سے ہمارے حق مین ہم تیرے ساتھہ ہین تو سیدہی ہوئی تو ہم بھی سیدہے رہینگے

تو تیزی ہی چلے تو ہم ہی تیز ہی چلیں گے رواہ الترمذی آپ نے فرمایا ہے کہ اکثر جرم زبان کا جرم بکسر جیم
ہوتا ہے جرم بضم جیم بدن کو کہتے ہیں حدیث عبد اللہ میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے اکثر خطا ابن آدم
کی اسی زبان سے ہوتی ہے رواہ الطبرانی ابو بکر صدیق کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے کہ
بدن میں کوئی چیز نہیں ہے مگر تیزی زبان کی شکایت کرتی ہے رواہ البیہقی ابن عمر کا لفظ
مرفوع یہ ہے جو خاموش رہا اوسنے نجات پائی رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یوں
ہے کہ آدمی کوئی بات کہہ ڈالتا ہے کچھ سوچتا سمجھتا نہیں ہے اوس بات کے سبب نار میں جا گرتا
ہے مشرق مغرب سے بھی دور تر رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یہ ہے کہ ستر برس کی راہ
پر جا پڑتا ہے ؎

هرچه آمد بز باست گفتی
دیگرے را چه گناه است که تو

هرچه آمد به امانت خوردی
خویش را خویش بدوزخ بردی

انس بن مالک کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی آدمی
کسی قوم کو ایسی بات سے ہنساتا ہے اپنے ہمدموں کو تو وہ آسمان پر سے نیچے گر جاتا ہے آفت
اوسپر جفا ہوتا ہے جہنم میں داخل کئے راضی نہیں ہوتا ہے رواہ ابو الشیخ بلال بن حارث
مزنی نے مرفوعاً کہا ہے آدمی کوئی بات رضاے خدا کی کہتا ہے وہ گمان نہیں کرتا کہ کہاں تک پہونچیگی
اوسکے سبب قیامت تک اللہ اوس سے راضی رہتا ہے الحدیث رواہ مالک والترمذی
ابو ہریرہ کی حدیث میں آیا ہے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بیفائدہ بات چھوڑ دے رواہ الترمذی
ام حبیبہ کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر بات آدمی کی وبال ہے اوسپر مگر امر بمعروف یا نہی عن المنکر یا ذکر
خدا رواہ الترمذی مغیرہ بن شعبہ مرفوعاً کہتے ہیں اللہ تعالے تین امر کو مکروہ رکھتا ایک قیل
قال دوسری اضاعت مال تیسری کثرت سوال رواہ البخاری ومسلم انس کی حدیث میں
آیا ہے کہ ایک آدمی مر گیا دوسرے نے کہا تجھے بشارت ہو جنت کی آپ نے فرمایا تجھے کیا خبر اوسنے
کوئی بیفائدہ بات کہی ہو یا بخل کیا ہو رواہ الترمذی ابو یعلی کی روایت میں یوں آیا ہے

کہ وہ آدمی دن احد کے شہید ہوا تھا ❊

بیان خاکساری کا

عیاض بن حمار نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے مجھکو سندیسا بھیجا ہے کہ تم لوگ خاکساری کیا کرو کوئی شخص کسی شخص پر نہ فخر کرے نہ بغاوت رواہ مسلم و ابو داؤد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین گھٹتا مال صدقہ دینے سے نہین بڑہتی بندہ کو عفو کرنے سے مگر عزت تو اضع نہ کی کسی نے خدا کے لئے مگر بلند کر دیا اوسکو خدا نے رواہ مسلم

دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے		جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

ثوبان نے مرفوعاً کہا ہے جو شخص مر گیا اور وہ بری تھا غرور و خیانت و قرض سے وہ جنت مین گیا رواہ الترمذی ابو سعید کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے خاکساری کی واسطے اللہ کے ایک درجہ بلند کرتا ہے اللہ درجہ اوسکا یہانتک کہ اوسکو اعلی علیین تک پہونچاتا ہے الحدیث رواہ ابن حبان سراقہ بن مالک مرفوعاً کہتے ہین کہ جنت والے یہی ضعیف مغلوب لوگ ہونگے رواہ احمد دوسرا لفظ یہ ہے کہ بہتر بندے خدا کے یہی ضعیف مستضعف دو پرانی چادر والے ہین جنکی کچھ پروا نہین کیجاتی تھی اگر خدا پر قسم کہا بیٹھین تو اللہ انکو سچا کر دے رواہ احمد ابو سعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جنت و نار مین حجت ہوئی نار نے کہا مجھمین جبار متکبر لوگ ہونگے جنت نے کہا مجھمین ضعفا مسلمین و مساکین ہونگے اللہ نے ان دونون کے بیچ مین یون فیصلہ کیا کہ تو اے جنت میری رحمت ہے جسپر چاہون تجھ سے رحمت کرون تو اے نار میرا عذاب ہے جسکو چاہون تجھ سے عذاب دون مین تم دونون کو بھر دونگا رواہ مسلم ❊

کجا خود شکر این نعمت گزارم		کہ از دست و زبان آید برون

حدیث مرفوع ابو ہریرہ مین آیا ہے اللہ نے تم سے کبر جاہلیت فخر آبا کو دور کر دیا اب نہین مگر مومن تقی یا فاجر شقی سب لوگ اولاد آدم ہین آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہین رواہ الترمذی

تو تیری ہی چلے تو ہم بہی سیدہے چلین گے رواہ الترمذی اہل علم نے کہا ہے زبان کا جرم بکسر جیم
چہوٹا ہے جرم بضم جیم بڑا ہے حدیث عبداللہ مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے اکثر خطا ابن آدم
کی اسی زبان سے ہوتی ہے رواہ الطبرانی ابوبکر صدیق کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ
بدن میں کوئی چیز نہین ہے مگر تیزی زبان کی شکایت کرتی ہے رواہ البیہقی ابن عمر کا لفظ
مرفوع یہہ ہے جو خاموش رہا اوسنے نجات پائی رواہ الترمذی ابوہریرہ کا لفظ مرفوعاً یون
ہے کہ آدمی کوئی بات کہہ ڈالتا ہے کچہہ سوچتا سمجہتا نہین ہے اوس بات کے سبب نار مین جا گرتا
ہے مشرق مغرب سے بہی دور تر رواہ الشیخان ترمذی کا لفظ یہہ ہے کہ ستر برس کی راہ
پرجا پڑتا ہے ؏

ہرچہ آمد بد بانت گفتی
دیگرے را چہ گناہ ست کہ تو

ہرچہ آمد بد بانت خوردی
خویش را خویش بدوزخ بردی

انس بن مالک کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی آدمی
کسی قوم کو اپنی بات سے ہنساتا ہے یا اپنے یاردن کو تو وہ آسمان پرسے نیچے گر جاتا ہے آتنا
اوپر حفا ہوتا ہے جہنم مین داخل کئے راضی نہین ہوتا ہے رواہ ابوالشیخ بلال بن حارث
مزنی نے مرفوعاً کہا ہے آدمی کوئی بات رضاے خدا کی کہتا ہے وہ گمان نہین کرتا کہ کہانتک پہونچیگی
اوسکے سبب قیامت تک اللہ اوس سے راضی رہتا ہے الحدیث رواہ مالک والترمذی
ابوہریرہ کی حدیث مین آیا ہے اسلام کی خوبی یہہ ہے کہ بیفائدہ بات چہوڑ دے رواہ الترمذی
ام حبیبہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ ہر بات آدمی کی وبال ہے اوپر مگر امر بمعروف یا نہی عن المنکر یا ذکر
خدا رواہ الترمذی مغیرہ بن شعبہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ تعالیٰ تین امر کو مکروہ رکہتا ہے قیل
قال دوسری اضاعت مال تیسری کثرت سوال رواہ البخاری ومسلم انس کی حدیث مین
آیا ہے کہ ایک آدمی مرگیا دوسرے نے کہا تجہے بشارت ہو جنت کی آپنے فرمایا تجہے کیا خبر اوسنے
کوئی بیفائدہ بات کہی ہو یا بخل کیا ہو رواہ الترمذی ابویعلی کی روایت مین یون آیا ہے

کہ وہ آدمی دن احد کے شہید ہوا تھا ؛

بیان خاکساری کا

عیاض بن حمار نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ نے مجھکو سندیسا بھیجا ہے کہ تم لوگ خاکساری کیا کرو کوئی شخص کسی شخص پر نہ فخر کرے نہ بغاوت رواہ مسلم و ابو داؤد حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین گھٹتا مال صدقہ دینے سے نہین بڑہتی بندہ کو عفو کرنے سے مگر عزت تواضع نہ کی کسی نے خدا کے لئے مگر بلند کر دیا اوسکو خدا نے رواہ مسلم

دیکھا تو خاکساری ہی عالی مقام ہے ۔ جون جون بلند ہم ہوئے پستی نظر پڑی

ثوبان نے مرفوعاً کہا ہے جو شخص مر گیا اور وہ بری تھا غرور و خیانت و قرض سے وہ جنت مین گیا رواہ الترمذی ابو سعید کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جسنے خاکساری کی واسطے اللہ کے ایک درجہ بلند کرتا ہے اللہ درجہ اوسکا یہانتک کہ اوسکو اعلیٰ علیین تک پہونچاتا ہے الحدیث رواہ ابن حبان سراقہ بن مالک مرفوعاً کہتے ہین کہ جنت والے یہی ضعیف مغلوب لوگ ہونگے رواہ احمد دوسرا لفظ یہہ ہے کہ بہتر بندے خدا کے یہی ضعیف مستضعف دو پرانی چادر والے ہین جنکی کچھ پروا نہین کیجاتی تہیہ اگر خدا پر قسم کہا بیٹھین تو اللہ انکو سچا کرے رواہ احمد ابو سعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے جنت و نار مین حجت ہوئی نار نے کہا مجھمین جبار متکبر لوگ ہونگے جنت نے کہا مجھمین ضعفا مسلمین و مساکین ہونگے اللہ نے ان دونون کے بیچ مین یون فیصلہ کیا کہ تو اے جنت میری رحمت ہے جسپر چاہون تجھہ سے رحمت کرون تو اے نار میرا عذاب ہے جسکو چاہون تجھہ سے عذاب دون مین تم دونون کو بہر دونگا رواہ مسلم

کجا خود شکر این نعمت گذارم ۔ کہ زور مرد م آزار ے ندارم

حدیث مرفوع ابو ہریرہ مین آیا ہے اللہ نے تم سے کبر جاہلیت فخر آبا کو دور کر دیا اب نہین مگر مومن تقی یا فاجر شقی سب لوگ اولاد آدم ہین آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہین رواہ الترمذی

یعنی پھر فخر کیسا تیہ بلا او نصیبین لوگون کو لگتی ہے جاولاو دنیا اعدار آخرت مین اللّٰھم احفظنا

بیان سچ بولنے کا

منجملہ اون چھ چیزون کے جنپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث عبادہ بن صامت مین ضمانت جنت کی دی ہے ایک سچ بولنا ہی ہے تیہ حدیث بروایت ابن حبان پہلے گذر چکی ہے انس بن مالک کا لفظ مرفوع یہ ہے تم قبول کرو میرے لیے چھ چیزون کو مین قبول کرتا ہون تمہارے لیے جنت کو جب بات کرے کوئی شخص تم مین کا تو جھوٹ نہ بولے جب وعدہ کرے تو خلاف نکرے جب امین ٹھیرے تو خیانت کرے تم چشم پوشی کرو ہاتھون کو روکو شرمگاہونکو بچاؤ رواہ ابی ابی شیبۃ وابو یعلی ابن عمرو کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے چار چیزین ہین جب تیرے اندر ہون تو پھر تجھپر کچھ ضرر نہین ہے کچھ بھی دنیا سے فوت کیون نہوجاوے ایک حفظ امانت دوسرے صدق حدیث تیسرے حسن خلق چوتہے عفت طعمہ رواہ احمد والبیھقی حدیث حسن بن علی مین مرفوعا آیا ہے صدق طمانینت ہے کذب ریبت ہے رواہ الترمذی منصور بن معتمر نے مرفوعا کہا ہے تم قصد کرو سچ بولنے کا گو دیکھو اوسمین ہلاکت کو بیشک سچ مین نجات ہے رواہ ابن ابی الدنیا ھکذا معضلا ورواتہ ثقات ابی مسعود کی حدیث مرفوع یون ہے تم اختیار کرو سچ کو بیشک سچ راہ دکھاتا ہے نیکی کی نیکی لیجاتی ہے جنت کو آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے سچ بولنے کا قصد کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک اللہ کے صدیق یعنی بڑا سچا لکھ لیا جاتا ہے بچو تم جھوٹ سے بیشک جھوٹ راہ دکھاتا ہے فجور کی فجور لیجاتا ہے جہنم کو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے جھوٹ بولنے کا قصد کیا کرتا ہے یہانتک کہ نزدیک خدا کے کذاب یعنی بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے رواہ البخاری لے اللہ تو میرے نام کا اثر میرے کام مین بخش ابن عمر کہتے ہین ایک مرد نے کہا اے رسول خدا عمل اہل جنت کا کیا ہے فرمایا سچ بولنا بندہ نے جب سچ بولا نیکی کی جب نیکی کی امن مین ہوا جنت مین گیا پوچھا عمل اہل نار کا کیا ہے فرمایا جھوٹ بولنا بندے نے جب جھوٹ بولا

فجور کیا جب فجور کیا کافر ہوا جب کافر ہوا نار میں گیا رواہ احمد ؎

راستی موجب رضائے خدا است	کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

قرآن میں فرمایا ہے کونوا مع الصادقین تم رہا کرو ساتھ سچون کے گروہ علما میں اہل حدیث سے زیادہ کوئی سچا نہیں ہوتا ہے اہل دنیا میں پہلے امرا و رؤسا سچے ہوتے تھے مگر اب نہیں اُنسے زیادہ یہی قوم بدعہد بیوفا کذاب دغا باز مکار فریبی خودغرض مطلب آشنا ہوتی ہے ؛

بیان تقوی کا

حدیث عقبہ بن عامر میں مرفوعاً آیا ہے یہہ تمہارے نسب کچھہ کسیکے گالی دینے کو نہیں ہین تم سب آدم ہی کی اولاد ہو کسیکو کسی پر کچھہ فضیلت نہیں ہے مگر دین اور عمل صالح سے رواہ احمد والبیہقی ابوذر سے فرمایا دیکھہ تو بہتر نہیں ہے کسی احمر و اسود یعنی گورے کالے سے مگر یہہ کہ بڑھ جاوے تو اوسپر تقوی میں رواہ احمد و رواتہ ثقات مشہورون جابر بن عبد اللہ کہتے ہین خطبہ پڑھا ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسط ایام تشریق مین فرمایا اے لوگو تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے نہ عربی کو عجمی پر کچھہ فضیلت ہے نہ عجمی کو عربی پر نہ لال کو کالے پر نہ کالے کو گورے پر مگر ساتھہ تقوی کے بڑا بزرگ تم میں نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے جو بڑا متقی پرہیزگار ہے کیون مینے پہونچا دیا سبنے کہا ہان فرمایا اب جو کوئی اسجگہہ حاضر ہے وہ غائب کو پہونچا دے رواہ البیہقی ابوہریرہ کی حدیث میں مرفوعاً آیا ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ ایک منادی کو حکم دیگا کہ پکار دے مینے ایک نسب مقرر کیا ہے تمنے اور نسب مینے تمہارے متقی تر شخص کو بزرگتر ٹھیرایا ہے مگر تمنے نہ مانا یہی کہا کہ فلان بن فلان بہتر ہے فلان بن فلان سے سو آج مین اپنے نسب کو اونچا کرونگا تمہارے نسب کو نیچا بلاؤ متقی کہان ہین رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر والبیہقی مرفوعاً قال والمحفوظ الموقوف مگر یہہ ایسی بات ہے کہ کوئی اپنے جی سے نہیں کہہ سکتا اسکو حکم مرفوع کا ہے دوسری روایت یون ہے باز رہین لوگ فخر کرنے سے لوگون پر

وہ تو گویا ہیں جہنم کے یا اللہ کے سامنے گوبریلے سے بھی زیادہ خوار ہیں جو نجاست کو اپنی ناک
لڑکا تا پھرتا ہے رواہ ابو داؤد والبیہقی واللفظ لہ جاہل امیر فقیر اپنے باپ دادوں پر
بڑا فخر کیا کرتے ہیں رات دن اونکی تعریف توصیف میں رہتے ہیں حالانکہ خوب جانتے ہیں کہ وہ
مشرک بدعتی بد دین بڑے فاسق نالائق دشمن خدا و رسول سینہ زور بے رحم و دنیا ظالم و ستمگار
تھے کسیکو اونکے نسب پر فخر ہوتا ہے کہ وہ بڑے شریف تھے کسیکو اونکی بہادری کا ناز ہوتا ہے کسیکو
حسب پر فخر ہے کہ وہ فلان بادشاہ کی اولاد میں ہے کسیکو کسی امام مجتہد عالم درویش پر فخر ہے کہ ہم
اونکی نسل میں ہیں یہہ سارے فخر بیکار ہیں فخر کی چیز دین و عمل صالح و تقوی ہے نہ یہہ باتیں دنیا
تو مجلسوں میں رات دن یہہ فخر ہوا کرتا ہے تو ہاں وہ جہنم کے کوئلے ہوگئے ہیں یا جعل کیطرح نجاست
کے کیڑے اللہ تعالے نے اہل دین کو اس واہیات خرافات سے ہمیشہ اپنی عافیت و صحت میں
رکھا ہے شعر

بندہ شرع شدی ترک نسب کن جامی	کہ درین راہ فلان ابن فلان چیزے نیست

سلمان فارسی سے اگر کوئی پوچھتا کہ تم کسکے بیٹے ہو تو کہتے میں اسلام کا فرزند ہوں آدمی کا ترفع
تقوی سے حسب دین سے ہوتا ہے نہ ان باتوں سے شعر

اعتبار شرف آدمیان از حسب است	ہر تحقیق نسب آدم و حوا کافی ست

جسمین دینداری نہیں ہے وہ اگر خاص پیغمبر کا بیٹا یا پوتا یا نواسا ہو تو کیا ہوتا ہے اگر دیندار
تقوی شعار ہے تو ابو جہل کا بیٹا ہو تو بھی کچھ عار نہیں ہے شعر

بس ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم	ز خاک مکہ ابو جہل این چہ بوالعجبی ست

اے اللہ تو ہمکو متقی کر فسق و فجور کذب و زور سے بچا ہمکو یہہ بات اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی بخوبی سمجھا دے کہ آدمی دو ہی طرح کے ہوتے ہیں ایک مومن متقی دوسرے فاجر شقی و گر ہیچ
لاحول ولا قوة الا باللہ

بیان دور کرنے ایذا کی چیز کا راہ سے

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے کہ ایمان کچھ اوپر ستر شعبے ہیں ادنی ایمان یہہ ہے کہ راہ سے ایذا کی چیز
دور کرے ارفع ایمان یہہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے رواہ الشیخان ابوذر نے مرفوعاً کہا ہی مجھپر
اعمال نیک و بد میری امت کے عرض کیے گئے محاسن اعمال مین مینے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے
پایا الحدیث رواہ مسلم دوسری روایت مین یہہ لفظ آیا ہے کہ دور کرنا تیرا پتھر کانٹے کا لوگون
کی راہ سے صدقہ ہے رواہ البیہقی معقل بن یسار مرفوعاً کہتے ہین جس نے دور کی کوئی چیز
راہ سے مسلمانون کے لکھی گئی ہے اوسکے لئے ایک نیکی جسکی ایک نیکی بھی قبول ہوئی وہ جنت مین گیا
رواہ الطبرانی فی الکبیر والبخاری فی کتاب الادب المفرد ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
ایک آدمی رستہ پر چلا جاتا تھا ایک شاخ خاردار پائی اوسکو رستہ سے الگ کر دیا اللہ تعالے نے
اوسکا شکر مانا اوسکو بخشدیا رواہ الشیخان مسلم کا لفظ یہہ ہے مینے ایک آدمی کو دیکھا جنت
مین لوٹ پوٹ رہا ہے ایک درخت کے سبب سے کہ راہ مین تھا وہ مسلمانون کو ایذا دیتا تھا اسنے اوسکو
کاٹ کر پھینکدیا۔

بیان قتل کرنے گرگٹ و سانپ و بچھو کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے جسنے قتل کیا گرگٹ کو پہلے مار مین اوسکو اتنی نیکیان ملین گی
جس نے دوسری بار مین مارا اوسکو اتنی نیکیان ہونگی پہلی مار سے کم جسنے تیسری بار مین مارا اوسکو اتنی
نیکیان ملین گی پہلی بار سے کم رواہ مسلم ابراہیم علیہ السلام جب آگ مین ڈالے گئے تھے تب یہی گوہ
اوس آگ کو سلگاتا تھا اسلئے حکم اسکے مارنے کا دیا گیا ہے یہہ مضمون حدیث عائشہ مین نزدیک
ابن حبان و نسائی کے آیا ہے صحیحین مین بھی اسکا ذکر ام شریک سے اس لفظ سے ہے کان ینفخ
علی ابراهیم ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہہ ہے جس نے قتل کیا کوئی سانپ اوسکو سات نیکیان
ملین گی جسنے انجام بد سے ڈر کر اوسکو نہ مارا وہ ہم مین سے نہین ہے رواہ احمد ابو یعلی کی حدیث
مرفوع مین یون آیا ہے جب تم گھر مین کوئی سانپ دیکھو تو کہو تجھے قسم ہے اوس عہد کی جو تجھ سے

نوح وسلیمان علیہما السلام نے لیا ہے کہ تو ہمکو ایذا نہ دے اسپر اگر وہ پھر آوے تو اوسکو مار ڈالے رواہ ابو داؤد خصوصا اوس سانپ کو جسکے سر پر دو نقطے ہوں کہ وہ اندھا کر دیتا ہے حمل گرا دیتا ہے حدیث ابن عباس میں چار جانوروں کے مارنے سے منع فرمایا ہے چونٹی شہد کی مکھی ہدہد صرد رواہ ابو داؤد اسیطرح مینڈک کو مار کر علاج میں ملانے سے نہی فرمائی ہے اسکو ابو داؤد نے عبد الرحمن بن عثمان سے روایت کیا ہے ۃ

بیان ایفاء وعدہ وامانت کا

حدیث ابن مسعود میں مرفوعا آیا ہے قتل ہونا راہ خدا میں سب گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے مگر امانت کا قیامت میں جب اوس سے کہا جاویگا کہ امانت دے وہ کہیگا دنیا میں چلے گئے حکم ہوگا اسکو ہاویہ میں لیجاؤ پھر فرمایا نماز امانت ہے وضو امانت ہے وزن امانت ہے پیمانہ امانت ہے اسیطرح اور بہت سی چیزوں کو گنا پھر فرمایا کہ سب سے زیادہ سخت ودیعت ہے رواہ احمد والبیہقی موقوفا اسکی سند جید ہے ۵

آسمان بار امانت نتوانست کشید		قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند

معلوم ہوا کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں مگر امانت و قرض کسی طرح کی امانت کسی طرح کا قرض کیوں نہو فرائض و محارم خدا کے امانت ہیں حقوق عباد بندوں کی امانت ہیں امانت میں خیانت کرنا جہنم کا مول لینا ہے اللہ بچاوے آپ نے ابن عمر کی حدیث میں صاف فرما دیا ہے کہ نہیں ہے ایمان اوسکا جسکو امانت نہیں ہے الحدیث رواہ الطبرانی حدیث علی میں مرفوعا منجملہ پندرہ علامت قیامت کے یہ بھی آیا ہے کہ غنیمت کو دولت امانت کو غنیمت سمجھ لینگے الحدیث رواہ الترمذی عمران بن حصین کی حدیث میں بعد قرون ثلثہ کے یہ فرمایا ہے کہ پھر ایک ایسی قوم ہوگی کہ جو بے طلب گواہی دینگے امانت میں خیانت کرینگے نذر وفا نکرینگے اون میں فربہی ظاہر ہوگی الحدیث رواہ الشیخان ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے جب جمع کریگا اللہ

اولین وآخرین کو دن قیامت کے تو بلند کریگا واسطے ہر عہد شکن کے ایک جھنڈا کہا جاویگا کہ یہہ
بد عہدی عہد شکنی ہے فلان بن فلان کی اسکو مسلم نے روایت کیا ہے عہد بہی ایک امانت ہو تا ہے
اوسکا توڑنا گویا خیانت ہے حدیث ابی ہریرہ مین یہہ دعا مرفوعاً آئی ہے اعوذ بك من الخیانۃ
فانہا بئست البطانۃ رواہ ابوداؤد روایت مرتضوی مین مرفوعاً آیا ہے جسنے توڑا ذمہ
کسی مسلمان کا اوسپر لعنت ہے خدا و ملائکہ و سارے لوگون کی اوسکا نہ فرض قبول نہ نفل رواہ
مسلم حدیث انس مین یہہ بہی فرمایا ہے کہ نہین ہے دین اوسکا جسکا عہد نہین ہے رواہ احمد
وابن حبان بریدہ مرفوعاً کہتے ہین نہین توڑا کسی قوم نے عہد کو مگر اونمین قتل پہیلا نہ ظاہر ہوا
زنا کسی قوم مین مگر مسلط ہوئی اونپر موت نہ منع کیا کسی قوم نے زکوۃ کو مگر بند ہو گیا اون پہ
برسنا پانی کا رواہ الحاکم

بیان محبت کا اللہ کے لیے

انس سے مرفوعاً آیا ہے تین چیزین ہین جس کسی شخص مین ہونگی وہ مزا ایمان کا پاویگا ایک وہ
شخص کہ اللہ و رسول اوسکو سب سے زیادہ محبوب ہون دوسرا وہ شخص کہ سچا ہے کسی بندہ کو
مگر اللہ کے لیے تیسرا وہ شخص جو کافر ہونیکو بعد نکلنے کے کفر سے ایسا مکروہ جانے جیسے آگ مین
گرنے کو رواہ الشیخان اس حدیث کی شرح پانچ جزو مین بیٹہے لکہی ہے تقویۃ الایقان
بشرح حدیث حلاوۃ الایمان اوسکا نام ہے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ تعالے
دن قیامت کے فرماویگا کہان ہین محبت رکہنے والے بسبب میرے جلال کے آج مین اونکو سایہ
دونگا اپنے سایہ مین الحدیث رواہ مسلم دوسرا لفظ یہہ ہے جسکو خوش آوے یہہ بات کہ وہ
پاوے حلاوت ایمان کی تو چاہیے کہ دوست نرکہے کسی شخص کو مگر اللہ ہی کے لیے رواہ الحاکم
تیسری روایت مین ذکر ہے سات گروہ کا جنکو خدا کا سایہ ملیگا انمین ایک وہ دو آدمی ہین کہ جو
اللہ کی دوستی کے لیے آپسمین جمع ہوتے جدا ہوتے ہین الحدیث رواہ الشیخان ابن

مسعود کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ منجملہ ایمان کے ایک یہہ بات ہے کہ کوئی کسی کو چاہے
مگر اللہ کے لیے بغیر کسی مال کے جو اوسکو دیا ہے رواہ الطبرانی یعنی محسن کی محبت اور جیز
ہے غیر محسن کی محبت خدا ہی کے لئے ہوتی ہے انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے دو شخص آپسمین دوست ہوتے ہین اونمین زیادہ محبوب خدا کو وہ شخص ہے جسکو
اپنے دوست سے زیادہ محبت ہے رواہ ابو یعلی ابن حبان کا لفظ یہہ ہے کہ افضل ان
دونون مین وہ ہے جو اپنے صاحب سے شدید الحبۃ ہے معاذ نے مرفوعاً کہا ہے محبت کرنے
والے راہ خدا مین سایہ عرش کے نیچے ہونگے جس دن سوائے خدا کے سایہ کے کسیکا سایا نہوگا
نبی وشہید اونپر رشک کرینگے رواہ ابن حبان ابو الدرداء کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اوٹھاویگا اللہ کچھہ قومون کو دن قیامت کے اونکے موںہہ پر
نور ہوگا وہ موتیون کے منبر پر بیٹھے ہونگے لوگ اونپر رشک کرینگے وہ نہ انبیا ہین نہ شہدا ایک
اعرابی نے گھٹنون کے بل کھڑے ہوکر کہا ذرا بتا دیجیے کہ ہم اونکو پہچان رکھین فرمایا وہ محبت
کرنیوالے ہین راہ خدا مین مختلف قبائل مختلف بلاد سے باہم جمع ہوکر خدا کا ذکر کرتے ہین رواہ
الطبرانی عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللہ کے بندون مین سے وہ لوگ ہین جو نہ پیغمبر ہین نہ
شہید مگر پیغمبر وشہید بھی اونپر رشک کرینگے اونکا مرتبہ دیکھکر دن قیامت کے کہا ہمکو اون کی
خبر دیجیے فرمایا یہہ ایک قوم ہے جو محبت رکھتی ہے آپسمین اللہ کی رحمت سے بغیر کسی رشتہ داری
یا مال کے جسکا لین دین کرے قسم ہے اللہ کی انکے موںہہ نور ہین یہہ نور پر ہونگے نہ ڈرینگے
جس وقت کہ لوگون کو ڈر ہوگا اور نہ غم کہا وینگے پھر یہہ آیت پڑھی الا ان اولیاء اللہ لا خوف
علیہم ولا ہم یحزنون رواہ ابو داؤد ابو امامہ کا لفظ مرفوع یون ہے جسنے دوست
رکھا کسیکو اللہ کے لئے دشمن رکھا کسیکو اللہ کے لئے دیا اللہ کے لئے منع کیا اللہ کے لئے اوسنے
ایمان اپنا کامل کر لیا رواہ ابو داؤد ابو ذر سے مرفوعاً مروی ہے کہ افضل اعمال حب فی اللہ
بغض فی اللہ ہے رواہ ابو داؤد انس کہتے ہین ایک آدمی نے پوچھا قیامت کب ہوگی

فرمایا تونے اوسکے لئے کیا تیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہین فقط اتنی بات ہے کہ مین اللہ و رسول
کو دوست رکھتا ہون فرمایا تو اوسی کے ساتھ ہوگا جسکو چاہتا ہے انس نے کہا ہم کسی چیز
سے ایسے خوش نہین ہوئے جیسی اس بات سے ہمکو خوشی ہوئی پھر کہا انا احب النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وابا بکر وعمر وارجوان اکون معھم بحبی ایاھم رواہ الشیخان
ایک روایت بخاری مین یون ہے کہ ایک صحرائی آدمی آیا اوسنے کہا قیامت کب قائم ہوگی فرمایا
افسوس ہے تجھکو تونے اوسکے لئے کیا تیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہین مگر مین اللہ و رسول کو
دوست رکھتا ہون فرمایا انک مع من احببت صحابہ نے کہا ونحن کذلک فرمایا نعم ففرحنا
یومئذ فرحا شدیدا ترمذی کا لفظ یہ ہے مارایت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرحوا بشئی اشد منہ ایک آدمی نے کہا کوئی کسیکو بسبب کسی کار خیر کے
دوست رکھتا ہے لکن اوسطرح کا کام نہین کرتا فرمایا المرء مع من احب ابن مسعود کا لفظ یہ
ہے ایک آدمی آیا اوسنے کہا بھلا ایک آدمی ایک قوم کو چاہتا ہے مگر اونسے نہین ملا یعنی عمل مین
فرمایا المرء مع من احب رواہ البخاری ابوذر نے کہا اے رسول خدا آدمی کسی قوم کو چاہتا
ہے مگر اونکا سا عمل نہین کرسکتا فرمایا انت یا اباذر مع من احببت انہون نے کہا مین اللہ و
رسول کو چاہتا ہون فرمایا فانک مع من احببت ابوذر نے اسکا اعادہ کیا آپنے بھی وہی فرمایا
رواہ ابوداؤد ان حدیثون مین بڑی بشارت ہے اونکے لئے جو موحد متبع سنت ہین اسلئے
کہ انکی محبت ساتھ خدا و رسول کے مسلم الثبوت ہے کہین بدون محبت کے یہ ہوسکتا ہے کہ آدمی
کسی کی بات کو سبکی بات پر مقدم رکھے انہون نے حدیث رسول اللہ کو گو زبان رسول اللہ سے نہیں
سُنا ہے مگر حاملان سنت سے تو ضرور ہی سنا ہے یہ رتبہ بھی کچھ کم نہین ہے ع

حرف از زبان دوست شنیدن چہ خوش بود		یا از زبان آنکہ شنید از زبان دوست

اے رب ہم اس مونہہ سے نہین کہہ سکتے کہ ہم کسیکو دوست رکھتے ہین اسلئے کہ ہمارے عمل سراپا زلل
وخلل مین تو چاہے تو ہمکو اپنے اور اپنے رسول کے دوستون مین شامل کرلے گو ہم قاصر العمل ناقص العقل

ہین کیونکہ ہم کیسے ہی کیوں نہون آخر بہتر تیرے ہین کو تجھکو ہم سے بہتر ہے ہین اللہم غفرا مدرنہ
ابو سعید خدری ہین مرفوعاً آیا ہے تو پاس نہ بیٹھ مگر مومن کے نہ کھائے کھانا تیرا مگر متقی رواہ
ابی حبان عائشہ کہتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے شرک پوشیدہ تر ہے
چال سے چونٹی کی پتھر پر اندہیری رات ہین آدنی شرک یہ ہے کہ دوست رکہے کسیکو تو ذرا سے
جور پر دشمن رکہے تو کسیکو ذرا سے عدل پر تہین ہے دین مگر یہی حب و بغض قال اللہ تعالےٰ
قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ رواہ الحاکم۔

بیان ہمنشین نیک کا

ابو موسی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے مثال ہمنشین نیک و بد کی
ایسی ہے جیسے مشک والا اور بہٹی پہونکنے والا مشک والا کچھہ تجھکو دیگا یا کچھہ تو اوس سے مول
لیگا یا اوسکی خوشبو پاویگا بہٹی پہونکنے والا تیرے کپڑے جلادیگا یا تو اوسکی بدبو پاویگا رواہ
الشیخان انس کا لفظ مرفوع یہ ہے جلیس صالح ایسا ہے جیسے صاحب مشک کہ اگر کچھہ اوس سے
تجھکو نہ ملیگا تو خوشبو ہی پہونچ جاویگی جلیس سوء ایسا ہے جیسے صاحب کیر کہ اگر سیاہی اوسکی
تجھکو نہ پہونچے تو دہوان تو ضرور ہی پہونچیگا رواہ ابو داؤد ابن عمر کہتے ہین آپ نے فرمایا کہ
تم مین کسی شخص کو اوسکی مجلس سے اوٹھا کر آپ وہان نہ بیٹھے لیکن جگہہ و کشادگی کرو کشادگی
کریگا اللہ تمہارے لئے رواہ الشیخان حدیث ابو سعید خدری ہین مرفوعاً آیا ہے بہتر مجلس
وہ ہے جو وسیع تر ہو رواہ ابو داؤد دوسرا لفظ الحکایہ یہ ہے کہ جب لوگون نے کہا ہم
بے راہون پر بیٹھے بات چیت کئے ہوئے نہین بنتا تو فرمایا راہ کا حق ادا کرو کہا کیا فرمایا آنکہ
بند کرو ایذا دہی سے باز رہو سلام کا جواب دو امر معروف نہی عن المنکر کرو رواہ الشیخان۔

بیان وبقبلہ بیٹھنے کا۔

ابو ہریرہ مرفوعاً کہتے ہین ہر چیز کے لئے ایک سید ہے سید مجالس قُبال قبلہ ہے رواہ الطبرانی
یعنی قبلہ کیطرف موںنہ کرکے بیٹھنا اللھم ارزقنا ؛

بیان سکونت کا ملک شام مین

ابن عمر سے مرفوعاً آیا ہے اے اللہ برکت دے ہمارے شام ہمارے یمن مین الحدیث رواہ الترمذی
ابن حوالہ نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تم لشکر کے لشکر ہوجاؤگے
ایک لشکر شام مین ہوگا ایک یمن مین ایک عراق مین اونہون نے کہا اگر مین اوسوقت کو پاؤن تو
کدہر ہون فرمایا شام کو اختیار کر کہ اوسی زمین کو خدا نے پسند کیا ہے وہان نیک بندے اوسکے
آتے ہین اگر تم نہ مانو تو پہر یمن کو اختیار کرو وہان کے تالاؤن کا پانی پیو اللہ کفیل ہوا ہے شام
اور شام والون کا رواہ ابوداؤد یہہ حدیث اخبار ہے حالت آخر زمان سے جسوقت کہ قیام
قیامت سر پر آجاویگا لکن جب شام مین بہتر ارض ٹہیرا تو جس زمانہ مین وہان کا رہنا بن سکے خالی
راحت و نجات سے نہین ہے ابن عمرو کا لفظ یہہ ہے مینے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو فرماتے تہے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت بعد ہجرت کے بہترین اہل زمین وہ لوگ ہونگے جو مہاجر ابراہیم
علیہ السلام کو لازم پکڑینگے زمین مین بدترین اہل زمین باقی رہجاوینگے اونکو زمین پہینکدے گی
اللہ کا جی اونسے گہن کریگا آگ اونکا حشر ہمراہ بندرون سورون کے کریگی رواہ ابوداؤد
ابوالدرداء کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے تم سنلو جبکہ فتنے واقع ہونگے تو ایمان اوسوقت شام
مین ہوگا رواہ احمد یہہ وقت بڑے فتنون کا ہے اگر کسی سے بن سکے تو شام مین جا رہے ابہی
کچھہ نہین گیا ہے رستہ کہلا ہے صبح کا بہولا اگر شام کو آیا تو اوسکو بہولا نہین کہتے ہین ابن حوالہ
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین ایک سفید ستون دیکھا گویا موتی
ہے فرشتے اوسکو اوٹہائے لئے جاتے تہے پوچھا یہہ کیا ہے کہا عمود کتاب ہے ہمکو حکم ہے کہ ہم اسکو
شام مین لیجاکر رکہین پہر فرمایا مین سوتا تہا مینے دیکھا کہ ستون کتاب کا میرے سرہانے سے اُچک

لیا گیا یعنے گمان کیا کہ اللہ عزوجل اہل ارض سے الگ ہوا دیکھا تو ایک نور چمکتا ہوا میرے روبرو ہے اوسکو شام میں رکھدیا ابن حوالہ نے کہا مین کہان رہون فرمایا تو شام مین رہ رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات ظاہر حدیث یہہ ہے کہ شام مین علم کتاب اللہ رکھا گیا ہے وہان کے علما عارف وعامل کتاب وسنت ہوتے رہے ہین حران دمشق قدس سب داخل شام ہے شیخ الاسلام ابن تیمیہ حافظ ابن القیم اور اونکے اقران واماثل وتلامذہ سب اسی زمین شام سے اوٹھے ہین جسقدر علم توحید واتباع اونکی ہمت عالی سے دنیا مین آجتک باقی رہگیا ہے وہ سب اہل انصاف پر روشن ہے ابو امامہ کا لفظ مرفوع یون ہے شام برگزیدہ خدا ہے سارے شہرون مین سے وہان پہنچے ہوئے بندے خدا کے آتے ہین جو کوئی شام سے نکلا وہ خدا کے غصے سے نکلا جو کوئی وہان گیا وہ خدا کی رحمت سے گیا رواہ الحاکم والطبرانی زید بن ثابت کہتے ہین ایکدن ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے آپنے فرمایا خوشی ہو شام کو رحمن کے فرشتے اپنے پر اوسپر کھولے ہوئے ہین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے اصحاب حدیث جیسے اہل صحاح ستہ وغیرہ گو انمین بعض ملک شام کے نہ تھے مگر اکثر رہنا بسنا انکا اسی ملک مبارک مین تھا گویا سارا علم حدیث اسی ارض مقدس سے سارے جہان مین پھیلا ہے مصداق فضیلت شام کے یہی لوگ ہین نہ اور کوئی مسند احمد ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے آخر زمانے مین ایک آگ نکلیگی طرف سے حضرموت کے وہ لوگون کو گھیر لیا دیگی ہمنے کہا ہمکو کیا حکم ہوتا ہے فرمایا تم شام کو جاؤ رواہ الترمذی یہہ آگ ابھی تک نہین نکلی مگر زمانہ اوسکے نکلنے کا ہوا اور یہہ قرائن صحیحہ قریب تر معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم ابو الدرداء کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ملحمہ کبری مین خیمہ مسلمانون کا ایک زمین پر ہوگا جسکو غوطہ کہتے ہین وہان ایک شہر ہے جسکو دمشق بولتے ہین وہ شہر اوس دن بہترین منازل مسلمین ہوگا رواہ الحاکم بہرحال یہہ وہ جگہہ ہے جسکے حق مین اللہ تعالے نے فرمایا ہے بارکنا حولہ حشر آخر زمان یہین ہوگا حشر آخرت بھی یہین سے ہوگا بیت المقدس زمین شام کی ناف ہے شام کا ملک اعدل اقالیم ہے

ہمارے بڑے باوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہی شام مقام ہجرت تہا ضد انبیار کی قبور گرد قدس ہین گو قبر ہر واحد متعین نہین ہے ؃

بیان رفقار سفر کا

ابن عباس نے مرفوعاً کہاہے بہتر یار چار ہین بہترین سریا چار سو ہین بہتر لشکر چار ہزار ہین بارہ ہزار آدمی براہ قلت مغلوب نہین ہوتے ہین رواہ ابو داؤد آدمی جب سفر کرے تنہا نہ جاوے کیونکہ حدیث ابن عمر مین مرفوعاً آیا ہے اگر جانین لوگ وہ بات جو مین جانتا ہون کہ تنہائی مین کیا آفت ہے تو کبہی ایک سوار بہی اکیلا رات کو نہ چلے رواہ البخاری بلکہ حدیث ابی ہریرہ مین تنہا صحرا نورد پر لعنت آئی ہے رواہ احمد عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی روایت مین ایک سوار کو ایک شیطان دو سوار کو دو شیطان تین سوار کو قافلہ فرمایا ہے رواہ الحاکم و مالک ؃

بیان ذکر خدا کا وقت سوار ہونیکے

حدیث ابو لاس خزاعی مین فرمایا ہے ہر اونٹ کے کوہان پر ایک شیطان ہوتا ہے سو تم ذکر کرو اللہ کا جب اوسپر سوار ہو الحدیث رواہ ابن خزیمۃ حمزہ بن عمرو کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ تم بسم اللہ کہو عقبہ بن عامر مرفوعاً کہتے ہین جو کوئی سوار اپنی راہ مین اللہ و ذکر اللہ سے کام رکہتا ہے تو ایک فرشتہ اوسکا ردیف ہوجاتا ہے اور جو کوئی شعر وغیرہ پڑہتا جاتا ہے اوسکا ردیف شیطان ہوجاتا ہے رواہ الطبرانی ؃

بیان چلنے کا راتکو اور ترنیکا آخر شب مین

حدیث انس مین فرمایا ہے تم رات کو سفر کیا کرو زمین رات کو لپیٹ دی جاتی ہے رواہ ابو داؤد

یعنی بدسہا فت معلوم نہین ہوتا کسل راہ کم ہوتا ہے جابر بن عبد اللہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے
کہ سچو تم تعریس سے شاہ راہ پر اور نماز پڑہنے سے وہان کہ وہ جگہہ ہے سانپون درندون
کی وہان پر قضاء حاجت بہی نکرو کہ یہہ کام لعنت پڑنے کا ہے رواہ ابن ماجۃ تعریس کہتے
ہین مسافر کے آخر شب مین اوترنے کو ابو ثعلبہ خشنی نے مرفوعا کہا ہے لوگ الگ الگ گہاٹیون
مین اوترتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جدا جدا اوترنا تمہارا
گہاٹی جنگل مین طرف سے شیطان کے ہے پہر جب وہ کہین اوترتے تو ملے جلے ہوئے اوترتے
رواہ ابوداؤد ؁

بیان ذکر خدا کا ٹہوکر لگتے وقت جانور کو

ابو الملیح کے باپ ردیف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہے اونٹ کو ٹہوکر لگی انہون نے
کہا ہلاک ہو شیطان فرمایا یہہ نہ کہہ وہ اس کہنے سے پہولکر برابر ایک گہر کے ہوجاتا ہے کہتا ہے
میری قوت سے یہہ ٹہوکر لگی بسم اللہ کہہ کہ وہ مثل مکہی کے چہوٹا بنجاتا ہے رواہ البخاری
یہی مضمون حدیث ابی تمیمہ مین نزدیک احمد کے مرفوعا آیا ہے مگر سوا ہے بعیر کے ذکر حمار کا کیا ہے

جب منزل پر اوترے تو کیا کہے

خولہ بنت حکیم مرفوعا کہتے ہین کہ جو کوئی منزل پر اوترا پہر اوسنے یہہ کہا اعوذ بکلمات اللہ
التامات من شر ما خلق اوسکو کوئی چیز نقصان نہ پہونچائیگی جب تک کہ اوس منزل سے
کوچ کرے رواہ مسلم ؁

بیان دعا کرنیکا پس پشت

ام الدرداء مرفوعا کہتی ہین کہ جب کوئی آدمی اپنے بہائی کے لئے اوسکی پس پشت دعا کرتا ہے

تو فرشتے یہہ کہتے ہین و لک مثل ذلک رواہ مسلم وابوداؤد واللفظ لہ ابن عمرو کا لفظ
مرفوع یہہ ہے کہ بہت سریع الاجابت وہ دعا ہے جو غائب شخص واسطے غائب کے کرتا ہے اسکو بھی
ابو داؤد نے روایت کیا ہے ابو ہریرہ نے مرفوعًا کہا ہے تین دعائین مستجاب ہین اونمین کچھہ
شک نہین ہے دعا باپ کی دعا مظلوم کی دعا مسافر کی رواہ ابوداؤد والبزار لفظ بزار کا
یون ہے تین آدمی ہین اللہ پر حق ہے کہ اونکی دعا کو نہ پھیرے ایک صائم جب تک کہ افطار کرے
دوسرا مظلوم جب تک کہ مدد پاوے تیسرا مسافر یہانتک کہ پھر آوے لے اللہ مین دعا کرتا ہون
تجھہ سے اس بات کی کہ تو میری ذریت کو صلاح وارین بخش اونکے علم و عمر و مال و اہل و عیال مین
برکت دے ایمان پر اونکو جلا ایمان پہ اوٹھا آخرت مین میری اور اونکی مغفرت کر مجھکو اون سے
اونکو مجھہ سے محبب وعدہ قرآن پاک ملا اللہم آمین ؛

مرنا غربت کا

ابن عمرو نے کہا ہے ایک شخص اہل مدینہ سے مدینے مین مرا او سپر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے نماز جنازہ پڑہی فرمایا یا لیتہ مات بغیر مولد یعنی کاش یہہ شخص سوا اپنے اس
مولد کے کہین اور مرتا کہا کسلیئے فرمایا آدمی جب غیر مولد مین مرتا ہے تو اوسکے مولد سے انقطاع
اثر تک جنت مین ناپتے ہین رواہ النسائی منذری نے کہا یہہ بھی آیا ہے کہ موت غربت کی
شہادت ہوتی ہے مگر یہہ حدیث درجہ حسن کو نہین پہونچی ہے انتہٰی نہ پہونچے اگلی حدیث کیا کم ہے
باواز بلند نوید مغفرت دے رہی ہے اللہم ارزقنا شہادۃ فی سبیلک واجعل موتنا
فی بلد رسولک امین ؛

کتاب التوبۃ

بیان شتابی کرنے کا توبہ مین

ابو موسیٰ مرفوعاً کہتے ہیں اللہ عزوجل رات کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے دنکو
ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا بدکار تائب ہو یہانتک کہ سورج مغرب سے نکلے رواہ مسلم معلوم
ہوا کہ طلب توبہ کی طرف سے خدا کے ہر رات دن رہتی ہے اب اگر کوئی عاصی دیر لگاتا ہے تو
اپنا برا کرتا ہے اور ہر سے تو قبول توبہ میں کچھ بھی تاخیر نہیں ہوتی ہے ؎

توبہ از بادہ در آغاز جوانی کردم		اول مستی من بود کہ ہشیار شدم	۱

ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے جس نے توبہ کی پہلے اسکے کہ سورج مغرب سے نکلے اللہ اوسکی توبہ قبول
کرتا ہے رواہ مسلم افسوس ہے کہ لوگ گناہ کیے کرتے مرجاتے ہیں توبہ نہیں کرتے باوجودیکہ
ابھی تک سورج پچھم سے نہیں نکلا ہے حدیث صفوان بن عسال میں مرفوعاً آیا ہے کہ یہ دروازہ
مغرب کیطرف ہے عرض اوسکا چالیس یا ستر برس کی راہ ہے جسدن خدا نے آسمان زمین بنائے
تھے اوس دن سے یہ دروازہ واسطے توبہ کے کھول رکھا ہے جب تک سورج اوسطرف سے نہ
نکلے گا بند نہوگا رواہ الترمذی ابن مسعود کی حدیث مرفوع یوں ہے کہ جنت کے آٹھ
دروازے ہیں سات بند رہتے ہیں ایک توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے جب تک کہ اوسطرف سے
سورج نکلے رواہ الطبرانی ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہیں اگر تم اتنے قصور کرو کہ آسمان تک
پہونچ جاویں تو بھی اللہ تمہاری توبہ قبول کریگا رواہ ابن ماجۃ جابر کا لفظ مرفوع
یہ ہے کہ منجملہ سعادت آدمی کے ایک یہ بات ہے کہ اوسکی عمر زیادہ ہو اللہ اوسکو توبہ رجوع
نصیب کرے رواہ الحاکم عائشہ نے مرفوعاً کہا ہے جسکو یہ بات خوش آوے کہ وہ ایک
محنتی عابد سے بڑھ جاوے اوسکو چاہیے کہ گناہوں سے باز رہے رواہ ابو یعلی معلوم
ہوا کہ گناہ سے بچنا زیادہ عبادت کرنے پر مقدم ہے انس کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ سارے بنی آدم
خطا وار ہیں بہتر خطا واروں میں وہ لوگ ہیں جو بہت توبہ کرتے رہتے ہیں رواہ الترمذی
ابوہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے جب کوئی بندہ گناہ کرتا ہے
پھر کہتا ہے کہ اے رب میں نے گناہ کیا تو مجھکو بخشدے اللہ کہتا ہے اس بندہ کو معلوم ہے کہ

اوسکا رب گناہ بخشتا ہے گناہ پر پکڑتا ہی سو اوسکا گناہ بخشا گیا پہر وہ بندہ کچھہ ٹہیرا اور گناہ
کرتا ہے پہر کہتا ہے مجھہ سے گناہ ہوا تو اوسکو بخشدے اللہ فرماتا ہے اسکو معلوم ہے کہ اسکا
رب گناہ بخشتا گناہ پر دار وگیر کرتا ہے مینے گناہ اوسکا بخشدیا پہر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا
ہے ٹہرکا رہتا ہے پہر کوئی اور گناہ کر بیٹہتا ہے کہتا ہے اے رب مجھہ سے گناہ ہوگیا تو اوسکو معاف
فرما بخشدے تو رب کہتا ہے یہہ بندہ جانتا ہے کہ اوسکا ایک رب ہے وہ گناہ بخش گناہ گیر ہے مینے
اپنے بندے کا گناہ بخشدیا اب وہ جو چاہے سو کرے رواہ الشیخان معلوم ہوا کہ کوئی انسان
تکرار خطا و گناہ سے ناامید نہو ہان اتنا چاہیے کہ جب شامت اعمال سے کوئی گناہ ہو جاوے
تو اوسکے ساتھہ ہی توبہ بہی لگی چلی جاوے پہر دیکہین کہ کسطرح وہ گناہ بخشا نہین جاتا ہے
اللہ تعالے ضرور ہی اوس قصور و خطا کو معاف کریگا ؁

دیکہنا ہین مجہے ساقی ترے میخوار کے ہوش		دور کے ساتھہ لگی جائے چلی گردش چشم

منذری نے کہا فلیعمل ما یشاء کے یہہ معنی ہین کہ جب گناہ ہوجاتا ہے تو استغفار و توبہ
بہی کرلیتا ہے پہر طرف اوسکے عود نہین کرتا کیونکہ یہہ فرمایا ہے کہ پہر اوس سے اور گناہ ہوا یعنی نہ
وہ اگلا بلکہ دوسرا یہہ مطلب نہین ہے کہ گناہ کرتا جائے زبان سے استغفار بہی پڑہتا جائے
نہ گناہ چہوڑے نہ عود ترک کرے کہ یہہ توبہ کذابین کی ہے انتہے ابن عمر و مرفوعاً کہتے ہین قبول
کرتا ہے اللہ توبہ بندے کی جبتک کہ غرغر نکرے رواہ الترمذی یعنی جان گلے تک نہ پہونچے
جب حالت احتضار آگئی دم مین دم نہ رہا تو اب توبہ کیا کام دیگی وقت تو ہاتہہ سے نکلگیا ؁

	بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند		توبہ ہا را نفس باز پسین دست رد ست	

معاذ بن جبل کی روایت مین یون ارشاد فرمایا ہے کہ جب تجہہ سے کوئی بدی ہو جاوے تو اوسکے
لئے توبہ کر چہپے گناہ کی چہپی توبہ کہلے گناہ کی کہلی توبہ رواہ الطبرانی ابن عباس مرفوعاً
کہتے ہین پشیمان اللہ کی رحمت کا انتظار کرتا ہے اترانے والا خدا کی دشمنی کا منتظر ہے اے بندو
اللہ کے تم جان لو کہ ہر عامل عنقریب اپنے عمل کے پاس آویگا دنیا سے نہ نکلیگا جبتک کہ اچہا

برا عمل اپنا نہ دیکھے اعمال کا اعتبار خاتمے پر ہے راتدن دو سوار یان ہین سو تم اونپر سوار
ہو کر طرف آخرت کے چلو دیر کرنے سے بچو موت ناگہان آتی ہے تم اللہ کے علم پر دہوکا نہ کہاؤ
جنت و نار تمہارے اس تسمہ پاپوش سے بہی زیادہ تر نزدیک ہین پہر یہ آیت پڑہی فمن یعمل
مثقال ذرة خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرة شرا یرہ رواہ الاصبہانی اس حدیث
کے الفاظ کیا عبرت انگیز دل آویز ہین اللہ تعالے توفیق عمل کی بخشے **ف** حدیث ابن مسعود
مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے کہ توبہ کرنیوالا گناہ سے مانند بے گناہ کے
ہے اسکو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے بیہقی نے ابن عباس سے بہی مرفوعا اسکی تخریج کی ہے اتنا
اور بڑہایا ہے کہ استغفار کرنیوالا گناہ سے جبکہ وہ گناہ پر مقیم ہے تو مانند مستہزی کے ہے
اپنے رب سے یہہ زیارت موقوفا اشبہ ہے صحیح ہے جبکہ گناہ نہ چہوڑا زبان سے توبہ توبہ کیا کئے
تو یہہ کیا خدا سے ٹھٹھا ازہی دل لگی کرنا ہوا نہ استغفار کرنا لاحول ولا قوة الا باللہ ابو ہریرہ
مرفوعا کہتے ہین قسم ہے اللہ کی اگر تم سے گناہ نہوتے تو اللہ تمکو لیجا کر ایسی قوم کو لاتا جنسے گناہ
ہوتے پہر وہ استغفار کرتے اللہ انکو بخشتا رواہ مسلم اس حدیث سے طلب گناہ کی نہین
نکلتی ہے بلکہ اس حدیث مین بڑی امیدواری ہے ہم سے گناہگارون کے لئے ناامیدی سے
ہمکو منع کیا ہے اپنی مغفرت و رحمت پر للچا دیا ہے ہم سے استغفار طلب فرمائی ہے اس احسان
عمیم و کرم عظیم کا کچہہ بہی پایان ہے اسپر بہی اگر ہم تائب نہون مستغفر نہ بنین تو سمجہو کہ انکی بڑی
بد نصیبی ہے اللہم توبة وغفرا **ف**

	گنہ راست شمار بی مرگ دیدیم		الٰہی تا غفور رحمت شنیدم	

ابن مسعود مرفوعا راوی ہین کہ کسیکو مدح اتنی پسند نہین ہے جتنی اللہ کو پسند ہے اسیلئے
اوسنے خود اپنی مدح فرمائی ہے نہ کوئی اللہ سے زیادہ غیرت دار ہے اسیلئے فواحش کو حرام کیا ہے
نہ کسیکو اوتنا عذر محبوب ہے جتنا اللہ کو محبوب ہے اسیلئے کتاب اوتاری رسول بہیجے رواہ
مسلم عمران بن حصین کی حدیث مین قصہ زن جہینہ کا آیا ہے وہ رجم کیگئی تہی جب اوسپر رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑہی عمرؓ نے کہا اسنے تو زنا کیا تہا فرمایا اسنے وہ توبہ کی ہے
کہ اگر درمیان ستر اہل مدینہ کے تقسیم کیجاوے تو سبکو گنجایش کر جاوے تو نے اس سے بہتر
کوئی بات پائی ہے کہ اسنے اپنی جان اللہ کے لئے دیدی رواہ مسلم معلوم ہوا کہ محدود ہونے
سے گناہ مٹ جاتا ہے اب اوسپر نماز چاہیئے اوسکے لئے دعا جائز ہے یہہ حد سجانے توبہ کے ہوجاتی
ہے حدیث ابن عمرؓ مین مرفوعًا آیا ہے کہ کفل نام ایک آدمی بنی اسرائیل مین تہا کسی گناہ سے پرہیز
نکرتا تہا ایک عورت آئی اوسکو ساٹہہ دینار دئے وطی کرنے پر راضی کیا جب اوسکو داب کر بیٹہا
جسطرح مرد وقت صحبت عورت کے بیٹہتا ہے وہ عورت کانپنے لگی اور روئی کہا تو کیون روتی
ہے کیا مینے تجہپر زبردستی کی ہے کہا نہین لکن یہہ ایک ایسا کام ہے جو کبہی مینے نہین کیا تہا حاجتمندی
نے مجہکو اس کام پر اوٹہایا کہا تو تو یہہ کرتی ہے اور مین نکرون جا یہہ روپیہ مینے تجہکو دیا واللہ اب کبہی
مین خدا کی نافرمانی نکرونگا پہر اوسی رات وہ مرگیا صبح کو اوسکے دروازے پر یہہ لکہا ملا ان اللہ قد
غفر للکفل رواہ الترمذی سبحان اللہ ایک دم کی توبہ نے ساری عمر کے گناہ ملیامیٹ
کردئے رحمت خدا کو جوش دلادیا رحمت اپنا کام کر گئی تائب کا نام کر گئی خدا کا ایسا ہی ڈر
چاہیئے تب کہین مغفرت ہاتہہ لگتی ہے ابو سعید خدری کی حدیث مرفوع مین قصہ ایک اسرائیلی آیا
ہے جسنے ننانوے قتل کئے تہے جب اوس سے راہب نے کہدیا کہ تیرے لئے توبہ نہین ہے تو اوسنے
اوس راہب کو بہی مار ڈالا پورے سو خون کئے دوسرے عالم نے اوس سے کہا تیری توبہ ہوسکتی ہے
کوئی مانع نہین ہے مگر تو فلان زمین کو چلا جا وہان کچہہ لوگ خدا کی عبادت کرتے ہین تو بہی اونکے
ساتہہ عبادت کر اپنی زمین کو نہ آ کہ وہ بری زمین ہے یعنی ہجرت کر جا وہ جب آدہے رستہ پر پہونچا
اوسکو موت آگئی رحمت و عذاب کے فرشتون مین جہگڑا ہوا رحمت والون نے کہا یہہ تائب ہو کر
اللہ کیطرف دل سے متوجہ ہوا تہا عذاب والون نے کہا اسنے کبہی کوئی اچہا کام نہین کیا ہے ایک
اور فرشتہ بصورت آدمی کے آیا اوسنے یہہ فیصلہ کردیا کہ تم دونون زمین کے مابین کو ناپو جس
زمین سے یہہ زیادہ نزدیک ہو اوسی زمین کا اسکو سمجہو ناپا تو اوسکو زمین ہجرت سے قریب پایا

رحمت کے فرشتون نے اوسکو لے لیا دوسری روایت مین یون ہے کہ وہ قریۂ صالحہ سے ایک
بالشت قریب نکلا اسلئے اوسی گاؤن والون مین شمار ہوا تیسری روایت مین ہے اللہ نے پہلی زمین
کو وحی کی کہ تو دور ہو جا اس زمین کو سندیسا بھیجا کہ تو قریب ہو جا پھر جو دونون کو ناپا تو اوس
زمین سے ایک بالشت نزدیک پایا اوسکو بخشدیا چوتھی روایت مین ہے جس نے کہا ہم سے
ذکر کیا گیا ہے کہ جب ملک الموت آیا یہ شخص اپنے سینہ کے بل طرف اوس زمین کے چلنے لگا
رواہ البخاری و مسلم یہ حدیث بڑی بشارت ہے اوس شخص کے لیے جو بخت کنہگار ہو
قتل نفس اکبر کبائر تھا مگر توبہ سے مٹ گیا معلوم ہوا خدا کو جس کسیکا بخشنا منظور ہوتا ہے تو
اوسکو توفیق توبہ دیتا ہے جب سچے دل سے توبہ کا ارادہ ہوتا ہے تو خدا ویسا ہی سامان مغفرت
کا حق غیب سے کر دیتا ہے جسطرح کہ اس شخص کے لئے زمین کو دور و نزدیک کر دیا یہ آگلا
پرانا قصہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسی لئے بیان فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان رحمت
خدا سے نا امید نہو کتنے ہی گناہ کیون نہوئے ہون توبہ کر ڈالے اللہ ضرور ہی انشاء اللہ تعالیٰ
اوسکی مغفرت کریگا ــــہ

رخم سپید و سیاہ من بزمین شکستہ نگاہ من ‖ چہ من و چہ قدر گناہ من خجلم ز نام غفور تو

حدیث مرفوع ابوہریرہ مین آیا ہے قسم ہے اللہ کی اللہ بہت زیادہ خوش ہوتا ہے توبہ سے اپنے
بندے کی جسطرح کوئی تم مین کا اپنی کھوئی ہوئی چیز جنگل مین پاتا ہے رواہ مسلم بطولہ
شریح بن حارث کا لفظ یہ ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تو میری طرف چلکر آ مین تیری
طرف دوڑکر آؤنگا رواہ احمد ع من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ٭ کوئی آدمی کسی جنگل مین
اپنی سواری کو جسپر اوسکا کھانا پینا تھا کھو کر مرنے پر آمادہ ہو ناگہان جاگ کر دیکھے کہ اوسکی
سواری مع زاد و شرب کے موجود ہے جو خوشی اوسکو ہوتی ہے اوس سے زیادہ خوشی اللہ
کو بندۂ مومن کی توبہ کرنے سے ہوتی ہے یہ مثال بالفاظ مختلفہ کئی حدیثون مین آئی ہے
یہ حدیثین صحیحین کی ہین ف ابوذر مرفوعا کہتے ہین جسنے اچھے کام کیے باقی زمانہ مین اللہ

اوسکے گناہ کو بخشدیتا ہے جو کوئی برے کام کرتا ہے زمانہ باقی مین اوسکو گذشتہ و آیندہ دونون گناہ پہ پکڑتا ہے رواہ الطبرانی ابو الدرداء نے کہا مجھکو کچھ وصیت فرمایئے فرمایا جب تجھہ سے کوئی سیئہ ہو جاوے تو بعد اوسکے حسنہ کر یہہ حسنہ اوس سیئہ کو مٹا دیگا رواہ احمد یہہ مضمون کئی حدیثون مین آیا ہے حدیث ابی ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا تہا وہ آیا اوسنے کہا مجھہ سے بدلا لیجیے کچھہ جواب ندیا جب وہ چلدیا اوسکو بلایا یہہ آیت اوسکو سنائی اقم الصلوۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین اوسنے کہا یہہ میرے لیے خاص ہے یا سارے لوگون کے واسطے ہے فرمایا سبکے لیے ہے رواہ مسلم بطولہ معلوم ہوا کہ گناہ صغیرہ نماز پڑہنے سے دور ہوتے رہتے ہین کبیرہ توبہ کرنے سے مٹ جاتے ہین پہر جسکا ایمان درست ہے مگر اوسکو توفیق توبہ کی نہوئی تو بہی اگر خدا چاہے تو بطریق خرق عادت کے اوسکو بخشدے کوئی مانع نہین ہے مگر بڑا قاعدہ علاج گناہ کا کوئی گناہ کیون نہو یہی توبہ ہے اللہم سبکو ثبات واستقامت نصیب کرے رسالہ محو الحوبہ مین بیان توبہ کا رسالہ فتح الباب مین بیان مغفرت کبائر کا لکہا گیا ہے اللہم غفرا و توفیقا۔

بیان خالی ہونیکا واسطے عبادت کے متوجہ ہونیکا طرف اللہ تعالی کی

معقل بن یسار کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے تمہارا رب عز وجل کہتا ہے اے ابن آدم تو خالی ہو واسطے میری عبادت کے مین بہر دونگا دل تیرا غنا سے تیرے دونون ہاتہہ رزق سے اے ابن آدم تو دور نہو مجہہ سے ورنہ مین بہر دونگا دل تیرا فقر سے ہاتہہ تیرے شغل سے رواہ الحاکم یہی مضمون حدیث ابی ہریرہ مین بلفظ دیگر نزدیک ترمذی کے بہی آیا ہے عمران بن حصین کا لفظ یہہ ہے جو شخص منقطع ہوا طرف اللہ کے کفایت کرتا ہے اللہ اوسکے مؤنت کو رزق دیتا ہے اوسکو جہان سے گمان نہین ہوتا رواہ ابن حبان والبیہقی

ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے سب ہموم کو ایک ہم معاد کا کر دیا کفایت کرتا ہے اللہ اوسکے ہم دنیا کو اور جسکو لیگئے ہموم اوسکے جا بجا نہین پروا کرتا اللہ کہ وہ کس جنگل مین ہلاک ہوا رواہ ابن ماجۃ ۔

غم دین خور کہ غم غم دین ست
ہمہ غمہا فرو ترزین ست

ابن عمر کا لفظ یہہ ہے من جعل الہم ہما واحدا کفاہ اللہ ہم دنیاہ ومن تشعبتہ الہموم لم یبال اللہ فی ای اودیۃ الدنیا اہلکہ رواہ الحاکم مع معنی اسکے وہی ہین جو اوپر گزر چکے ۔

بیان عمل صالح کا وقت فساد زمانہ کے

ابو ثعلبہ خشنی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اس آیت کے کیا معنی ہین علیکم انفسکم فرمایا تم معروف پر چلو منکر سے بچو جب تو دیکھے کہ بخل کی اطاعت کیجاتی ہے ہوی کا اتباع ہوتا ہے دنیا اختیار کیگئی ہر ذی رائے اپنی رائے پر ناز کرتا ہے اوسوقت تو اپنی جان کو لازم پکڑ عوام کے کام کو چھوڑ دے تمہارے پیچھے دن صبر کے چلے آتے ہین اونمین صبر کرنا ایسا ہے جیسے چنگاری کا ہاتھہ مین لینا جو کوئی ان دنون مین صبر کریگا اوسکو ان پچاس آدمیون کا سا اجر ملیگا جو کہ اوسکی طرح کا عمل کرتے ہین رواہ الترمذی دوسری روایت مین اتنا اور آیا ہے کہ کہا گیا اے رسول خدا یہہ پچاس آدمی ہم مین سے ہین یا اونمین سے فرمایا بلکہ تم مین سے پچاس آدمی کا اجر ملیگا اس حدیث مین بشارت ہے اون لوگون کے لئے جو زمانہ فساد مین سنت و کتاب پر عمل کرتے ہین پھر اس عمل کے سبب سے آفات اہل زمان پر صابر ہین بشارت بھی کیسی کہ پچاس صحابی کے برابر اس ایک عامل بالحدیث کو اجر ملیگا اگر برابر ایک ہی صحابی کے اجر ملتا تو نجات دارین کے لئے بس ہوتا چہ جائے پنچاہ صحابی کے وللہ الحمد اے اللہ تو ہمکو توفیق اتباع کی دے ابتداع سے بچا جیسا تو نے ہمارے عقیدہ کو درست کیا ہے اسیطرح ہمسے کام بھی اچھے لے بتوجیہ

بات کچھہ دشوار نہین ہے ۞

بیان ہمیشہ رہنے کا اچھے کام پر اگرچہ قلیل ہو

حدیث عائشہ مین مرفوعًا آیا ہے اے لوگو لو تم وہ عمل جسکی طاقت رکھتے ہو اللہ نہین ملول ہوتا یہانتک کہ تم ملول ہو بہت دوست اللہ کو وہ عمل ہے جسپر ہمیشگی ہو گو تھوڑا ہی کیون نہو دوسری روایت مین یون ہے کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی کام کرتے تو اوسپر ثابت رہتے تیسری روایت یہہ ہے کہ آپسے پوچھا احب اعمال الی اللہ کونسا عمل ہے فرمایا ادومہ وان قل چوتھی روایت مین یون آیا ہے کہ ان احب الاعمال الی اللہ ادومہا وان قل رواہ الشیخان پانچوین روایت ام سلمہ سے یون ہے کہ انتقال نہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ اکثر نمازین آپکی بیٹھکر ہوتی بہت محبوب عمل آپکو وہ تھا جسپر بندہ مداومت کرے گو ذرا سا ہو رواہ ابن حبان

بیان محتاجی و تہیدستی و فضیلت فقر وغیرہ کا

ابو الدرداء نے مرفوعًا کہا ہے کہ تمہارے سامنے ایک سخت گھاٹی ہے نجات نپاویگا اوس سے مگر سبکبار رواہ البزار ؎

تو زہ از کثرت اسباب بر خود تنگ سیاری	سبکروحان چو بوئے گل فرو بستند محملہا

ام درداء کا لفظ یہہ ہے کہ مینے ابو الدرداء سے کہا تجھکو کیا ہوا ہے جو تو اورون کیطرح مال طلب نہین کرتا کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سُنا ہے فرماتے تہے تمہارے پیچھے ایک بڑی گھاٹی ہے بوجہل لوگ اوس سے نگذر سکین گے سو مین چاہتا ہون کہ اوس گھاٹی کے لئے ہلکا پہلکا بنون رواہ الطبرانی ؎

حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب جہان	آنچہ من درکار دارم اکثرش درکار نیست

ابو سعید خدری مرفوعًا کہتے ہین اللہ بچاتا ہے اپنے بندہ مومن کو دنیا سے اور وہ چاہتا ہے

اوسکو جسطرح کہ بچاتے ہو تم اپنے بیمار کو کہانے پینے سے رواہ الحاکم و ابن عباس کا لفظ یہ ہے کہ آنحضرت
فرمایا ہے جہانکا جنت میں دیکہا اکثر جنت والے فقراء ہیں جہنم مین جہانکا دیکہا اکثر ناری
یہی عورتیں ہین رواہ الشیخان اسکو احمد نے بہی باسناد جید ابن عمرو سے روایت کیا ہے
مگر لفظ یہ ہے کہ جہانکا مین نار میں دیکہا اکثر نار والے اغنیاء و عورتین ہین حدیث ابو سعید
مرفوعا آیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے رب تو اپنے بندہ مومن پر دنیا میں تنگی رزق کی کرتا
ہے اللہ نے جنت کا دروازہ کہولدیا کہ اسکو دیکہو یہ ہم نے اوسکے لئے تیار کر رکہا ہے موسیٰ
نے کہا اے رب تیری عزت و جلال کی قسم ہے اگر وہ دست و پا بریدہ ہوتا مونہہ کے بل چلتا
جسدن سے کہ تو نے اوسکو پیدا کیا ہے قیامت تک اور انجام اوسکا یہ ہے تو کبہی اوسنے
کوئی تکلیف نہین دیکہی پہر کہا اے رب یہ تیرا بندہ کافر ہے تو نے اسپر رزق کو کشادہ کردیا
ہے فرمایا دروازہ نار کا کہولدو کہا دیکہو اوسکے لئے یہ تیاری کی ہے موسیٰ نے کہا اے رب
قسم ہے تیرے عزت و جلال کی اگر اوسکو ساری دنیا ملتی جسدن سے کہ تو نے اوسکو پیدا کیا
ہے قیامت تک اور انجام اوسکا یہ ہے تو اوسنے کبہی کوئی بہتری نہین دیکہی رواہ احمد
معلوم ہوا کہ انجام فقر کا ہمراہ ایمان کے جنت ہے انجام آسودگی کا ہمراہ کفر کے جہنم ہے خاک
پڑے اوس عیش پر جسکی عاقبت نار ہے بہتر ہے وہ محتاجی جسکی عاقبت خلد بریں ہے اللہم ارزقنا
ابن عمرو مرفوعا کہتے ہین تم جانتے ہو کہ سب سے پہلے خلق خدا سے جنت میں کون آدمی جائیگا
کہا اللہ و رسول دانا تر ہیں کہا فقراء مہاجرین جنکے سبب سے سرحدون کی حفاظت ہوتی ہے مکاره
سے بچاؤ رہتا ہے ایک انہین کا مرتا ہے اوسکی حاجت اوسکے سینے مین ہوتی ہے اوسکو قضا ر
نہین کر سکتا ع دلکی دل ہی مین رہی بات نہونے پائی اللہ جن فرشتون سے چاہتا ہے
کہتا ہے تم جاکر اونکو سلام کرو وہ کہتے ہین ہم تیرے آسمان کے رہنے والے ہین تیری خلق مین
پسندیدہ ہین کیا ہم اونکے پاس جاکر اونپر سلام کریں اللہ فرماتا ہے یہ وہ بندے ہین جنہوں
نے مجہکو پوجا کسی چیز کو شریک نکیا اونکے سبب سے سرحدون پر بند ہوتا تہا مکارہ سے بچاؤ ہوتا تہا انہین کا کوئی مرجاتا تو اوسکی

حاجت اوسکے دل مین رہتی وہ اوسکو پورا نکر سکتا اوسپر ہر دروازے سے فرشتے آکر یون کہتے ہین
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار رواہ احمد اس حدیث مین بیان ہے حسن
عاقبت جملہ اہل فقر کا گو اس جگہہ خاص فقراء مہاجرین کا نام لیا ہے ثوبان کی حدیث مین مرفوعًا
آیا ہے میری حوض عدن سے عمان تک ہوگی اوسکے کوزے جتنے آسمان کے تارے پانی برف
سے زیادہ سفید مزا شہد سے زیادہ شیرین سب سے زیادہ جو اوسپر آئینگے یہی فقراء مہاجرین ہونگے
کہا اونکا حال بیان فرمائیے فرمایا پریشان سر میلے کپڑے نکاح نہین کرتے ہین چین کرنیوالی
عورتون سے کہولا نہین جاتا انکے لئے دروازہ جو حق اونپر ہے وہ دیتے ہین جو حق انکا ہے
وہ انکو نہین ملتا رواہ الطبرانی وهو فی الترمذی بنحوہ اس حدیث مین بہی اگرچہ ذکر
فقراء مہاجرین کا ہے مگر جو فقیر مومن شریک انکے حال وقال کا ہے اوسکا انجام بہی یہی ہوگا جو
انجام انکا ہے انشاء اللہ تعالی **ف** عمر بن عبد العزیز نے جب یہہ حدیث زبان ابو سلام
اسود سے سنی کہا لکن مینے تو منعمات سے نکاح کیا فاطمہ دختر عبد الملک سے میرے لئے دروازے
بہی کہولے گئے اب ضرور ہے کہ مین اپنا سر نہ دہوؤن تاکہ بال پریشان رہین نہ اپنا کپڑا دہوؤن
جو میرے بدن سے ملا رہتا ہے یہانتک کہ میلا کچیلا رہے رواہ الترمذی والحاکم واللفظ لہ
معلوم ہوا کہ باوجود آسودگی کے تواضعًا للہ میلے سر میلے بدن رہنا حوض کوثر پر جانیکا وسیلہ
ہے یہہ اور بات ہے کہ کوئی شخص یہہ کام بخل سے کرے نہ خاکساری سے کہ وہ کفران نعمت
ہے یہہ شکر احسان باریتعالے ہے ابن عمر و مرفوعًا کہتے ہین قیامت مین جب سب لوگ جمع ہونگے
تو کہا جاویگا کہ اس امت کے فقیر کہان ہین اون سے کہین گے تمنے کیا عمل کیا وہ کہینگے اے رب
ہم بلا مین پڑے ہم نے صبر کیا تو نے دولت و سلطنت اورونکو دی اللہ فرماویگا تم سچ کہتے ہو پہر
وہ سب لوگون سے پہلے جنت مین جاوینگے دولت و سلطنت والون پر سختی حساب کی رہیگی کہا
مومن اوس دن کہان ہونگے فرمایا نور کی کرسیون پر ابر اونپر سایہ کریگا وہ دن ایمان والون
پر ایک گہڑی بہر سے بہی زیادہ کوتاہ تر ہوگا رواہ ابن حبان معلوم ہوا کہ یہان کے بادشاہ

وہان گدا ہونگے یہان کے فقیر وہان کے سلطان ہونگے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے فقرار
مسلمین جنت مین اغنیاء سے آدہے دن پہلے جاوینگے یعنی پانسو برس رواہ الترمذی کہ
یہ وہ اغنیاء ہونگے جنکا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے لائق مغفرت کے ٹہرے مین اونکا تو کچہ ذکر
ہی نہین ہے جو غرہٗ دولت مین بے ایمان ہوکر مرگئے آتنے ظلم وکبائر کرکے لایق عفو نہٹہرے حدیث
ابو سعید خدری مین فرمایاؐ کی براللہم احینی مسکینا وتوفنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ
المساکین رواہ ابن ماجۃ حاکم نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ان اشقی الاشقیاء من
اجتمع علیہ فقر الدنیا وعذاب الاخرۃ یعنی سب مین بڑا بدبخت بدنصیب کمبخت وہ شخص
ہے جسپر دنیا کی محتاجی آخرت کا عذاب جمع ہوا **ف** آدمی چار قسم کے ہوتے ہین ایک وہ جو یہان
وہان دونون جگہہ اچہے رہے ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا
عذاب النار دوسرے وہ جو یہان وہان دونون جگہہ برباد ہوئے جیسے کافر فقیر وگدا جیسے
اشقی الاشقیاء رہین تیسرے وہ جو یہان برے وہان اچہے رہین گے جیسے فقراء مومنین چوتہے
وہ جو یہان اچہے وہان برے ٹہرینگے جیسے سلاطین شیاطین **ف** مسکین اوسکو کہتے ہین جسکی آمد
کم خرچ زیادہ ہو کانت لمساکین یعملون فی البحر فقیر وہ ہے جسکو فاقہ گہیرے رہے بقدر کفاف
بہی میسر نہووے امیہ بن عبد اللہ نے مرفوعاً کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مانگتے
تہے بوسیلہ صعالیک مسلمین کے رواہ الطبرانی صعلوک کہتے ہین تہیدست فاقہ مست کو ابوذر
کو وصیت کی تہی کہ اپنے مافوق کیطرف نہ دیکہا پنے مادون کیطرف دیکہہ مساکین سے محبت رکہہ
اونکے پاس بیٹہہ اونسے ملا رہ حدیث رواہ ابن حبان کہتے ہین سلیمان علیہ السلام جب پاس
کسی مسکین کے بیٹہتے تو کہتے مسکین جالس مسکینا یعنی ایک مسکین دوسرے مسکین کے پاس
آبیٹہتا ہے ؏ سلیمان باہمہ حشمت نظرہا بود با مور ش ؛ سمجہو تو سارے ابن آدم مسکین بن مسکین
ہین مگر جسکہ کام ہی مسکین کا سا کرین تہبت پادشاہ باطن مین مسکین تہے تہبت مساکین باطن مین
بندہٗ درہم ودینار گذرے ہین اونکا حشر اہل مسکنت مین ہوگا اونکا حشر اہل دولت مین ہے

چو فقر اندر لباس شاہی آمد | بہ تدبیر عبید اللّٰہی آمد

اے اللہ تو مجھکو مسکین جلا مسکین مار مسکین اوٹھا مساکین مساکین مین پہونچا اس دولت
ظاہری فانی کو حجاب نعمت وراحت جاودانی کا نکر تو کسی کی صورت کو نہین دیکھتا ہے سیرت
ودل کو دیکھتا ہے ختم اللہ لنا بالحسنی حارثہ بن وہب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو سنا فرماتے تھے کیا خبر دون مین تمکو اہل جنت کی ہر ضعیف مستضعف جنتی ہے اگر اللہ پہ
قسم کہا بیٹھے تو اللہ اوسکو سچا ہی کر دے الحدیث رواہ الشیخان ضعیف وہ مومن ہے جسکو
مقدور نہین مستضعف وہ غریب ہے جسکو لوگ حقیر فقیر جانتے ہین ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً
آیا ہے قیامت مین ایک بڑے موٹے آدمی کو لاوینگے وہ نزدیک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے بہی
نہ ٹھیرےگا رواہ الشیخان یعنی ایک بال کے برابر بہی کچھ قدر اوسکی نہوگی موٹے لوگ یہہ نہ سمجھین
کہ ہم اسے الفربہ خواہ مرد آدمی جسطرح یہہ دنیا مین بہاری بہرکم نظر آتے ہین اسیطرح انکا
وزن وہان بہی بہاری ہوگا بلکہ وہان سب سے زیادہ ہی ہلکے بیقدر رہوینگے جیسے ایک گہاس کا تنکا
بے حقیقت محض ہوتا ہے وللہ الحمد مصعب بن سعد کہتے ہین سعد کو یہہ خیال ہوا کہ وہ اورون
سے بہتر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے نہین ملتی تمکو مدد وروزی مگر بطفیل
انہین ضعیفون کے یعنی پہر فخر کیا رواہ البخاری نسائی کا لفظ یون ہے جزین نیست کہ مدد
کیجاتی ہے یہہ امت بسبب اپنے ضعفا کے اونکی دعا نماز اخلاص کیوجہ سے معلوم ہوا کہ اہل
دولت وسلطنت وریاست کو جو کچھ ملتا ہے وہ صدقہ ہے انہین ضعفا کا اگر یہہ نہوتے تو انکی سلطنت
ودولت بہی نہوتی اسیلئے یہہ بات ہے کہ انکی بد دعا سے زوال دولت ہوجاتا ہے انکی دعا سے
سلطنت ملجاتی ہے

بر در میکدہ رندان قلندر باشند | کہ ستانند و دہند افسر شاہنشاہی

فضالہ بن عبید مرفوعاً کہتے ہین کہ آپنے یہہ دعا کی اے اللہ جو شخص تجہپر ایمان لایا ہے مجھکو تیرا
رسول جانتا ہے تو اوسکو محبت اپنے دیدار کی دے قضا کو اوسپر آسان کردے دنیا اوسکو

کم دے اور جو شخص تجپر ایمان نہین لایا نہ میری رسالت کی گواہی دیتا ہے اوسکو تو بہت اپنے دیدار کی دی نہ قضا کو اوسپر سہل کر اوسکو بہت دنیا دے رواہ ابن حبان سلف جب کسی شخص کو بد دعا دیتے کہتے عمر و دولت زیادہ ہو یعنی تا کہ اوسکی آخرت تباہ ہو وہ دنیا میں وفسق مین گرفتار ہو کر نعیم آخرت سے محروم رہے محمود بن لبید کا لفظ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے دو چیزین ہین ابن آدم اونکو مکروہ رکھتا ہے موت حالانکہ موت فتنہ سے بہتر ہے قلت مال حالانکہ اس سے حساب کم ہوتا ہے رواہ احمد ثوبان کا لفظ مرفوع یہ ہے میری امت مین ایسے لوگ بھی ہین کہ اگر کوئی اونمین کا تم سے ایک دینار یا ایک درہم یا ایک پیسا مانگے تو نہ دیا جاوے اللہ سے اگر وہ جنت مانگے تو اللہ اوسکو دیدے وہ دو پرانی چادر والا ہے حقیقت ہے لکن اگر اللہ پر قسم کہا بیٹھے تو اللہ اوسکو سچا کر دے رواہ الطبرانی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ رواہ مسلم ابو امامہ مرفوعاً کہتے ہین بڑا رشک والا میرے اولیا مین نزدیک میرے وہ مومن ہے جو کم عیال ہے نماز سے نصیب ور ہے اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرتا ہے چھپکر اطاعت بجالاتا ہے لوگون مین مخفی ہے انگلیون سے اوسکی طرف اشارہ نہین کیا جاتا ہے رزق اوسکا بقدر کفاف ہے وہ اس حال پر صابر ہے آوسکی موت نے جلدی کی آوسکے لئے رونے والیان کم ہین آوسکی میراث تھوڑی ہے رواہ الترمذی یعنی ایسا شخص لایق رشک کے ہے خود اللہ پاک کو اوسپر رشک آتا ہے کہ دیکھو اسنے کیا کام کیا ہے جسنے قلت وعلت وذلت دنیا پر صبر کیا اوسنے میدان جنت کا مار لیا ہے ہ

بیان زہد واکتفا کرنیکا تھوڑی چیز پر

سہل بن سعد ساعدی مرفوعاً کہتے ہین ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا ایسا کام بتاؤ کہ جسکے کرنے سے اللہ اور لوگ مجھکو دوست رکھین فرمایا تو زہد یعنی بے رغبتی کر دنیا مین اللہ

تجھکو دوست رکھیگا زہد کر اوس چیز مین جو لوگون کے ہاتھ مین ہے دوست رکھین گے تجھکو لوگ
رواہ ابن ماجۃ مراد مال ومتاع دنیا ہے ف شقیق بلخی سے پادشاہ نے کہا تھا زاہد بلخ
تمہین ہو جواب دیا کہ مین نہین ہون تم ہو کہا کیونکر کہا زاہد وہ ہے جو قلیل پر قناعت کرے دنیا کو
خدا نے قلیل فرمایا ہے قل متاع الدنیا قلیل سو تمنے اس قلیل پر قناعت کی ہے ہم حریص ہین کہ
آخرت کی طلب مین گرفتار ہین پادشاہ نے رو دیا کہا سچ کہتے ہو پھر توبہ کی ابوہریرہ نے مرفوعاً کہا ہے
زہد دنیا مین دلکو تن بدن کو چین دیتا ہے رواہ الطبرانی ضحاک کہتے ہین ایک آدمی نے کہا
اے رسول خدا سب سے زیادہ زاہد کون شخص ہوتا ہے فرمایا جو قبر و بوسیدگی کو نہ بھولا دنیا کی آرائش
زائد کو اوسنے چھوڑا باقی کو فانی پر اختیار کیا روز فردا کو اپنے ایام مین نہ گنا اپنی جان کو مردون
مین شمار کر لیا رواہ ابن ابی الدنیا مرسلا

دنیا خوابی ست وزندگانی دروی	خواب ست کہ در خواب بہ بینی آنرا
امروز گر از رفتہ حریفان خبری نیست	فرداست درین بزم زما ہم اثری نیست

کسکو معلوم ہے کہ کل تک جئین گے یا نہین روز ہی تو لوگ مرتے چلے جاتے ہین کوئی کل مر گیا تھا
کوئی آج مر گیا کوئی کل مر گیا یہہ سلسلہ ختم نہوگا ع تانتا لگا ہے ایک یہان سے وہان تلک
ابوسعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ دنیا ہری بھری میٹھی ہے اللہ نے تمکو اوسمین
اپنا خلیفہ ٹھیرایا ہے دیکھتا ہے کہ تم کیا کرتے ہو سو تم اللہ سے ڈرو عورتون سے بچو دنیا سے
الگ رہو میرے بعد کوئی فتنہ اپنے زیادہ مضر مردون پر ان عورتون سے نہین چھوڑا ہے رواہ
مسلم والنسائی ابن عمرو کا لفظ مرفوع یون ہے دنیا شیرین و سرسبز ہے جسنے اوسکو اوسکے حق
بموجب لیا اوسکو برکت ہوئی بہت سے لوگ خواہش نفس مین گھستے ہین نہین ہے اونکو قیامت مین مگر آگ
رواہ الطبرانی فی الکبیر ابن عمر نے مرفوعاً کہا ہے بندے کو دنیا مین سے کوئی چیز نہین ملتی
مگر درجہ اوسکا نزدیک خدا کے گھٹ جاتا ہے گو وہ شخص بزرگ ہی کیون نہو رواہ ابن ابی الدنیا
حدیث طویل ابوعسیب مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجور کھا کر ٹھنڈا پانی

پیکر کہا تم سے قیامت کو اس نعمت کا سوال ہوگا کہا سچ فرمایا ہان مگر تین چیزین ایک لتا جس سے
ستر چھپے ایک ٹکڑا جس سے بھوک مٹے ایک سولخ جسمین گرمی سردی سے بچے کو بیت رواہ احمد
عثمان بن عفان کا لفظ فرع یہہ ہے نہین کوئی حق ابن آدم کا سوا ان خصلتون کے ایک گہر
جو اسکو سایہ دے ایک کپڑا جو اسکا ستر چہپا دے ایک سوکہا ٹکڑا روٹی کا پانی سمیت رواہ
الترمذی ف خلیل صاحب عروض بہت محتاج تھے ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے سوکھی
روٹی کا ٹکڑا پانی مین بہگو کر کہا رہے تھے کسی نے کہا یہہ کیا حال ہے کہا شکر خداوند ذوالجلال
سه خبز وماء وظل هذا النعيم الاجل یعنی روٹی پانی سایہ سب کچھ تو ہے اس سے
زیادہ اور کیا نعمت ہوگی وعن عبد اللہ ابن عمرو سے ایک آدمی نے کہا کیا مین فقراء مہاجرین مین
نہین ہون کہا تیرے پاس جورو ہے جسکے پاس تو اکر رات بسر کرتا ہے کہا ہان کہا تیرا گہر ہے
جہان تو بستا ہے کہا ہان کہا پہر تو تو اغنیاء مین سے ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک خادم بہی
ہے کہا ابتو بادشاہون مین سے ہے رواہ مسلم موقوفا ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین پہلا
حساب دن قیامت کے بندے سے یہہ ہوگا کہ اوس سے کہا جاویگا کیا نہ تیرا بدن تندرست
نہ کہا تجہکو ٹھنڈے پانی سے سیراب کیا رواہ ابن حبان یعنی صحت بدن آب سرد پر حساب
ہوگا کہ تندرست ہوکر کیا آب سرد پیکر کیا کیا کوئی عبادت وطاعت ادا کی یا کوئی گناہ
صغیرہ کبیرہ بجالایا اللہم یسر علینا حسابنا عائشہ سے فرمایا تو اگر مجہہ سے ملنا چاہتی ہے
تو کفایت کرتا ہے تجہکو دنیا سے اتنا توشہ جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے خبردار جو کبہی تو پاس
اغنیاء کے بیٹہے تو کسی کپڑے کو پرانا نہ سمجہ جب تک کہ اوسمین پیوند لگا کر نہ پہن لے رواہ
الترمذی رزین نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ عروہ نے کہا اوس دن سے عائشہ کسی کپڑا
کو بے پیوند لگائے نہ تہتین ایک دن پاس سے معاویہ کے اسی ہزار درہم نزدیک اونکے آئے تہے
شام تک ایک درہم بہی باقی نہ رکہا لونڈی نے کہا بہلا ایک درہم کا ہادسے لئے گوشت ہی خرید لیا
ہوتا کہا تو یاد دلاتی تو مین ایسا ہی کرتی سبحان اللہ رحمہا اسکو کہتے ہین کہ پرانا پہنا پیوند لگا

بیٹین اپنا کے لیے ہزارون درہم دم بہر مین دیدین اللهم وفقنا صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالے نے گدڑی اسی جگہہ سے نکالی ہے گدڑی ہی مین لعل ہوتا ہے مگر ایسے لباس پر صبر کرنا کچھ ٹھٹھا نہین ہے جو کوئی صبر کرتا ہے اوسیکو یہہ کمال ملتا ہے ؂

گویند سنگ لعل شود در مقام صبر	آرے شود ولیک بخون جگر شود

صحیح ابن حبان مین آیا ہے کہ جب سلمان فارسی مرے انکا مال چودہ یا پندرہ درہم کو بکا فضالہ بن عبید کی حدیث مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خوشی ہوا وس شخص کو جسنے راہ پائی طرف اسلام کے عیش اوسکا کفاف تہا اوسنے قناعت کی رواہ الترمذی منذری نے کہا کفاف وہ ہے کہ کفایت سے زیادہ کچہہ نہ بچے سعید بن عبد العزیز سے کسی نے پوچہا رزق کفاف کیا ہے کہا ایک دن کہانا ایک دن بہوکا رہنا ف ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعًا یہہ دعا آئی ہے کہ اے اللہ کر رزق آل محمد کا قوت یا کفاف رواہ الشیخان مراد آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذات جناب رسالت ہے یا سارے اہل بیت نبوت یہی سبب ہے کہ سادات کم رزق ہوتے ہین الا ماشاء اللہ تعالے انکین کبہی ویسی سلطنت و دولت و حکومت نہ آئی جیسے قوم مغل پٹہان مین ہوئی لهم الدنیا ولنا الآخرة انشاء اللہ تعالے جابر کہتے ہین گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار مین ایک بچہ خرد مردہ گوسفند پر اوسکا کان پکڑ کر فرمایا تم مین کوئی شخص اسکو ایک درہم پر لینا چاہتا ہے کہا ہم تو مفت مین بہی نہ لین اسکو لیکر کیا کرینگے فرمایا بہلا اگر یہہ تمکو ملے کہا اگر یہہ زندہ بہی ہوتا تو بہی عیب دار ہوتا کیونکہ کان چہوٹے ہین اب تو یہہ مردار ہے فرمایا واللہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم یعنی قسم ہے اللہ کی دنیا اللہ پر اس سے بہی زیادہ خوارتر ہے تمپر رواہ مسلم یہی مضمون بلفظ دیگر ابن عباس سے مرفوعًا نزدیک امام احمد کے آیا ہے لفظ مذکور یہہ ہے والذی نفسی بیدہ للدنیا اھون علی اللہ من ھذہ علی اھلها اسی کے لگ بہگ بزار نے ابو الدرداء سے مرفوعًا روایت کیا ہے سہل بن سعد کا لفظ مرفوع یہہ ہے اگر دنیا نزدیک اللہ کے برابر پر پشہ کے ہوتی تو کسی کافر کو ایک گہونٹ پانی کا بہی اوس سے نہ پلاتا رواہ الترمذی یعنی دنیا ایک ذلیل نابکار چیز ہے اسیلئے نابکار کو

ولیوں کو دی گئی ہے اگر قدرا بھی عزیز ہوتی تو اونکو ہرگز نصیب نہوتی اسیلئے اللہ اپنے دوستون کو محبتا اس ناچیز کی نہین دیتا ہے دنیا کو اون سے اونکو دنیا سے الگ تھلگ رکھتا ہے حدیث سلمان مین دنیا کو چرکین کی مانند فرمایا ہے جسکی بدبو سے آدمی ناک بند کرلیتا ہے رواہ الطبرانی حدیث ضحاک بن سفیان مین مثال دنیا کی فضلۂ بنی آدم ٹھیرایا ہے رواہ احمد معلوم ہوا کہ جو لوگ نرے دنیادار ہین وہ مانند گو کھاتے جھک ارتے ہین روایت ابی بن کعب مین ہے مطعم ابن آدم کو دنیا کی مثال ٹھیرایا ہے پھر فرمایا کہ دیکھو انجام اس طعام کا کیا ہے رواہ ابن حبان فی صحیحہ مستورد سے مرفوعًا آیا ہے کہ دنیا آخرت میں اتنی ہے جیسے کوئی اپنی انگلی دریا میں ڈبوئے پھر دیکھے کتنا پانی لیتا ہے رواہ مسلم حدیث طویل ابی ہریرہ مین بندۂ درہم و دینار و خمیصہ یعنی لباس پر دعاے ہلاکت فرمائی ہے رواہ البخاری یعنی اتنا مال و دست جامہ دوست کو برباد کرے ابو مالک اشعری نے مرفوعًا کہا ہے دنیا کی لذت آخرت کی تلخی ہے دنیا کی تلخی آخرت کا مزا ہے رواہ الحاکم کعب بن عیاض کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہے میری امت کا فتنہ مال ہے رواہ الترمذی عائشہ کا لفظ یہ ہے دنیا گھر ہے اوسکا جسکے لئے گھر نہین دنیا کے لئے وہی جمع کرتا ہے جسکو کچھ عقل نہین رواہ احمد والبیہقی وزاد و مال من لا مال لہ ابو ہریرہ مرفوعًا کہتے ہین مجھکو تمپر ڈر فقر کا نہین ہے ڈر تکاثر کا ہے یعنی زیادتی مال و متاع دنیا کا ڈر غلطی کا نہین ہے ڈر تمہارے تعمد کا ہے رواہ احمد یعنی بھولے چوکے کی سے خطا نہین ہوتی ہے اسکا چندان اندیشہ نہین ہے خوف اس بات کا ہے کہ کہین تم جان بوجھکر گناہ و خطا جرم تصور نکرو ابن تخیر نے مرفوعًا کہا ہے کہ تم پاس اغنیاء کے کم جایا کرو اسمین یہ ہوگا کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھوگے رواہ الحاکم ف حافظ منذری نے ایک فصل مستقل بیان مین عیش سلف کے لکھی ہے اوسکا خلاصہ صاحب تلخیص منذری نے ایک جز مین کیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے اصحاب و اہل بیت نے بیشہ تنگی ترشی کھانے پینے پہننے رہنے لیسنے کی بجگتے فاقہ مانند دست بستہ حاضر رہتا تھا اکید

کہانیکو ملا تو دو دن ناغہ سے موٹا کہانا بے چہنا جو کا آٹا یا کہجور یا پانی پر گزر رہتا لباس دیکہو تو ویسا ہی درشت وسخت وسنگین تہا اس جگہہ ان سب حدیثون کا ذکر کرنا مشکل ہے کتاب بڑہتی ہے حاصل یہہ ہے کہ اس زمانہ حاضر مین جس کیو سب سے زیادہ تنگ حال گرفتار افلاس پابند فقر اسیر احتیاج سمجہا جاوے وہ بہ نسبت زیست سلف وصلحا کے گویا بادشاہ وقت سب سے زیادہ آسودہ حال ٹہیرتا ہے اسکو بخوبی سمجہ لو سو وہ لوگ تو اوس حال پر اختلال مین شاکر ذو الجلال صابر وحامد رب متعال رہتے تہے ہم لوگ باوجود اس فراغت بال وحصول امانی و آمال کے ہر دم شاکی خدا حاکی جفا ہین انا للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہم تب علینا ووفقنا ؎

بیان رونیکا اللہ پاک کے ڈر سے

منجملہ اون سات گروہ کے جنکا ذکر حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً صحیحین مین آیا ہے اور اونکو دن قیامت کے اللہ کا سایہ رحمت ملیگا ایک وہ لوگ بہی ہین جنہون نے اکیلی جگہہ اللہ کو یاد کیا پہر اونکی آنکہون سے آنسو بہ چلے دوسری حدیث مین انس سے مرفوعاً یون مروی ہے جسنے یاد کیا اللہ کو پہر بہی آنسو اوسکے ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ زمین پر گرے وہ دن قیامت کے معذب نہوگا رواہ الحاکم ابو ریحانہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے حرام ہے آگ اوس آنکہہ پہ جو روئی ڈر سے اللہ کے حرام ہے آگ اوس آنکہہ پہ جو جاگی راہ خدا مین رواہ احمد والنسائی ابن عباس کا لفظ یہہ ہے دو آنکہین ہین جنکو آگ نہ چہوئیگی ایک وہ آنکہہ جو خوف خدا سے روئی دوسری وہ آنکہہ جسنے راہ خدا مین جاگکر حراست کی رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہ گہسیگا آگ مین وہ شخص جو رویا ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ پہرے دودہ تہن مین جمع نہین ہوتا غبار راہ خدا کا اور دہوان جہنم کا رواہ الترمذی ابن مسعود کا لفظ یون ہے نہین ہے کوئی مومن کہ نکلے اوسکی آنکہہ سے آنسو گو برابر سر مگس ہی کے کیون نہو خوف سے خدا کے پہر وہ آنسو اوسکے موںہہ پہ گرے مگر حرام کر دیتا ہے اللہ اوسکو آتش دوزخ پہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی والاصبہانی ابن ماجہ کی اسناد مقارب ہے

مسلم بن یسار کا لفظ یہ ہے نہ بہرائی کوئی آنکھ اپنے آنسو سے مگر حرام کر دیتا ہے اللہ سارا بدن
اوسکا آگ پر نہ بہا کوئی قطرہ رخسار پر پہر اوس مونہہ کو سیاہی لگے یا خواری آوے اگر کوئی بندہ اللہ
کسی امت مین روتا ہے تو وہ ساری امت مرحوم ہوجاتی ہے ہر چیز کا ترازو مین ایک مقدار و وزن
ہے مگر آنسو کہ یہ آگ کے دریا کے دریا بجھا دیتا ہے رواہ البیہقی هکذا مرسلا مطرف بن عبد اللہ
نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑہتے آپکے
سینہ سے آواز نکلتی سے مثل آواز چکی کے بسبب رونے کے رواہ ابوداؤد دوسری روایت
مین یوں آیا ہے کہ مثل دیگ کی آواز گریہ سنائی دیتی تہی سبحان اللہ سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تو خوف خدا سے نماز مین اور باہر نماز کے روئیں امت اتنی سخت دل ہوگئی ہے
کہ انکو کسیطرح پر بہی خوف خدا سے ایک دن بہی رونا نہین آتا حدیث علی مین آیا ہے کہ بدر کے
دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیچے ایک درخت کے صبح تک نماز پڑہتے روتے رہے رواہ
ابن خزیمۃ ہیثم بن مالک کہتے ہین خطبہ پڑھا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ایک آدمی آپکے روبرو رونے لگا فرمایا اگر حاضر ہو پاس تمہارے آج کے دن ہر مومن جسکے گناہ
مثل بڑے پہاڑون کے ہون تو وہ سب اس آدمی کے رونے سے بخشدیے جاویں اسلیے کہ
فرشتے اسکے لیے روتے دعا کرتے ہین کہتے ہین اللھم شفع البکائین فیمن لم یبک یعنے
اے اللہ تو قبول کر لے شفاعت ان رونے والوں کی انکے حق مین جو نہین روئے ہین رواہ
البیہقی وقال هکذا جاء الحدیث مرسلا ابن عباس نے کہا جب اللہ نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت اتاری یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا وقودها
الناس والحجارۃ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن یہ آیت اپنے اصحاب کو پڑہکر
سنائی ایک جوان بیہوش ہوکر گر پڑا آپنے اوسکے دل پر ہاتھ رکہا دیکھا ہلتا ہے فرمایا اے جوان کہہ
لا الہ الا اللہ اوسنے کہا آپنے اوسکو جنت کی بشارت دی صحابہ نے عرض کیا یہ ماجرا ہمارے
درمیان ہوا فرمایا تمنے یہ قول خدا کا نہین سنا ہے ذلک لمن خاف مقامی وخاف وعید

بیان موت کے یاد کرنے کا

حدیث مرفوع ابی ہریرہ مین آیا ہے تم بہت یاد کیا کرو قاطع لذات یعنی موت کو رواہ الترمذی
وابن حبان فی صحیحہ ابن حبان نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ نہین یاد کرتا کوئی شخص موت کو
کسی تنگی مین مگر اوسکو کشادہ کردیتی ہے نہ کسی وسعت مین مگر اوسکو تنگ کردیتی ہے ابو سعید خدری
کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ قبر ایک روضہ ہے ریاض جنت سے یا ایک حفرہ ہے حفر نار سے رواہ
الترمذی ابن عمر کہتے ہین ایک انصاری نے کہا اے رسول خدا کون آدمی بڑا عقلمند ہوشیار ہے
فرمایا جو موت کو بہت یاد کرتا ہے موت کے لیے بڑی تیاری کررہا ہے یہہ لوگ ہین بڑے دانا دنیا
کا شرف آخرت کی کرامت یہی لیگئے رواہ الطبرانی فی الصغیر براء بن عازب نے کہا ہم ساتھ تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ایک جنازے مین سو بیٹھے آپ ایک قبر کے کنارے پر ہنسا تک
روئے کہ زمین تر ہوگئی پھر فرمایا اے بھائیو اس دن کے لیے تیاری کرو رواہ ابن ماجۃ ابن
عمر کا کندہا پکڑ کر فرمایا رہ تو دنیا مین مثل غریب یا مسافر کے یہہ کہا کرتے جب تو شام کرے تو صبح کی راہ
نہ دیکھ جب صبح کرے تو شام کا انتظار نکر اپنی تندرستی سے کچھہ بیماری کے لیے لے اپنی زندگی
سے کچھہ موت کے لیے لے رواہ البخاری معاذ نے کہا اے رسول خدا مجھے وصیت کرو فرمایا پوج
اللہ کو گویا تو اوسکو دیکھہ رہا ہے گن اپنی جان کو مردون مین یاد کر اللہ کو پاس ہر پتھر درخت
کے جب تجھسے کوئی برا کام ہو تو اوسکے مقابلہ مین کوئی اچھا کام کر سر بسر علانیہ بعلانیہ رواہ
الطبرانی انس کا لفظ یہہ ہے کہ کھینچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خط کہا یہہ انسان
ہے پھر کھینچا پاس اوسکے ایک دوسرا خط کہا یہہ اوسکی اجل ہے پھر ایک اور خط ذرا دور تک کھینچا
فرمایا یہہ اوسکی امید ہے اس درمیان مین کہ انسان اسطرح پر ہے ناگہان جو قریب تر خط تھا وہ
آگیا رواہ البخاری یعنی امید دہری رہتی ہے موت جلدی سے آکر گھیر لیتی ہے ابن مسعود نے

مرفوعاً کہاہے کہ قیامت تو قریب آئی مگر لوگون کی حرص دنیا پر بڑہتی جاتی ہے یہ اللہ سے دور
پڑتے جاتے ہین دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جنت نزدیک تر ہے تم سے جوتے کے تسمے سے بہی زیادہ
اسیطرح ارس واہ البخاری ابو ہریرہ مرفوعاً راوی ہین کہ جلدی کرو تم عمل کرنے مین پہلے
اسس سے کہ آوین فتنے جیسے ٹکڑے اندہیری رات کے صبح کریگا آدمی مومن ہوکر شام کرے گا
کافر ہوکر شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر ہوگا اپنا دین تہوڑے سے دنیا کے عوض فروخت کریگا
رواہ مسلم وہ فتنے اسوقت مین ہر جگہہ بکثرت موجود ہین اب تو دنیا ایمان ٹہیر گئی ہے کسکا
دین کسکا اسلام کہان کا احسان ابن عباس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک شخص سے وعظ مین فرمایا تو غنیمت جانلے پانچ چیزون کو پہلے پانچ چیزون کے جوانی کو
پہلے بڑہاپے کے صحت کو پہلے بیماری کے آسودگی کو پہلے محتاجی کے فراغت کو پہلے شغل کے حیات
کو پہلے موت کے رواہ الحاکم شداد بن اوس کا لفظ مرفوع یہہ ہے ہوشیار وہ شخص ہے
جسنے حساب لیا اپنی جان کا کام کیا مابعد موت کے لئے عاجز وہ شخص ہے جس نے پیروی کی
اپنی جان کی تمنا رکہے اللہ سے رواہ الترمذی یعنی گناہ کئے جانا اور اللہ سے امید
نجات کی رکہنا حماقت کی علامت ہے اعمش مرفوعاً کہتے ہین آہستگی ہر چیز مین اچہی ہے مگر آخرت
کے کام مین رواہ ابو داؤد انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ جب اللہ کسی آدمی کے ساتھ
ارادہ خیر کا کرتا ہے تو مرنے سے پہلے اوسکو توفیق عمل صالح کی دیتا ہے رواہ الحاکم ق
حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے عذر قطع کردیا اللہ نے اوس شخص سے جسکی موت مین دیر کی یہانتک
کہ وہ ساٹہہ برس کو پہونچ گیا رواہ البخاری سہل کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے میری امتین
ستر برس کی عمر پائی بے شک خدا نے اوسکا عذر رکہو دیا مقدمہ عمر مین رواہ الحاکم جابر
بن عبد اللہ کا لفظ یہہ ہے کہ تم تمنا موت کی بیشک ہول مطلع کا بہت سخت ہے آدمی کی
سعادت ہے کہ اوسکی عمر لمبی ہو اللہ اوسکو رجوع نصیب کرے رواہ احمد ابو ہریرہ مرفوعاً
کہتے ہین کوئی تم مین سے آرزو موت کی نکرے اگر نیک ہے شاید نیکی زیادہ ہو برا ہے تو شاید

بازرہے رواہ البخاری مسلم کا لفظ یہہ ہے نہین بڑہتی مومن کو اوسکی عمر سے مگر بہلائی انس کی
حدیث مین فرمایا ہے تمنا نکرے کوئی شخص موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اوسپر نازل ہوا ہے اگر
بے کئے نبنے تو یون کہے اللهم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ
خیرا لی رواہ البخاری ومسلم ؛

بیان خوف خدا کا

منجملہ اون سات گروہ کے جنکو دن قیامت کے اللہ کا سایہ ملیگا ایک وہ شخص بہی ہے جسکو
کسی عورت منصب وجمال والی نے بلایا اوسنے کہا مین ڈرتا ہون اللہ سے رواہ بتمامہ الشیخان
عن ابی ہریرۃ اس مقدمہ مین ایک حدیث کفل کی بہی گزر چکی ہے مطلب یہہ کہ خدا کے خوف سے
زنا نہ کیا باوجودیکہ داعی زنا موجود تہا عورت صاحب منصب وجمال تہی قصہ اون تین شخصون
کا جو اندر ایک غار کے پہنس گئی تہی اوپر گزر چکا ہے ا نہین ایک شخص وہ تہا جسنے ایک عورت کو بہیج
دیکر پہر خوف خدا سے زنا نہ کیا یہہ حدیث ابوہریرہ سے بطولہ صحیحین مین مروی ہے دوسری روایت
ابوہریرہ مین مرفوعاً قصہ ایک شخص کا آیا ہے جسنے اپنی اولاد سے کہا تہا کہ بعد مرنے کے اوسکو
جلاکر اوسکی خاک ہوا مین اوڑادین جب وہ مرگیا تو ایسا ہی کیا گیا اللہ نے کہا تونے یہہ کیون کیا
کہا اے رب تیرے ڈر سے اللہ نے اوسکو بخشدیا رواہ الشیخان بطولہ حدیث انس مین مرفوعاً
آیا ہے اللہ تعالے فرماویگا نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجہکو کسی دن یا ڈرا مجہہ سے
کسی جگہہ مین رواہ الترمذی ابوہریرہ مرفوعاً کہتے ہین اللہ تعالے فرماتا ہے یعنی فرشتون سے
جب بندہ میرا ارادہ کسی برے کام کرنے کا کرے تو تم اوسکو نہ لکہو جب تک کہ نکرے جب وہ کر گزرے
تو ایک سیئہ لکہو اور جو اوس کام کو میری وجہ سے چہوڑدے تو ایک حسنہ لکہو الحدیث رواہ الشیخان
دوسرا لفظ انکا یہہ ہے اللہ تعالے کہتا ہے قسم ہے میری عزت کی نہین جمع ہوتی میرے بندے پر دو
خوف و دو امن جب وہ دنیا مین مجہہ سے ڈریگا تو مین قیامت مین اوسکو امن دونگا اور جو وہ دنیا میرا

مجھسے امن مین رہیگا تو مین قیامت مین اوسکو ڈراؤن گا رواہ ابن حبان سہل بن سعد
کہتے ہین ایکجوان انصاری کے دلمین خوف خدا کا بیٹھ گیا جب ذکر نار کا ہوتا تو وہ روتا یہانتک
کہ گہر مین بڑا رہتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا ذکر سنا اوسکے گہر گئے اوسے انکو
معانقہ کیا مر کر گر پڑا فرمایا اسکی تجہیز کرو ڈرنے اسکے جگر کو پہاڑ دیا رواہ الحاکم والبیہقی بہز بن
حکیم کہتے ہین زرارہ بن ابی اوفی نے مسجد بنی قشیر مین امامت کی سورۂ مدثر پڑہی جب اس آیت
پر پہونچے فاذا نقر فی الناقور مر کر گر پڑے رواہ الحاکم ابوالدرداء کا لفظ مرفوع یہ ہی
اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو روؤ بہت ہنسو تہوڑا نکل جاؤ جنگل کو روتے ہوئے رواہ البخاری

بیان رجا و حسن ظن کا ساتھ اللہ پاک کے

انس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تہے اللہ تعالی کہتا ہے اے ابن آدم اگر
آویگا تو پاس میرے زمین بہر خطائین لیکر پہر ملیگا تو مجھسے شریک نکرتا تہا تو کسی چیز کو ساتھ میرے
تو ملونگا مین تجھسے زمین بہر مغفرت لیکر رواہ الترمذی دوسری روایت مین یون آیا ہی آگے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان پہ آوے وہ موت مین تہا فرمایا تیرا کیا حال ہے اوسنے
کہا اللہ سے امید رکہتا ہون یعنی مغفرت کی اپنے گناہون سے ڈرتا ہون فرمایا جمع نہین ہوتی
رجا و خوف کسی مومن کی دلمین ایسی جگہہ مین مگر اللہ اوسکی امید پوری کرتا ہے خوف سے اوسکو بچا
دیتا ہے رواہ الترمذی معاذ بن جبل مرفوعا کہتے ہین اگر تم چاہو تو مین تمکو خبر دون کہ سب سے پہلے
اللہ دن قیامت کے مومنون سے کیا کہیگا اور وہ اللہ سے کیا کہین گے کہا ہان فرمایا اللہ کہے
گیگا تم مجھسے ملنا چاہتے تہے وہ کہین گے ہان اے رب ہمارے فرمادیگا کسلئے کہین گے عفو و مغفرت
کی امید پر فرمادیگا تمہارے لئے میری مغفرت واجب ہوگئی رواہ احمد حدیث ابوہریرہ مین مرفوعا
آیا ہے مین پاس گمان اپنے بندے کے ہون الحدیث رواہ الشیخان جابر کہتے ہین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن پہلے وفات سے فرمایا تہا مرے کوئی تم مین مگر گمان نیک کرتا

اللہ عزوجل سے رواہ مسلم واثلہ بن اسقع کا لفظ یہ ہے اللہ فرماتاہے مین ہون نزدیک
گمان بندے اپنے کے اگر مجھ سے نیک گمان رکھتاہے تو اوسکا فائدہ ہے اور جو بدگمان ہے
تو اوسیکا نقصان ہے رواہ احمد وابن حبان ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے
اللہ نے حکم کیا ایک بندے کو آگ مین جانیکا جب وہ کنارہ نار پر پہونچا کھڑے ہوکر اودہر دیکھنے لگا پھر کہا قسم ہے اللہ کی میرا گمان تو نیک تہا اللہ نے فرمایا اسکو پھیر لاؤ مین نزدیک
گمان اپنے بندے کے ہون رواہ البیہقی ٭

کتاب الجنائز

بیان مانگنے عفو وعافیت کا اللہ پاک سے

انس کہتے ہین ایک آدمی نے آکر کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون دعا افضل ہے
فرمایا تو اپنے رب سے عافیت ومعافات دنیا وآخرت کی مانگ دوسرے تیسرے دن اگر پھر یہی کہا آپنے پھر
یہی جواب دیکر فرمایا کہ جب تجھکو دنیا وآخرت مین عافیت ملے تو تو فلاح کو پہونچ گیا رواہ الترمذی
ابوبکر صدیق کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر رو کر فرمایا اللہ سے عفو وعافیت مانگو کیونکہ بعد یقین کے عافیت سے بہتر کوئی چیز نہین دیگئی ہے رواہ الترمذی
ابوہریرہ کی حدیث مین آیا ہے کہ کوئی دعا بندہ کی اس سے بہتر نہین ہے کہ یون کہے اللهم انی
اسألك المعافاة فی الدنیا والآخرة رواہ ابن ماجة ابو مالک اشجعی نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا مین اپنے رب سے کسطرح مانگون فرمایا کہہ
اللهم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی یہ کلمے دنیا وآخرت کو تیرے لئے جمع کر دیتے ہین
رواہ مسلم انس کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے کہ دعا درمیان اذان واقامت کے مردود
نہین ہوتی کہا ہم کیا کہین فرمایا اللہ سے عافیت دنیا وآخرت مانگو رواہ الترمذی

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہ ہے مین سوال کیا جاتا اللہ سے زیادہ تر محبوب عافیت سے رواہ الترمذی عائشہ نے کہا بھلا اگر مین شب قدر دیکھون تو کیا کہون فرمایا یہ کہہ اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عنی رواہ الترمذی معنی ۵

کریما ببخشائے برحال ما | کہ ہستم اسیر کمند ہوا

مبتلا کو دیکھکر کیا کہے

ابوہریرہ کی حدیث مین مرفوعا آیا ہے جو کوئی کسی صاحب بلا کو دیکھے تو یون کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا وہ بلا اس شخص کو نہ پہنچیگی رواہ الترمذی والبزار والطبرانی ۔

بیان صبر کرنیکا جان و مال کی بلا پر

ابو سعید خدری مرفوعا کہتے ہین جو کوئی صبر کرتا ہے اللہ اوسکو صبر دیتا ہے کسیکو کوئی عطا صبر سے زیادہ کشادہ تر نہین دیگئی رواہ الشیخان ۵

صبر ست علاج دل بیمار تو واقف | افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست

علقمہ کا لفظ مرفوع یہ ہے صبر آدھا ایمان ہے یقین پورا ایمان ہے رواہ الطبرانی جعفر بن ابی طالب کا لفظ یہ ہے کہ صبر مسلمان کا ٹیکا ہے رواہ رزین ۵

اتنی گزری جو ترے ہجر مین سو اسکے سبب | صبر مرحوم عجب مونس تنہائی تھا

ابوہریرہ نے مرفوعا کہا ہے مثال مومن کی جیسے کھیتی کہ ہمیشہ ہوائین اوسکو ہلاتی رہتی ہین اسیطرح مومن کو ہمیشہ کچھ نہ کچھ بلا پہونچتی رہتی ہے مثال منافق کی جیسے کہ درخت صنوبر کا جب ہلا جڑ سے اوکھڑ گیا رواہ الترمذی مصعب بن سعد اپنے باپ سے مرفوعا راوی ہین کہ مینے کہا اے رسول خدا کسکی بلا زیادہ سخت ہے فرمایا انبیاء کی پھر جو افضل ہے پھر جو بعد اوسکے افضل ہے آدمی مطابق اپنے دین کے مبتلا ہوتا ہے اگر دین مین سخت و درشت ہے تو اوسکی بلا بھی سخت تر ہوتی ہے اگر دین

مین ہلکا ہے تو بقدر دین مبتلا ہوتا ہے بلا بندے پر چلی جاتی ہے یہانتک کہ وہ زمین پر چلتا ہے
اوسپر کوئی گناہ باقی نہین رہتا رواہ الترمذی ابو سعید کا لفظ یہہ ہے کہ سخت تر بلا مین سب
لوگون سے انبیاء ہین پہر علماء پہر صالحین الحدیث رواہ الحاکم جابر کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے
قیامت کو اہل عافیت جب ثواب اہل بلاء کا دیکہین گے تمنا کرینگے کہ کاش اونکی کہال قینچی سے کاٹی
جاتی رواہ الترمذی ابن عباس مرفوعًا کہتے ہین شہید کو دن قیامت کے لاوینگے اوسکو حساب
کے لئے کہڑا کیا جاویگا صدقہ دینے والے کو لاوینگے اوسکو بہی حساب لینے کے لئے کہڑا کرینگے پہر اہل
بلا کو لاوینگے اونکے لئے نہ ترازو کہڑی ہوگی نہ نامۂ اعمال کہولا جاویگا بلکہ اونپر اجر بہا بہر برساوینگے
یہانتک کہ عافیت والے تمنا کرینگے کہ کاش اونکی کہال مقراض سے کاٹی جاتی اللہ کا حسن ثواب
دیکہکر رواہ الطبرانی فی الکبیر انس مرفوعًا کہتے ہین عظمت جزا کی عظمت بلا سے ہوتی ہے اللہ
جب کسی قوم کو دوست رکہتا ہے تو اونکو بلا مین مبتلا کرتا ہے جو راضی رہا وہ راضی ہوگا جو خفا ہوا
وہ خفگی اوٹہاویگا رواہ الترمذی ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعًا آیا ہے آدمی کے لئے نزدیک
اللہ کے ایک مرتبہ ہوتا ہے وہ کسی عمل سے اوس درجہ تک نہین پہونچتا اسلئے اللہ ہمیشہ اوسکو
کسی نہ کسی مکروہ مین مبتلا رکہتا ہے یہانتک کہ وہ اوس مرتبہ کو پہونچ جاتا ہے رواہ ابن حبان
فی صحیحہ ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہہ ہے نہین پہونچتا کسی مومن کو کوئی تعب یا مرض یا ہم
یا حزن یا ایذا یا غم یہانتک کہ کوئی کانٹا لگ جاوے مگر اللہ اوسکے لئے کفارہ اوسکی خطاؤن
کا کر دیتا ہے رواہ الشیخان عائشہ کا لفظ یہہ ہے نہین لگتا کسی مسلمان کو کانٹا یا کانٹے سے
زیادہ لیکن لکہا جاتا ہے اوسکے لئے ایک درجہ مٹائی جاتی ہے اوس سے ایک خطا رواہ مسلم
ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یون ہے ہمیشہ رہتی ہے بلا مومن و مومنہ کو جان اولاد مال مین یہانتک کہ
جب خدا سے ملاقات ہوتی ہے تو کوئی خطا بہی اوسپر باقی نہین رہتی رواہ الترمذی ابن عباس
مرفوعًا کہتے ہین جس کسیکو کوئی مصیبت مال یا جان مین پہونچی اوسنے اوسکو چہپایا لوگون سے شکایت
نکی تو اللہ پر حق ہے کہ اوسکو بخشدے رواہ الطبرانی عائشہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جب کسی

بندے کے گناہ بہت ہوجاتے ہین اور کوئی عمل اوسکا ایسا نہین ہوتا ہے جو کفارہ ہو سکے تو
اللہ اوسکو رنج مین مبتلا کر دیتا ہے تو یہ اوسکے گناہون کا کفارہ ہوجاتا ہے رواہ احمد اور
لفظ ذکا یہ ہے کہ جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ اوسکو گناہون سے ایسا خالص کر دیتا ہے
جیسے بھٹی لوہے کو صاف کر دیتی ہے رواہ الطبرانی ابو موسیٰ مرفوعاً کہتے ہین جب بندہ بیمار
یا مسافر ہوتا ہے تو اوسکے لیے وہ عمل جو کہ حالت اقامت و صحت مین کرتا تھا لکھا جاتا ہے رواہ
البخاری ابن عمر کا لفظ یہ ہے نہین کوئی آدمی جسکے بدن مین کوئی بلا پہونچی گر حکم دیتا ہے اللہ
عز وجل ملائکہ حافظین کو کہ لکھو اوسکے لیے ہر دن ہر رات وہ عمل خیر جو کیا کرتا تھا میرے اسنا د پر
رواہ احمد واللفظ لہ والحاکم یہی مضمون حدیث انس مین نزدیک احمد کے بھی آیا ہے اتنا
زیادہ ہے کہ اگر اوسکو شفا دے تو دھلا کر پاک کر دیتا ہے اور جو قبض کر لیا تو اوسکو مغفور مرحوم
کر دیتا ہے اسد بن کرز نے مرفوعاً کہا ہے بیمار کی خطائین ایسی جھڑجاتی ہین جیسے درخت کے پتے
رواہ ابن احمد فی زوائدہ ام العلاء سے رقت عیادت کے فرمایا تو خوش ہو جا بیماری اللہ
کی اوسکی خطاؤن کو ایسا دور کر دیتی ہے جیسے آگ میل لوہے چاندی کا رواہ ابو داؤد ابو ہریرہ
کہتے ہین جب یہ آیت اتری من یعمل سوءً یجز بہ مسلمانون کو بہت شاق گزرا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم لگے رہو سیدھی چال چلے جاؤ مسلمان کی ہر مصیبت کفارہ ہوتی ہے یہانتک
کہ ذرا سی تکلیف اور کانٹا جو اوسکو لگتا ہے رواہ مسلم ابو بکر صدیق نے کہا اے رسول خدا
بعد اس آیت کے کیونکر درستی و صلاح ہوسکتی ہے لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتاب من
یعمل سوءً یجز بہ ہم جو کام کرینگے ہمکو اوسکی سزا جزا ملیگی فرمایا اللہ تجکو بخشے کیا تو بیمار نہین ہوتا
ہے کیا تجکو غم نہین پہونچتا ہے کیا تمکو سختی نہین ہوتی ہے کہا ہان فرمایا یہی تمہاری سزا جزا ہے
رواہ ابن حبان عطا بن یسار مرفوعاً کہتے ہین جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے اللہ تعالے دو فرشتے
بھیجتا ہے کہتا ہے دیکھو یہ اپنی عیادت کرنے والون سے کیا کہتا ہے اگر اوسنے اللہ کی حمد وثنا
بیان کی تو وہ اس حمد وثنا کو پاس اللہ کے لیجاتے ہین حالانکہ اللہ کو خوب معلوم ہے اللہ فرماتا ہے

اگر وفات دونگا مین اس بندے کو تو جنت مین داخل کرونگا اگر شفا دونگا تو اوسکے گوشت وخون سے
بہتر گوشت وخون بدل دونگا اوسکے سیئات کا کفارہ کرونگا رواہ مالک مرسلاً حدیث ابن
مسعود مین مرفوعاً آیا ہے کسی مسلمان کو کوئی ایذا بیماری وغیرہ کی نہین پہونچتی مگر اللہ اوسکے سیئات
کو دور کردیتا ہے جیسے پتے درخت کے جھڑجاتے ہین رواہ الشیخان ابو ہریرہ نے مرفوعاً
کہا ہے ہمیشہ اللہ کے کسی لونڈی غلام کو تپ اور دردسر رہتا ہے اور اوسپر خطائین مثل احد کے
ہوتے ہین یہہ دونون اونکو نہین چھوڑتے اور اوسپر برابر دانہ رائی کے کوئی خطا باقی ہو رواہ
ابو یعلی یہی مضمون حدیث ابی الدرداء مین نزدیک احمد کے بھی آیا ہے مطلب یہہ کہ تپ و دردسر سے
سارے گناہ دور ہوجاتے ہین گو برابر کوہ احد کے کیون نہون مجھکو دردسر اکثر رہا کرتا ہے
گرمی یا بدخوابی یا قبض سے سرپر اکرتا ہے مین امید کرتا ہون کہ اللہ میرے گناہون کو عوض اس
تکلیف کے بخشدیگا مجھپر رحم کریگا مین اپنے گناہون سے تائب ہوتا ہون

بر درآمد بندۂ بگریختہ
آبروے خود بعصیان ریختہ

ابن عمر کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسکا سر راہ خدا مین دکھا اوسنے صبر کیا اوسکے اگلے گناہ بخشے گئے
رواہ الطبرانی والبزار ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہین دردسر مومن کا اور ہو کانٹا اوسکو
لگتا ہے یا جو چیز اوسکو ایذا دیتی ہے اوسپر اللہ دن قیامت کے اوسکا درجہ بلند کرتا ہے اوسکے
گناہ کا کفارہ فرماتا ہے رواہ ابن ابی الدنیا ابو ہریرہ کا لفظ یہہ ہے اللہ مبتلا کرتا ہے اپنے بندے
کو بیماری مین یہانتک کہ وہ بیماری ہر گناہ کا کفارہ ہوجاتی ہے رواہ الحاکم وللہ الحمد
انس مرفوعاً کہتے ہین اللہ فرماتا ہے مجھے قسم ہے اپنے عزت وجلال کی نہین نکالتا مین کسی شخص کو دنیا
سے اور مین اوسکا بخشنا چاہتا ہون یہانتک کہ پورا کرتا ہون ہر گناہ جو اوسکی گردن پر ہے اوسکے
بدن کی بیماری رزق کی تنگی سے ذکرہ رزین ابو امامہ باہلی کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے کوئی بندہ کسی بیماری مین نہین پچھڑتا لیکن اللہ اوسکو پاک کرکے اوٹھائیگا
رواہ الطبرانی فی الکبیر حسن کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے اللہ کفارہ کرتا ہے مومن سے اوسکی

ساری خطاؤن کو ایک دن کی تپ سے رواہ ابن ابی الدنیا دوسرا لفظ یہہ ہے کہ صحابہ امید رکہتے تہے کہ ایک رات کی تپ کفارہ ہے سارے گناہان گذشتہ کا رواہ ابن ابی الدنیا ایضاً یہہ اسلیے کہ تپ جب آتی ہے تو سارے بدن مین سر سے پاؤن تک سرایت کرجاتی ہے جس جس عضو سے جو جو گناہ ہوا ہے اوسکا کفارہ ہوجاتی ہے آدمی گناہون سے بالکل پاک ہوکر اوٹہتا ہے

تا آمدہ لشہر وجودم تپ نعمت	گر شش بسیر کوچہ بہر استخوان کنم

ایک روایت مین یہہ بہی آیا ہے کہ ایک دن کی تپ سال بہر کے گناہون کا کفارہ ہوجاتی ہے یہہ اسلیے ہے کہ آدمی کے بدن مین تین سو ساٹہہ جوڑ پیوند ہین سال بہر کے بہی اتنے ہی دن ہین جب تپ نے سب مفاصل مین اثر کیا تو اوتنے ہی دنکا کفارہ بہی ہوا سمجہو تو یہہ محض ایک حیلہ ہے رحمت کا ورنہ کہان ایک دن کی بیماری کہان سال بہر کا کفارہ کار بہانہ مے جست باقی بہانہ عائشہ کا لفظ یہہ ہے کہ تپ حصہ ہے ہر مومن کا آتش دوزخ سے رواہ البزار **ف** انس مرفوعاً کہتے ہین اللہ تعالے کہتا ہے جب مبتلا کرتا ہون مین کسی اپنے بندے کو اوسکی دونون آنکہون مین اور وہ صبر کرتا ہے تو دیتا ہون مین اوسکو عوض اوسکے جنت رواہ البخاری ترمذی کا لفظ یون ہے اللہ فرماتا ہے جب لین مینے آنکہین کسی اپنے بندے کی دنیا مین تو نہین ہے جزا اوسکی نزدیک میرے مگر جنت دوسری روایت یہہ ہے کہ مینے جسکی آنکہین لین اور اوسنے صبر کیا باُمید اجر تو راضی نہین ہوتا مین اوسکے لیے ثواب کا سوا جنت کے عرباض بن ساریہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب تبارک وتعالے سے راوی ہین کہ اوسنے کہا جب لین مینے دونون آنکہین کسی اپنے بندے کی اور وہ ساتہہ اونکے بخیل ہے تو اوسکے لیے سوا جنت کے کسی ثواب پر مین راضی نہیں ہوتا اگر اوس نے اس بلا پر میری حمد کی ہے رواہ ابن حبان عائشہ بنت قدامہ مرفوعاً کہتی ہین مشکل ہے اللہ پر یہہ بات کہ لے آنکہین کسی مومن کی پہر اوسکو جہنم میں داخل کرے رواہ احمد والطبرانی -

جسکے بدن کو کچھہ دکھہ پہونچے وہ کیا کرے

عثمان بن ابی العاص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ جب سے مین مسلمان ہوا ہون اپنے بدن مین درد پاتا ہون فرمایا جس جگہہ بدن مین درد ہے اوسجگہہ ہاتہہ رکہہ تین بار بسم اللہ کہہ سات بار یہہ دعا پڑہ اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر رواہ الشیخان مالک کا لفظ یہہ ہے اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد عثمان کہتے ہین مینے یون ہی کیا اللہ نے وہ دکھہ دور کردیا جب سے مین ہمیشہ اپنے گہر والون وغیرہم کو اس دعا کے پڑہنے کو کہا کرتا ہون ثابت بنانی کہتے ہین جب تجھکو دکھہ ہو تو دکھہ کی جگہہ ہاتہہ رکہہ پہر بسم اللہ کہہ کے دعاے مذکور پڑہ پہر ہاتہہ اوٹہا پہر رکہہ اسکو طاق پڑہ انس بن مالک نے مجہہ سے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سے یون ہی فرمایا تہا رواہ الترمذی

بیان حجامت کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اگر تمہاری کسی دوا مین کچھہ خیر ہے تو حجامت مین ہے رواہ ابو داود جابر کا لفظ مرفوع صحیحین مین یون ہے کہ شرطۂ محجم یا شربت عسل یا لذعۂ نار مین ہے مگر مین داغ دینے کو دوست نہین رکہتا سلمی خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہین کوئی آدمی درد سر کی شکایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکرتا تہا مگر فرماتے کہ حجامت کر اور پاؤن کی تکلیف مین کہتے کہ مہدی کا خضاب لگا رواہ ابو داود والترمذی ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ شب معراج مین جس گروہ ملائکہ پر گزر ہوا اونہون نے یہی کہا کہ تم اپنی امت کو حکم دو کہ حجامت کیا کرین رواہ الترمذی ابن عباس کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ اچہا بندہ حجام ہے خون دور کرتا ہے پشت کو ہلکا کر دیتا ہے آنکہہ کو روشنی بخشتا ہے بہتر دن حجامت کا سترہوان دن ہے یا انیسوان یا اکیسوان الحدیث رواہ الترمذی ابو ہریرہ کی حدیث مین مرفوعاً یون آیا ہے جسنے حجامت کی

سترہوین تاریخ کو وہ ہر دکھ سے شفا پاویگا رواہ ابو داؤد و بیہقی و حاکم اونیسویں بیسوین
تاریخ کا ہے اسکو حاکم نے روایت کیا ہے مراد حجامت سے پچھنے لگانا ہے آدمی سے خون فاسد
نکلجاتا ہے امراض وہموے سب دور ہو جاتے ہین بدن ہلکا آنکھہ پر نور رہتی ہے واللہ اعلم

بیان عیادت بیمار و دعا بیمار کا

حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً چھ حق ہر مسلمان کے ہر مسلمان پر آئے ہین منجملہ انکے ایک بیمار پرسی
ہے رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا مرفوعاً یہہ ہے اللہ عزوجل دن قیامت کے فرماویگا
اے ابن آدم مین بیمار ہوا تھا تو نے مجھکو نہ پوچھا وہ کہیگا اے رب مین کسطرح تیری عیادت کرتا
تو تو رب العالمین ہے اللہ کہیگا تجھے معلوم تھا کہ فلان بندہ میرا بیمار ہے تو نے اوسکی عیادت
نہ کی اگر تو اوسکی عیادت کرتا مجھکو اوسکے پاس پاتا اسیطرح یہہ آیا ہے کہ فلان شخص بھوکا تھا
تو نے اوسکو نہ کھلایا فلان بندہ پیاسا تھا تو نے اوسکو پانی نہ پلایا اگر تو اوسکو کھلاتا یا پلاتا
تو مجھکو اوسی کے پاس پاتا رواہ مسلم ابو سعید خدری کا لفظ مرفوع یہہ ہے تم عیادت کرو بیمارون
کی ساتھہ جاؤ جنازون کے یہہ کام تمکو آخرت کی یاد دلاوینگے رواہ احمد و ابن حبان
دوسرا لفظ انکا یہہ ہے پانچ کام ہین جسنے انکو ایکدن مین کیا اللہ اوسکو اہل جنت مین لکھ
لیتا ہے بیمار کی عیادت کی جنازہ پر حاضر ہوا روزہ رکھا جمعہ کو گیا کوئی گردن آزاد کی
رواہ ابن حبان معاذ بن جبل مرفوعاً کہتے ہین پانچ کام ہین جسنے ایک بھی اونمین سے کیا اللہ
تعالے اوسکا ضامن ہے بیمار کی عیادت کی جنازہ کے ساتھہ نکلا کسی امام کے پاس آیا اوسکی عزت
و توقیر کی یا گھر مین بیٹھہ رہا لوگ اوس سے وہ لوگون سے سلامت رہا الخ رواہ الطبرانی
وابو داؤد نحوہ من حدیث ابی امامۃ ابو ہریرہ کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے پوچھا آج کس نے عیادت کی کسنے مسکین کو کھلایا کون ہمراہ جنازے کے گیا ابو بکر نے ہر بار
کہا مین نے یہہ کام کیا فرمایا یہہ خصلتین کسی شخص مین جمع نہین ہوئین مگر وہ بہشت مین جاتا

رواہ ابن خزیمۃ دوسرا لفظ مرفوع انکا یہہ ہے جو کوئی عیادت کرتا ہے کسی بیمار کی تو ایک منادی آسمان سے پکارتا ہے کہ تو اچہا اور تیرا چلنا اچہا تو نے جنت مین گہر لیا رواہ الترمذی وابن ماجۃ واللفظ لہ ؎

اوسکی گگی مین لے گئے آزردہ کو اوسے
وہی تہی دعا یہہ کسنے کہ جنت مین گہر لے

ثوبان سے مسلم کا لفظ یہہ ہے جب آدمی اپنے مسلمان بہائی کی عیادت کرتا ہے تو سبزہ زار جنت مین ہوتا ہے جب تک کہ پہر کر آئے پوچہا سبزہ زار جنت کیا ہے فرمایا میوہ خوری اوسکی ہے انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے جس نے اچہی طرح وضو کر کے کسی برادر مسلمان کی عیادت با امید ثواب کے وہ ستر برس کی راہ تک جہنم سے دور ہو گیا رواہ ابو داؤد جابر مرفوعاً کہتے ہین جسنے عیادت کی کسی بیمار کی وہ رحمت مین گہسا یہانتک کہ بیٹہے جب بیٹہا تو رحمت مین غوطہ لگایا رواہ مالک بلاغاً اسی کے لگ بہگ لفظ کعب بن مالک کا نزدیک احمد کے آیا ہے عمر بن خطاب کی حدیث مین مرفوعاً یون ہے کہ جب تو پاس بیمار کے جاوے تو اوس سے دعا طلب کر اوسکی دعا مثل دعا ملائکہ کے ہوتی ہے رواہ ابن ماجۃ افسوس ہے کہ اکثر لوگ اس نعمت سے غافل ہین بیمار لوگون سے دعا کا طلب کرنا نادان بد جانتے ہین اعوذ باللہ ان اکون من الجاہلین ؛

بیمار کو کیا دعا دو بیمار کیا کہے

حدیث ابن عباس مین آیا ہے جسنے عیادت کی ایسے بیمار کی جسکی اجل حاضر نہین ہوئی ہے تو اوسکے پاس سات بار یہہ دعا کہے اسأل اللہ العظیم رب العرش الکریم العظیم ان یشفیک اللہ اوس بیمار کو اوس مرض سے عافیت دیگا رواہ ابو داؤد والترمذی منذری نے کہا دعا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیمار کے لیئے بہت حدیثون مین آئی ہے ذکر اونکا اس کتاب کی شرط پر نہین ہے سعد بن مالک مرفوعاً کہتے ہین جس مسلمان نے اپنی بیماری مین چالیس بار لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کہا پہر مر گیا تو اوسکو اجر ایک شہید کا ملتا ہے

اور جو اچھا ہو گیا تو سارے گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین رواہ الحاکم ؀

بیان عدل کا وصیت مین

حدیث ابن عمر مین آیا ہے کہ ہر مسلمان پر جسکے پاس کوئی چیز لایق وصیت کرنے کے ہو حق ہے کہ دو یا تین رات بسر کرے مگر وصیت اوسکی پاس اوسکے لکھی رکھی ہو رواہ مالک و مسلم انس بن مالک کہتے ہین ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے ایک آدمی نے آکر کہا کہ فلان شخص مر گیا فرمایا ابھی تو ہمارے پاس تھا کہا ہان فرمایا سبحان اللہ گویا غضب کا پکڑنا ہے محروم وہ ہے جو وصیت کرنے سے محروم رہا رواہ ابو یعلی حکم مسئلہ وصیت کا مقالہ نصیحہ مین مفصل لکھا گیا ہے کہ وصیت واجب ہے یا سنت یا مستحب احادیث وصایا کو قرۃ العین میر علی حسن خان ابو النصر نے کتاب تخریج الوصایا مطبوع مصر مین بہت اچھی طرح ضبط کیا ہے حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے مرد و عورت خدا کی طاعت کرتے ہین ساٹھہ برس تک پھر اونکو موت آتی ہے وہ وصیت مین ضرر دیجاتی ہین اونپر نار واجب ہو جاتی ہے پھر آیت پڑھی رواہ ابو داؤد و ابن ماجہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ عمل کرتے ہین اہل شر کا ستر برس تک پھر وصیت مین عدل کر جاتے ہین تو عمل خیر پر انکا خاتمہ ہوتا ہے جنت مین چلے جاتے ہین ابن عباس نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ضرر دینا وصیت مین منجملہ کبائر کے ہے پھر تلک حدود اللہ پڑھا رواہ النسائی ابو سعید خدری کی حدیث مین مرفوعاً آیا ہے آدمی اگر اپنی حیات و صحت مین ایک درہم خیرات کرے تو سو درہم کی خیرات کرنے سے مرتے وقت بہتر ہے رواہ ابو داؤد و ابن حبان ابو ہریرہ کہتے ہین ایک آدمی نے کہا اے رسول خدا کون صدقہ بڑا ہے یعنی اجر مین فرمایا یہہ کہ صدقہ دے تو اور تو تندرست ہو بخیل ہو محتاجی سے ڈرے تونگری کی امید رکھے اتنی دیر نکر کہ جب جان گلے مین پہونچے تب تو کہے فلان کو یہہ دو فلان کو وہ دو وہ تو اوس فلان کا پہلے ہی ہو چکا ہے رواہ البخاری ؀

بیان محبت لقاء اللہ کا

عائشہ نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی دوست رکھتا ہے ملنا
اللہ کا دوست رکھتا ہے اللہ اوسکے ملنے کو جو کوئی مکروہ رکھتا ہے ملنا اللہ کا مکروہ رکھتا ہے
اللہ ملنا اوسکا انہون نے کہا ہم سب ہی تو موت کو مکروہ رکھتے ہین فرمایا یہ بات نہین ہی مومن
کو جب خدا کی رحمت و رضوان و جنت کی خوشخبری سنائی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہی
اللہ بہی اوسکی ملاقات کو دوست رکھتا ہے کافر کو جب عذاب و سخط خدا کی بشارت دیجاتی
ہے تو وہ اللہ سے ملنا نہین چاہتا اللہ بہی اوسکے ملنے کو ناپسند کرتا ہے رواہ الشیخان
والترمذی والنسائی یہی مضمون حدیث انس مین نزدیک احمد کے بہی بلفظ دیگر آیا ہے ابوہریرہ
کا لفظ مرفوع یہہ ہے اذا احب عبدی لقائی احببت لقاءہ واذا کرہ لقائی کرہت
لقاءہ رواہ البخاری اس سے بڑہکر کیا خوشی ہوسکتی ہے کہ لونڈی غلام اپنے مالک کو
دیکہین مالک اونپر رحم و کرم کرے گناہ بخشے خطا معاف فرماوے لے اللہ تو مجہپر اپنا ملنا آسان
کردے اپنے ملنے کی خوشی سب سے زیادہ مجہکو دے قبر مین تو ہو اور مین ہون بس بس ؎

جہانے مختصر خواہم کہ آنجا	ہمین جای من و جای تو باشد

جسکا کوئی آدمی مرگیا ہو وہ کیا کہے

حدیث ام سلمہ مین مرفوعاً آیا ہے نہین کوئی بندہ جسکو کوئی مصیبت پہونچتی ہے اور وہ یون
کہتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منہا
مگر اللہ اوسکو اجر دیتا ہے بہتر اوس سے بدلا بخشتا ہے رواہ مسلم ترمذی کا لفظ یہہ ہے
جب تم مین کسیکو کوئی مصیبت پہونچے تو یون کہے انا للہ الخ اللہم عندک احتسبت مصیبتی
فاجرنی بہا وابدلنی بہا خیرا منہا حدیث ابی موسی کی بمقدمہ وفات ولد وبنا بیت الحمد

پہلے اس کتاب مین گزر چکی ہے رواہ الترمذی وابن حبان ؛

بیان قبر کہودنے مردے کے نہلانے کا

حدیث ابی رافع مین مرفوعاً آیا ہے جسنے نہلایا کسی میت کو پہر چہپایا اوسکے عیب کو بخشیگا اللہ چالیس
گناہ کبیرہ اوسکے جسنے قبر کہودی کسی اپنے بہائی کی یہانتک کہ چہپایا اوسکو اندر اوسکے تو گویا
اسنے اوسکو ایک گہر مین رکہا یہانتک کہ وہ مبعوث ہو رواہ الطبرانی حاکم نے آتنا اور زیادہ
کیا ہے کہ جسنے کفن کیا کسی میت کو پہناویگا اوسکو اللہ سندس واستبرق جنت کا حاکم
کا لفظ یہہ ہے جسنے نہلایا کسی میت کو ادا کیا امانت کو ظاہر نکیا اوسکے عیب کو وہ اپنے گناہون
سے ایسا نکلا جیسے کہ آج اوسکی مان نے اوسکو جنا ہو رواہ احمد والطبرانی ابوذر مرفوعاً
کہتے ہین تو زیارت کر گور کی وہ تجہکو آخرت کی یاد دلادیگی نہلا موتی کو بیشک کام کاج کرنا خالی
بدن کا ایک بڑی موعظت ہے نماز پڑہ جنازے پر شاید یہہ نماز تجہکو غمگین کرے غمگین آدمی
خدا کے سایہ مین ہوتا ہے ہر خیر کے سامنے آتا ہے رواہ الحاکم ؛

بیان جانیکا ہمراہ جنازیکے اور دفن کرنیکا

منجملہ حقوق ششگانہ مسلم کے مسلم پر ایک یہہ بہی ہے کہ جب وہ مرجاوے تو اوسکے پیچہے جاوے
اسکو مسلم نے ابو ہریرہ سے بطول روایت کیا ہے دوسرا لفظ انکا یہہ ہے کہ جو شخص جنازہ
پر حاضر ہوا تو اوسپر نماز پڑہے اوسکو ایک قیراط ثواب ملیگا جس شخص نے حاضر ہوکر دفن بہی کیا
اوسکو دو قیراط ملینگے پوچہا دو قیراط کیا ہین فرمایا مثل دو بڑے پہاڑون کے ہین رواہ الشیخان
مسلم وغیرہ کی روایت یہہ ہے کہ چہوٹا قیراط برابر احد کے ہوگا ؛

بیان کثرت مصلین کا نماز جنازہ پر

عائشہ مرفوعاً کہتی ہین کسی مُردے پر ایک گروہ مسلمانون کا نماز نہین پڑھتا ہے جنکی تعداد سو نفر
کو پہونچے وہ سب اوسکی سفارش کرتے ہین مگر اللہ اونکی سفارش کو اوسکے حق مین قبول فرماتا ہے
رواہ مسلم ابن عباس کی حدیث مرفوع مین ذکر چالیس شخص کا آیا ہے جو مشرک نہین ہین یعنی
اونکی شفاعت پذیرا ہوتی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ بعضے نمازی بھی مشرک ہوتے ہین
یہہ بات نہین ہے کہ جو کوئی نماز پڑھتا ہے یا روزہ رکھتا ہے وہ مشرک نہین ہوسکتا
بلکہ باوجود ایمان ظاہری کے شرک بھی جمع ہوجاتا ہے دیکھو خود خدا نے ہی اس بات کی
خبر دی ہے فرمایا وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون اسیلئے یہہ بات فرمائی
ہے کہ ما من رجل مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون
باللہ شیئا الا شفعھم اللہ فیہ رواہ مسلم عن ابن عباس مرفوعاً یہہ بھی معلوم
ہوا کہ نمازی مشرک کی شفاعت حق مین میت کے قبول نہین ہوتی ہے کیا خاک قبول ہو پیر
خود دریاندہ شفاعت کجا جتنے مسلمان پیرپرست گور پرست رائے پرست قیاس پرست بدعت
دوست ہین اکثر مشرک بتدع ہوتے ہین آنسے نہ زندگی مین کچھہ فائدہ ہے نہ بعد موت
کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم مالک بن ہبیرہ مرفوعاً کہتے ہین کوئی ایسا مسلمان
نہین ہے جسپر تین صفین مسلمانون کی نماز پڑہین مگر اوسکے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے
امام مالک بموجب اس حدیث کے جب اہل جنازہ جمع ہوجاتے تو اونکی تین صفین کرتے رواہ
ابوداؤد **ف** عبداللہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے تعزیت کی کسی مصیبت زدہ کی اوسکو
اجر ہے برابر اوسکے رواہ الترمذی ابو بردہ کا لفظ یہہ ہے جسنے تعزیت کی کسی ایسی
عورت کی جسکا بچا مرگیا ہے تو اوسکو جنت کی ایک چادر اوڑہا دینگے ٭

بیان جلد لیجانے جنازہ کا جلد دفن کرنیکا

حدیث ابوہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے تم جلدی کرو جنازہ مین اگر نیک ہے تو تم اوسکو طرف خیر کے

لے جاتے ہوا اور اگر کچھہ اور طرح پر ہے تو ایک شر کو اپنی گردنون سے اوتار کر رکھتے ہو رواہ الشیخان ابن مسعود نے کہا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ جنازہ کے ہمراہ کسطرح چلین فرمایا دوڑنے سے کچھہ کم اگر خیر ہے تو اوسکو جلدی لیجانا چاہئے اگر اور طرح پر ہے تو اہل نار کو دور کرنا اچھا ہے رواہ ابو داؤد مسائل کفن دفن وغیرہ کے کتب فقہ سنت مین لکھے گئے مین جیسے فتح المغیث وغیرہ میں یہہ جگہہ ذکر احکام کی نہین ہے ؛

بیان دعا کا واسطے میت کے ثنا کرنیکا میت پر

عثمان بن عفانؓ کی حدیث مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن میت سے فارغ ہوتے کھڑے ہوکر فرماتے تم استغفار کرو اپنے بھائی کے لئے ثابت رہنا مانگو واسطے اوسکے کہ وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہے رواہ ابو داؤد انس نے مرفوعاً کہا ہے ایک جنازہ نکلا اوسکو لوگوں نے اچھا کہا تین بار فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی دوسرا جنازہ نکلا اوسکو لوگون نے برا کہا تین بار فرمایا کہ دوزخ واجب ہوگئی پہر کہا جسکو تمنے اچھا کہا وہ جنتی ہوا جسکو تمنے برا کہا وہ دوزخی ہوا تم خدا کے گواہ ہو زمین مین رواہ البخاری ومسلم واللفظ لہ معلوم ہوا کہ اہل تقوی ودین کا اچھا برا کہنا کسیکو موجب حصول جنت ودخول نار کا ہوتا ہے خدا نکرے کہ کسی مردے کو نیک مسلمان برا کہین ورنہ پہر اوسکی مٹی خراب ہے یہی مضمون حدیث انس کا حدیث عمر بن خطاب مین بہی مرفوعاً آیا ہے اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ جس مسلمان کے لئے چار آدمی خیر کی گواہی دیتے ہین اوسکو اللہ جنت مین لیجاویگا تین اور دو آدمی کا بہی ذکر آیا ہے مگر ایک آدمی کی گواہی کا حال نہین پوچھا رواہ البخاری انس کا لفظ یہہ ہے نہین مرتا کوئی مسلمان کہ چار ہمسایہ قریب اوسکے لئے گواہی دین کہ وہ سوا خیر کے اور کچھہ نہین جانتے مگر اللہ تعالے فرماتا ہے مینے تمہارا جاننا اسکے حق مین قبول کیا جو بات اسکی تم نہین جانتے ہو وہ مینے اسکو بخشدی رواہ ابو یعلی وابن حبان

یہ محض ایک حیلہ ہے مغفرت کا ورنہ خدا کو کیا معلوم نہین ہے چار کے کہنے پر کیا اٹکا ہے برے کو اگر ہزار اچھا کہین تو وہ اچھا نہین ہوسکتا اچھے کو اگر لاکھ برا کہین تو وہ برا نہین ہوسکتا حدیث ابو قتادہ مین آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنازے پر بلائے جاتے تو میت کا حال دریافت فرماتے اگر لوگ اوسکو اچھا کہتے تو نماز پڑھتے ورنہ کہدیتے کہ تم پڑھو خود نہ پڑھتے رواہ احمد ابن عمر کا لفظ یہ ہے تم ذکر کرو خوبیان اپنے مردون کی باز رہو اونکی برائی کرنے سے رواہ ابوداؤد عائشہ مرفوعاً کہتی ہین تم برا ست کہو اموات کو وہ پہونچ گئے اپنے آگے بہیجے ہوئے کو رواہ ابن حبان فی صحیحہ ٭

بیان اسکا کہ مرد زیارت قبور کرین عورتین نکرین

ابوہریرہ نے کہا زیارت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مان کی قبر کی روئے اور رلایا پہر فرمایا مینے اجازت چاہی تہی اپنے رب سے کہ اونکے لئے استغفار کرون مجہکو اجازت نہ دی مینے زیارت قبر کی اجازت چاہی اوسکی اجازت فرمائی سو تم قبرون کی زیارت کیا کرو وہ موت کو یاد دلاتی ہے رواہ مسلم معلوم ہوا کہ آپکی والدہ مومن نہ تہین ورنہ اذن استغفار کا ہوجاتا یہ بہی معلوم ہوا کہ زیارت قبور کفار و فجار کی بہی تذکر موت کے لئے جائز ہے مگر اونکے لئے دعاے خیر نکرے ہان اون سے عبرت پکڑے اپنا مرنا یاد دلائے اونکا انجام بد دیکہکر اپنا انجام درست کرے ؎

	بہبین کہ نقش املہا چہ باطل افتاد ست		یکے بگور غریبان شہر سیر کن	

ابن مسعود کا لفظ مرفوع یہ ہے مین منع کرتا تہا تمکو زیارت قبور سے سو تم قبرونکی زیارت کیا کرو کہ وہ دنیا مین بے رغبتی کرتی ہے آخرت کو یاد دلاتی ہے رواہ ابن ماجۃ منذری نے کہا پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عموماً سب مرد عورتون کو زیارت قبر سے منع کیا تہا پہر مردونکو اجازت دی عورتون کے حق مین نہی بدستور باقی رہی انتہےٰ ابن عباس مرفوعاً

کہتے ہین لعنت کی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زائرات قبور پر اور اونپر جو قبرون کو
مسجد ٹہیراتے ہین قبرون پر چراغ جلاتے ہین رواہ ابن ماجۃ والترمذی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع
یہ ہے لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زوارات قبور پر رواہ الترمذی
معلوم ہوا کہ یہ لعنت عورتون پر بعد اذن زیارت قبور کے واسطے رجال کے ہے یہ بات کہ
صیغہ مبالغہ سے جواز زیارت کا واسطے نساء کے نکلتا ہے لعنت کثرت زیارت پر ہے نفس
زیارت پر ٹھیک نہین اسلئے کہ اگلی حدیث مین لفظ زائرات بھی آچکا ہے پس مسئلہ یہی ٹھیرا کہ
مرد زیارت کرین نہ عورتین ابن عمرو کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن کر کے
پہرے گہر کے دروازے پر ایک عورت کو آتے ہوئے دیکھا وہ فاطمہ علیہا السلام تہین فرمایا تو
گہر سے کہان گئی تہی کہا ان گہر والون کی تعزیت کیواسطے نکلی تہی فرمایا شاید تو اونکے ہمراہ کدا تک
گئی اونہون نے کہا معاذ اللہ جب مینے آپ سے سن لیا تو پہر وہان تک جانا کیسا فرمایا اگر تو وہان
تک جاتی تو جنت کو نہ دیکہتی جب تک کہ تیرے باپ کے دادا نہ دیکہتے یعنی بہت غصہ کیا رواہ
ابوداؤد والنسائی معلوم ہوا کہ عورت کو ہمراہ جنازے کے جانا یا قبر پر جانا کسیطرح درست
نہین ہے اگرچہ بعض اہل علم کا اس مسئلہ مین اختلاف ہے ؛

بیان گذر کرنے کا قبور ظالمین پر

ابن عمر کہتے ہین جب گذر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجر یعنی دیار ثمود پر ہوا اصحاب سے
فرمایا تم داخل ہو ان معذبین پر مگر روتے ہوئے اگر رونا نہ آوے تو داخل مت ہو کہین تمکو
وہ بلا نہ پہونچے جو اونکو پہونچی تہی رواہ الشیخان دوسری روایت مین یون ہے لما مر النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالحجر قال لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسہم ان یصیبکم
ما اصابہم الا ان تکونوا باکین پہر اپنا سر چہپا کر چلدیئے جلدی کر کے اوس وادی سے نکل گئے
معلوم ہوا کہ ظالمون کے گہر پر گذر نکرنا چاہیئے اگر گذرے تو روئے ورنہ اندیشہ ہے کہ بلا کہین

اونکی طرح یہہ بہی کسی عذاب مین گرفتار ہوجاوے اعاذنا اللہ منہ ؛

بیان عذاب ونعیم قبر کا

عثمانؓ نے مرفوعاً کہا ہے قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے اگر اوس سے نجات ملے تو مابعد آسان تر ہے اگر نہ ملے تو مابعد سخت تر ہے قبر سے زیادہ کوئی جگہہ گہبراہٹ کی مینے نہ دیکہی رواہ الترمذی یہہ عثمانؓ نے یہہ شعر پڑہا

فان تنج منها تنج من ذی عظیمة	ولا فانی لا اخالک ناجیا
مددلے پر تو لطف نبوی کوئی عمل	شمع تنہائی ظلمت کدہ گور نہین

ابن عمر مرفوعاً کہتے ہین آدمی جب مرجاتا ہے تو صبح شام اوسکی جگہہ اوسکو دکہائی جاتی ہے اگر جنتی ہے تو اہل جنت سے اور اگر دوزخی ہے تو اہل دوزخ سے کہتے ہین یہہ جگہہ ہے تیری جب تک کہ تجہکو خدا دن قیامت کے اوٹہاوے رواہ الشیخان ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہہ ہے کہ مومن اپنی قبر مین ایک سبز باغ مین ہوتا ہے اوسکی قبر کو ستر گز چوڑا کردیتے ہین قبر منور ہوجاتی ہے جیسے لیلۃ البدر کا چاند تم جانتے ہو یہہ آیت کسکے حق مین اوتری ہے فان لہ معیشة ضنکا کہا اللہ ورسول ہی کو خوب معلوم ہے فرمایا مراد کافر کا عذاب ہے اوسکی قبر مین الحدیث رواہ ابن ماجۃ عائشہ نے کہا اے رسول خدا یہہ امت اپنی قبرون مین مبتلا ہوتی ہے مین ایک ضعیف عورت ہون میرا کیا حال ہوگا فرمایا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا وفی الاخرۃ رواہ البزار یعنی اللہ ایمان والون کو یہان وہان سب جگہہ ایمان پر ثابت رکہتا ہے جو کوئی ایمان پر مریگا اوسکو کچہہ ڈر نہین ہے حال سوال منکر ونکیر کا اور جواب ہی مومن وکافر ومنافق کا احادیث کثیرہ مین مفصل آیا ہے یہہ سب حدیثین کتاب ترغیب ترہیب منذری مین لکہی ہین یہہ جگہہ اونکے ذکر کی نہین ہے سوال یہہ ہوتا ہے من ربک ما دینک ما هذا الرجل الذی بعث فیکم جواب یہہ ہے ربی اللہ دینی الاسلام هذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سوال جواب کو ابن حبان نے اپنی صحیح مین

براء بن عازب سے مرفوعاً بطول روایت کیا ہے ؛

کتاب البعث واھوال یوم القیامۃ

منذری نے کہا یہ کتاب کچھ ترغیب ترہیب مین صریح نہین ہے بلکہ حکایت امور مہولہ ہے جسکا انجام واسطے سعداء کے نعیم اور واسطے اشقیاء کے جحیم ہے تا ان اسکی لپیٹ مین کچھہ صریح کچھہ تلو صریح کے ہے انتہٰی اسلیے ہمنے بھی ذکر اوسکا اس کتاب مین چھوڑ دیا منذری نے ایک فصل بیان مین نفخ صور وقیام ساعت کی لکھی ہے دوسری فصل بیان حشر وغیرہ مین تیسری فصل ذکر حساب وغیرہ مین چوتھی فصل حوض وصراط ومیزان کے معقدہ مین پانچوین فصل بیان شفاعت وغیرہ مین حاصل ان سب احادیث کا رسالہ حجج الکرامۃ مین بعبارت فارسی آچکا ہے جب کسی مومن مسلمان کی دنیا درست ہوگئی ایمان پر وہ اس جہان فانی سے گزر گیا تو اب مابعد مین آسانی برآساز ہے اور اگر خدانخواستہ نام کا مسلمان تھا نہ کام کا کبھی شرک کیا کبھی بدعت مین پسا رہا کبھی گناہ کبیرہ کرتے کرتے مرگیا کبھی نفاق قلبی یا عملی پر چلدیا تو انجام اچھا نہوا اے اللہ تو ہمکو اسلام پر مار ہمارا حشر ہمراہ صلحا کے کر ہمکو اپنے محارم ومعاصی سے بچا شیطان کے بہکانے گمراہ کرنے سے نگاہ رکھہ تیری مدد ہوگی تو یہ سب کام درست ہوجاوینگے بے تیری ہدایت وتوفیق کے ہم سے کیا ہوسکتا ہے اللھم وفقنا ؛

کتاب صفۃ الجنۃ

بیان جنت مانگنے کا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً کہتے ہین پناہ نہ مانگی نار سے کسی بندے نے سات بار مگر نار کہتی ہے اے رب تیرا فلان بندہ مجھہ سے پناہ مانگتا ہے تو اوسکو پناہ دے سوال نہین کرتا کوئی

بندہ جنت کا سات بار مگر جنت کہتی ہے کہ اے رب تیرا فلان بندہ مجھے مانگتا ہے تو اوسکو جنت
مین داخل کر رواہ ابو یعلی باسناد علی شرط البخاری مثلاً نار یون کہتی ہے کہ اے
پروردگار تیرا بندہ گنہگار صدیق حسن خان مجھہ سے پناہ مانگتا ہے تو اوسکو بچا اور جنت یون
کہتی ہے کہ وہ مجھے یہ سوال کرتا ہے تو اوسکو جنت دے اللهم اجرنی من النار وانی اسألك الجنة یا
غفار انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے جسنے سوال کیا جنت کا تین بار جنت کہتی ہے اللهم ادخله
الجنة جسنے پناہ مانگی نار سے تین بار نار کہتی ہے اللهم اجره من النار رواہ الترمذی
یہہ بھی ایک حدیث مین آیا ہے کہ جب تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس مانگو کہ وہ اعلے جنت
ہے اوسکے اوپر رحمن کا عرش ہے اللهم انی اسألك الجنة جنة الفردوس واعوذبك
من النار نار الجحیم ✦

بیان اہل جنت کا

حدیث مرفوع انس مین آیا ہے البتہ جگہہ ایک کمان یا ایک تازیانہ تمہارے کی جنت مین بہتر
ہے دنیا وما فیہا سے اگر ایک عورت نساء اہل جنت سے زمین کیطرف جھانکے تو ساری زمین
کو خوشبو سے بھر دے ساری زمین کو روشن کر دے اوڑھنی جو اوسکے سر پر ہے دنیا وما فیہا
سے بہتر ہے رواہ الشیخان ابن مسعود کا لفظ مرفوع یون ہے جنت کی عورت کا یہہ حال ہے
کہ سفیدی اوسکی پنڈلی کی ستر حلون کے اندر سے نظر آتی ہے گودا پنڈلی کا باہر سے دکھائی دیتا
ہے یہہ اسلئے کہ اللہ نے فرمایا ہے کانهن الیاقوت والمرجان یاقوت ایک پتھر ہے اوسکے اندر
اگر چھید کرکے ڈورا پرو یا جاتا ہے تو باہر سے نظر آتا ہے رواہ الترمذی ابو سعید نے اسی
آیت کی تفسیر مین مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ اوسکے رخسار مین آئینہ سے زیادہ صفائی نظر
آتا ہے ادنی موتی اوسکا ایسا ہے جو مابین مشرق و مغرب کو روشن کر سکتا ہے وہ ستر
کپڑے پہنے ہوگی نظر اندر گھس کر پنڈلی کا گودا دیکھہ لیگی رواہ احمد وابن حبان

اے اللہ تو مجھکو ایسی عورت بہشتی نصیب کر ؎

بیان حورعین کے گانے کا

علی علیہ السلام نے مرفوعاً کہا ہے جنت مین حورعین کا ایک میلا ہوگا وہان وہ اپنی آواز کو بلند کرینگی کہ مثل اوسکے کبھی کسی نے دیکھی سنی نہوگی وہ کہین گی نحن الخالدات ولا نبید نحن الناعمات ولا نبأس نحن الراضیات ولا نسخط طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ الترمذی یعنی ہم ہین ہمیشہ رہنے والیان کبھی ہلاک نہون ہم ہین چین والیان کبھی بری نہون ہم ہین راضی رہنے والیان کبھی ناراض نہون خوشی ہو اوسکو جو ہمارے لئے ہے اور ہم اوسکے لئے مین ع
کہ بکشتی زہے طرب گر کشتم زہے شرف ؎

بیان جنت کے بازار کا

انس کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جنت مین ایک بازار لگیگا ہر جمعہ کو وہان لوگ آیا کرینگے باد شمال چلیگی اوسکے منہ کو کپڑونکو لگیگی حسن وجمال بڑھ جاوے گا اپنے گہرون کو پھر آوینگے گہر والے کہین گے واللہ تم تو بہت حسین خوبصورت ہوکر آئے ہو رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے اہل جنت بازار کو جاوینگے مشک کے ٹیلوں پر بیٹھین گے جب اپنی ازواج کے پاس پھر کر آوینگے یہ کہین گے ہمکو تمہاری خوشبو آتی ہے جو پہلے نہ تھی وہ کہین گی تم بھی تو خوشبودار ہوکر آئے ہو جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے یہ خوشبو تمہارے پاس نہ تھی رواہ ابن ابی الدنیا موقوفاً مگر ایسے موقوف کو حکم مرفوع کا ہوتا ہے اسکے بعد منذری نے ذکر ملاقات باہمی وسواری اہل جنت کا کیا ہے پھر کہا ہے کہ جنت خیال سے باہر تجویز عقل سے حسن صفات مین اعلیٰ ہے سعد بن وقاص نے مرفوعاً کہا ہے کہ اگر ایک جنتی کا کنگن ظاہر ہو تو سورج کی روشنی مثل تارون کے جاتی رہے رواہ الترمذی ۔۔

بیان خلود اہل جنت کا جنت مین

معاذ بن جبل نے مرفوعاً کہا ہے اے لوگو مین تمکو خبر دیتا ہون کہ بازگشت تمہارا طرف جنت کے یا نار
کے ہے یہہ خلود ہے بلا موت کے یہہ اقامت ہے بلا ظعن کے رواہ الطبرانی فی الکبیر یعنی پہر
کبہی موت آویگی نہ اسجگہہ سے کوچ ہوگا یہین ہمیشہ کا رہنا بسنا ہے اللھم ارزقنا الجنۃ ابو سعید
خدری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنت والے جنت مین جا چکین گے
ایک پکارنیوالا پکار دیگا اب تم تندرست رہو کبہی بیمار نہو گے ہمیشہ جیتے رہو کبہی نہ مروگے جوان بنے رہو
کبہی بوڑہے نہوگے چین کرو کبہی دکہہ نہ پاؤگے یہہ ہے قول اللہ تعالے کا ونودوا ان تلکم الجنۃ
اورثتموھا بما کنتم تعملون رواہ مسلم معلوم ہوا کہ جنتی آزار دنیا مین ہین جیسے بیماری
موت بڑہاپا دکہہ درد یہہ جنت مین کچہہ نہو گا آرام ہی آرام ہوگا راحت ہی راحت ہوگی نعمت ہی
نعمت ہوگی وللہ الحمد

	کسے را بکسے کارے نباشد		بہشت انجا کہ آزارے نباشد	

دوسری روایت مین انس سے مرفوعاً قصہ ذبح موت کا بصورت گوسفند آیا ہے موت کو روبروئے
اہل جنت ونار ذبح کرکے پکار دینگے کہ یا اھل الجنۃ خلود فلا موت ویا اھل النار خلود فلا
موت رواہ الشیخان معلوم ہوا مراد خلود سے دوام ہے نہ مدت دراز یہہ قول شیخ الاسلام
ابن تیمیہ اور رافضیکے اصحاب کا کہ جنت باقی رہجاویگی نار ایک دن فنا ہوکر جہنم کے دروازے کہڑ
کہڑ ہونگے اگرچہ موافق قول بعض صحابہ وتابعین کے ہے مگر خلاف ظاہر نظم قرآن ودلیل سنت
سید ولد عدنان ہے جمہور اہلسنت کا مذہب یہی ہے کہ مراد دوام بلا فنا خلود بلا انقضا ہے ابن عمر
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنت والے جنت مین دوزخ والے
دوزخ مین داخل ہوچکین گے موت کو لاکر سامنے جنت ونار کے ذبح کرینگے ایک منادی ندا کرے گا
یا اھل الجنۃ لا موت یا اھل النار لا موت اوسوقت اہل جنت کو خوشی پر خوشی اہل نار کو

پہنچ پر پہنچ ہوگا دوسری روایت مین یون آیا ہے کہ جب اللہ اہل جنت کو جنت مین اہل نار کو نار
مین داخل کر چکیگا تو ایک موذن درمیان اونکے کھڑے ہوکر یہ ندا دیگا کہ یا اہل الجنۃ لاموت
و یا اہل النار لاموت کل خالد فیما ہو فیہ رواہ البخاری ومسلم اسمین صاف فرمایا
ہے کہ دونون فریق ہمیشہ ہمیشہ کو جنت و نار مین رہ پڑے اب نہ موت ہے نہ فوت جنت کے
احوال مین رسالہ مثیر ساکن الغرام الی روضات دار السلام ایک عمدہ کتاب ہے لائق دید
و قابل شنید مومن کامل کو اوسکے دیکھنے سے شوق حصول جنت کا دوبالا ہوتا ہے اعمال جنت
کی ہمت کو قوت حاصل ہوتی ہے اللہ تعالے ہم سبکو جنت دے اپنے دیدار مقدس سے مشرف
فرماوے اگرچہ حال ہمارا مصداق اس مقال کا ہے

نہ تو زاہد وکین جگہ ملی نہ تو فاسقوں سے یگانگی		تری وہ غضب ہوس لے رضی نہ الی الذی و لا الی الذی

خاتمۃ الکتاب وعاقبۃ الخطاب

اب ہم اس مختصر کو جسکو ہمنے ملخص کتاب ترغیب ترہیب خلاصہ در خلاصہ کیا ہے اس ایک حدیث شریف
پر ختم کرتے ہین اللہ تعالے ہمارا خاتمہ بھی اپنی رضامندی پر فرماوے دنیا و آخرت مین ہم سے راضی
رہے عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال ان اللہ عزوجل یقول یا اہل الجنۃ فیقولون ربنا لبیک وسعدیک والخیر
فی یدیک فیقول ہل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا ربنا وقد اعطیتنا
ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقول احل علیکم
رضوانی فلا اسخط علیکم ابدا رواہ البخاری ومسلم یعنی دن قیامت کے اللہ عزوجل
فرمائیگا اے جنت والو وہ کہین گے اے رب ہمارے ہم حاضر تیار ہین ساری بہتری تیرے ہی ہاتھ
مین ہے فرماویگا تم راضی ہوئے وہ کہین گے ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم تجھ سے اے رب ہمارے راضی نہوں
حالانکہ تونے جو کچھ ہمکو دیا ہے وہ کسی ایک کو بھی نہین دیا اللہ تعالے ارشاد فرماویگا کیا مین تمکو

اس سے زیادہ بہتر چیز نہ دیونگا پہر کہیگا مین نازل کرتا ہون تمپر اپنی رضامندی خوشنودی اب کبھی مین تمپر خفا ہونگا غصّا نکرونگا اسکو شیخین نے روایت کیا ہے ہمنے مانا کہ ہم سب سے زیادہ گنہگار ہین لائی ڈہنگار پہٹکار ہین لکن آخر بندے تو اوسی ایک خداوند کے ہین اوسکے رسول خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہین ہین ہمینے سچے دل سے اللہ تعالے کلمہ طیبہ کی تصدیق کی ہے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ پر ایمان لائے ہین امت اسلام مین داخل ہین اپنے افعال بد احوال خراب اعمال سو کا اقرار کرتے ہین لڑکپن جوانی مین جو کچھ گناہ ہم سے ہوئے ہون اونکا منشا ہماری نادانی بیخبری بے علمی بدصحبتی تہی اب ہم اون سب گناہون سے بالکل تائب ہو گئے ہین پہر اونہین جو ایسے گناہ ہونگے جنکو سوا عالم الغیب کے کوئی بہی نہین جانتا اور وہ ابتک سب پر مستور رکہے گئے سو جب وہ معاصی یہان کسی پر ظاہر نہین ہوئے تو رحمت آلہی کب اسکی مقتضی ہوگی کہ یہان تو ہمیشہ ہمارے عیبون کو چھپایا اب وہان اونکو ظاہر کریگا نہین بلکہ وہان بہی ہم امید مغفرت و ستر رکہتے ہین خدای ببیند وہی پوشد ہمسایہ نمی بیند وہی خروشد اللھم استر عوراتنا وآمن روعاتنا رہے وہ گناہ جو ہم سے بعد جوانی کے ابتدائے پیری مین ہوئے ہین خواہ کہلے گناہ تہے یا چہپے سو جو خداوند کریم گناہان طفلی وجوانی کو بخشیگا کیا وہ معاصی پیری کو بخش نہین سکتا ہے کہ ہم خواہی نخواہی ناامید ہوکر ایسے رحیم کریم غفار ستار سے بدگمانی کرین بیشک اب ہمپر گناہ کرنا اس عمر مین نہایت بہاری ہوگیا ہے ہم نہین چاہتے کہ ہم سے کوئی خطا و قصور صادر ہو مگر نفس وشیطان کے جال سے کسیطرح رہائی نہین ہوسکتی جبتک کہ اللہ تعالے ہی مدد نکرے دو برس سے چودھوین صدی ہجرت کی کیا شروع ہوئی ہے کہ سارے مسلمانون کا رنگ ڈہنگ بدل گیا ہے پہلے دنیا اگر برابر ایک نقطے کے فسق پرست گناہ دوست تہی تواب وہ نقطہ دائرہ ہوگیا ہے آگے دیکہا چاہیئے کہ یہہ دائرہ برابر کرۂ زمین کے ہوتا ہے یا کرۂ آسمان کے یا نفخ صور کا طالب بنتا ہے اب یہہ حالت اسلام کی ہے کہ لوگ اسلام کے نام سے

مضحکہ کرتے ہین دین لہو و لعب ٹہیر گیا ہے معاصی طاعت کی طرح محبوب ہوگئے ہین آیات
بردینی کی طرح ناپسند ٹہیر گئی ہے ظلم کا کارخانہ بالکل باطل ٹہیر گیا ہے ظلم کا بازار گرم خوب ہو گیا
اسوقت پر آشوب مین اگر کوئی شخص فقط نماز روزہ زکوٰۃ حج کو قائم رکہتا ہے اکل مال حرام
سے بچتا ہے تو سمجہو کہ وہ جنید وقت شبلی زمان ہے آب وہ وقت کہان رہا کہ لوگ عبادت
و زہد کو حکومت و سلطنت سے بہتر جانتے تہے خدا کے لئے برچہتے پڑہا تے تہے ملک چہوڑ دیتے
پر لات مارتے تہے ہزار شخصوں مین شاید دو چار یا دس پانچ فاسق بے اعتبار ہوتے تو ہوتے تہے
اکثر مسلمان سیدہے سادہے مومن ہوتے تہے اظہار فسق و فجور سے شرماتے تہے آب تو ہزار
مین ایک ہی متقی پرہیزگار کہین نظر نہین آتا ہے جو سیکڑون لوگون مین کوئی ایک خدا سے
ڈر کر توبہ کر لیتا ہے تو اوس توبہ پر قائم نہین رہتا بلکہ اوس توبہ پر اپنی ندامت ظاہر کرتا ہے
کہ ہائے افسوس مفت مین عیش برباد گیا عمر ضائع ہوئی کاش یہ زندگی اوسی عشق و فسق مین
گذر جاتی دنیا کا مزا تو کچہ چکہہ لیتے ؎

بیغم عشق تو صد حیف رہ عمر سے گذشت		پیش ازین کاش گرفتار غمت مے بودم

یہ کہانی غربت اسلام کثرت آثام کی طول و عرض مین کچہ قصۂ امیر حمزہ و بوستان خیال
سے کم نہین ہے کہانتک کوئی کہے اور سنے قیامت سر پر آگئی ہے تیہ سبا اوسکی نشانیان ہین
فساق کو لازم ہے کہ اگر کچہ بہی خدا سے شرم ہے تو رسالہ بشارۃ الفساق کو پڑہ کر اپنے
انجام بد سے آگاہ ہو کر سچے دل سے پکے ایمان سے توبہ نصوح کرین خدا و رسول کی طرف
رجوع لاوین جو غریب غربا اہل اسلام مین یا علما ء اعلام اونکو چاہئے کہ اس رسالہ عاقبۃ المتقین
کو پڑہکر اللہ و رسول کے وعدۂ صادق پر یقین لاوین اپنی مصیبت دنیا کو موجب عیش آخرت
کا سمجہین اللہم لا عیش الا عیش الآخرۃ ؎

ہمت نگر کہ ہر ورق دفتر امید		صد پارہ کردہ ایم و بیخونابہ شستہ ایم

اپنی جراحت کو عین راحت خیال کرین نفس و شیطان کا دہوکا نہ کہاوین آپنے سارے حرکات

وسکنات لیل و نہار کو ہمراہ نیّت صالحہ کے ایک عبادت کا ملہ سمجھلین

در پس ہر گریہ آخر خندہ ایست	مرد آخر بین مبارک بندہ ایست

قرآن وحدیث دونون اس بات کے گواہ ہین کہ اچھا انجام خاص اہل تقویٰ ہی کے لئے ہوگا قیامت کا دن گویا پرہیزگارون کی شادی کا دن ہے جسطرح کہ کفار و منافقین و فساق کے لئے ماتم کا مہینا ہے یہہ دن جسکو دنیا کہتے ہین پہلا دن ہے اسکو بقا نہین ہے جب وہ دوسرا دن آویگا جسکو آخرت کہتے ہین تو اوسکو فنا نہوگی عقلمند وہ ہے جس نے اوس باقی کو اس فانی پر اختیار کیا ہے دنیا کو مزرعۂ آخرت سمجھا ہے اب یہہ پہلا دن تمام ہونے کو ہے تین پہر اس دن کے امم سابقہ کو ملے ہمنے اپنی دوکان وقت عصر کے پچھلے پہر مین کھولی ہے ہم جو کچھ کما لین وہی غنیمت ہے ورنہ پھر بجز حسرت و افسوس کے کچھ بھی ہاتھہ نہ لگے گا سودا بگڑ جاویگا اللہ تعالےٰ ہم سب غربا کو ایسی توفیق بخشے کہ مطابق اس کتاب اور اسکی بڑی بہن بشارۃ الفساق کے عمل کرین اب تک جو کچھ ہم سے غفلت یا ہوشیاری خواب یا بیداری مین سرزد ہوا ہے ہم اوس سب سے بصدق دل و زبان تائب ہین نئے سر سے ایمان کا کلمہ پڑھکر صراط مستقیم پر قائم ہونا چاہتے ہین اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین یا ارحم الراحمین غرۂ رجب ۱۳۰۲؁ ہجری کو یہہ رسالہ آغاز ہوا تھا آج منگل کے دن قبل مغرب بعد عصر کے اونیس دن مین بتاریخ نوزدہم رجب سنہ صدر ختم ہوا وللہ الحمد ختم اللہ لنا بالحسنیٰ واذا قنا حلاوۃ رضوانہ لا الاستی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین ؞

خاتمہ عاقبۃ المتقین از حافظ خان محمد خان شہیر [illegible]

میر صدیق حسن خان بہادر بخدا
تیرے بیروے بیان خود قلم کی کیا بات

قید تقریر سے باہر ہے ترا ضبط ثنا
ضبط تحریر سے خارج ہے تری قید صفات

سب اعلے ترا رتبہ ہے معظم تری شان
سب ارفع ترا پایہ ہے مکرم تری ذات

نسخۂ علم کی تشریح ہے تیری تقریر
مصحف خلق کی تفسیر ہین تیری عادات

صرف اخلاق حکیمانہ ہے تیرا ہر وقت
وقف انعام کریمانہ ہے تیری اوقات

ترے ادنی سے گدا کو یہ غنا حاصل ہے
گنج قارون بھی جو پاتا تو نہ آتے کسی کی بات

علم کہتا ہے ترے سامنے یون چلا کر
بیکسی ہین ہے مری شرم تو مولی ترے ہات

خوب دیکھا ہے کہ شاہی سے زیادہ تجکو
رکھدین آگے ترے لاکر جو قلم اور دوات

ہین ترے لطف ادا حسن اشارت کے نشان
کیا ہی مطبوع ودلاویز لکھی ترغیبات

کبھی دیکھی یہ ادا اور نہ یہ رنگ پہ ڈھنگ
نہ یہ انداز بیان اور نہ یہ لطف نکات

مومنین اسکو کرین دیکھکے تقوی حاصل
متقین اسکو کرین دیکھکے ضبط اوقات

علم کے ساتھ عبارت کا ہے یون ہنگامہ
نکلے جسطرح کسی عاشق بے دل کی برات

یاد وہ علم سے یون ہے تری آواز قلم
جسطرح سامنے مہجورونکے گائین نغمات

دیکھئے بھیجے ہین چھاپکے صوفی کب تک
نہ مری جان کو آرام ہے نہ دلکو ثبات

ختم کرتا ہے دعائیہ پہ اب مدح طراز
تیرے اوصاف کہان اور کہان میری بات

ہے دعا سچ ترا والا اخلاق شہیر
کا مگاری تری تا حشر ہو اور تیری حیات

اور خواہش ہے کہ اے آل رسول عربی
روز محشر مین اٹھون اہد جیلون تیرے ساتھ

⟵ (۱) ⟶

خاتمة الطبع کتاب عاقبة المتقین از جمعیت سید آل احمد سہسوانی

حمد خالق کی اور میرا مونہہ	ہے بڑی بات اور چھوٹا مونہہ
نعت لکھنے کا اسے قلم دعوی	او سیہ کار تیرا کالا مونہہ

اما بعد اہل ایمان کہ ہر ہین اور ہر آئین ارباب تقوی سے کہدو ذرا قدم بڑہائین شایقین دیکہین حاضرین سنین کہ یہ کتاب رشادت مآب رہبر ستودگی اعمال ذمہ دار شائستگی افعال توشۂ آخرت سراپا خیر و برکت مفسر احکام کتاب و سنت مبشر حسن عاقبت و جنت دلیل جادۂ پرہیزگاری وکیل آمرزش و رستگاری باعث ازدیاد ایمان و یقین موسوم بہ **عاقبة المتقین** متعنا اللہ بہا و سائر المسلمین چکیدہ خامۂ عنبر شمامہ مہر سپہر بختیاری گوہر درج نامداری بحر زخار اقبال ابر دریا بار نوال کوہ وقار گردون افتخار بانی آئین عدل گستری موجد قوانین رعایا پروری معدن علم مخزن حلم خداشناس اتقا اساس رافع اعلام دین و ملت قامع بنیان شرک و بدعت نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد **صدیق حسن خان** بہادر دام لہ المجد و الافتخار مطبع خلائق مرجع نیکنام زمانہ مفید عام نام واقع بلدہ سواد اکبر آباد مین بحسن اہتمام و خوبی انتظام خان والا شان لیاقت نشان منشی محمد احمد خان صوفی کے طبع ہوکر کحل الجواہر عیون آفاق ہوئی اور مسرت بخش قلوب مشتاق ہو

ہر حسن کہ اندر پس آن پردہ نہان بود	گوئی ہمہ از پردہ بیکبار بر آمد

اس کتاب کی صفت کا دعوی تو محض لن ترانی ہے نہ میری زبان مین گویائی ہے نہ قلم مین روانی ہے لیکن اقتضائے نمکخواری سے چپ بھی نہین رہ سکتا ہون کم سے کم اسقدر تو کہہ سکتا ہون کہ ہر نسخہ شائستگی اعمال بایستگی افعال کے لئے اکسیر ہے تعلیم اتقا و زہد و ورع مین خود ہی اپنا نظیر ہے مؤلف دام اقبالہ نے چشم یقین سے دکہا کر ثابت کر دیا کہ لطف زندگی پرہیزگاری سے

ہے کیفیت حیات دینداری سے ہے فاسقون نے نہ زندگی کا مزہ اوٹھایا نہ فاجرون نے حیات کا ثمرہ پایا تقوی عجیب نعمت ہے وکیل مغفرت کفیل جنت ہے جسکے دلمین پرہیزگاری ہے آخرت مین اونہین کو رستگاری ہے پرہیزگارون پر ہر دم نزول رحمت باری ہے فاسقون کا کیا دہر اسب اکارت ہے دارین مین اونکو ذلت و خواری ہے ؏

فضل و نادانی ما بست درین رہ یکسان		آنچہ خواندیم عبث آنچہ نخواندیم عبث

اس نامہ ہدایت اثر مین علاوہ مضامین پسندیدہ کے عبارت سادہ پرکار مین ایک افزخاص ہے تیہ امر حضرت مؤلف عم فیضہ کا شاہد عدل صدق گواہ صادق اخلاص ہے بندش الفاظ پر اہل ادب کا دل لوٹتا ہے نزاکت معانی کے ہر جی پر چوٹ ہے فصاحت دلنشین ہے سلاست قابل آفرین ہے ؏

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم		کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

خداوند کریم اسکے پڑہنے سننے والونکو نفع عاجل و آجل بخشے مؤلف نامدار کو دین و دنیا کے سرایا مرتبہ حسن عاقبت عطا کرے ع این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

قطعہ تاریخ

اے امیر الملک سب کہتے ہین ظل اللہ تجھے	ہے خطاب ایسا ہی شایان شہریارونکے لئے
یون تری دریا دلی سے اہل عالم کو ہے فیض	نفع ہے بارش ہے جیسے کشتکارونکے لئے
ہوگئی تجہہ تک رسائی لاکے شکرانہ مین اب	گنج بادآورد خسرو جو بدارونکے لئے
دعوی نظم و نسق اکبر کو کب زیبا ہوا	یہہ تو شایان ہے ترے کچہہ اہلکارونکے لئے
کیا کرین تیرا زمانہ ہے کرین کیونکر شکار	بیٹہتے ہین مانت شیر اپنے چکارونکے لئے
عام ہے تیری نگاہ لطف یون عالم کے ساتہہ	شفقت مادر ہو جیسے شیرخوارونکے لئے
تیرا جلوہ یون مسرت بخش ہے مخلوق کو	ماہ ہلال عید جیسے روزہ دارونکے لئے
تو ہے یون عزت دہ نام آوران روزگار	مہر جیسے باعث تنویر تارون کے لئے
حسرت داران دلون مین کیون نہ اعدا کے ترے	سچ ہے مردے ہوتے ہین موزدل مزارونکے لئے

ہے ہزارونکو تمتع ایک تیری ذات سے
ایک تیری ذات ہے گویا ہزارونکے لیے

بے طلب دیتا نہ دن اسید سے ہیز وکار
ہے کرم اتنا تو تجھ سے ہیچکارون کے لیے

تجھکو پیرا ہے خوشامد کی نہ بدگوئی کا خوف
ہے بلند و پست یکسان شہسوارونکے لیے

آیا پر کیا منحصر ہے باعث رشد نبی ہے تو
علم و دین و دولت و اقبال چارونکے لیے

یون سیادت ہے ترے آنا قہ بن انی ہوئی
جون خلافت تھی مسلّم چار یارون کے لیے

اسطرح وابستہ تیرے خاندانسے ہے علم و فضل
جسطرح مخصوص ہے اثر دی بہارونکے لیے

یون قلم زیبا ہے لکھنے کو ترے ہاتھ مین
جسطرح گلگون سواری مین ترارونکے لیے

واہ کیا بیمثل یہ نامہ لکھا تو نے کہ ہے
رہ نماے راہ تقوی دین شعارونکے لیے

کر دیا ثابت دلائل سے بصد خوبی کہ ہین
عاقبت کی خوبیان پرہیزگارونکے لیے

نافلون کو ہے مسلّم از پئے حسن عمل
ہے رفیق ہوش افزا ہوشیارونکے لیے

ہے مبرہن سنت و قرآن سے نافع کیون نہو
مایہ دار علم کو بھیا یہ دارون کے لیے

اوسکے الفاظ اہل معنی کو وہ لطف انگیز ہین
بادہ پر کیف جیسے ہے گسارون کے لیے

یون لکھو مصرع سال طبع تم اسکا شبلی
ہے یہ حسن عاقبت پرہیزگارونکے لیے
۱۳ھ



صحت نامہ عاقبۃ المتقین

صفحہ	سطر	غلط	صواب	صفحہ	سطر	غلط	صواب
۲	۱۰	منظرہ	منتظرہ	۱۹	۲۱	بین	بیچ
۳	۲	ببی	یہی	۲۲	۱۳	چڑہا	چڑہتا
۳	۱۳	ایاں	ایان	۲۳	۱	حمر	[illegible]
۴	۱۴	آقائنا	آبائنا	۲۹	۸	بیں	بین
۴	۱۲	دنیا	دینا	۳۰	۱۰	سینے	[illegible]
۴	۱۶	نشہد	تتہجد	۳۳	۱۶	حدیث	حدیث
۴	۲	لہ	اللہ	۳۵	۱۵	یاک	پاک
۵	۶	حبب	تحبّب	۳۶	۹	دروبتا	ڈوبتا
۵	۱۵	تپ	تپ	۳۷	۱۲	البقاع	البقاع
۶	۷	حنفا	حنیفا	۴۳	۱	مین بیچ	مین بچ
۸	۱۲	یغرنک تقلب	ولا یغرنک تقلب	۴۵	۴	مسرور	مسرور
۱۲	۱۵	گناہ	اجر	۴۷	۲	پچیس	پچیس
۱۳	۳	اوسکے	اشداوسکے	۵۰	۵	مرروبا	مرقوما
۱۵	۱۴	[illegible]	[illegible]	۶۵	۲	سب ت	[illegible]
۱۷	۶	افتنائم	اتتنائم	۹۵	۱۲	سلمان	سلمان
۱۸	۵	طوح	عوج	۹۸	۵	سنیچر	سنیچر
۱۸	۸	معربی	علم [illegible]	۹۹	۱۱	آیاے	آتاہے
۱۹	۱۱	نقیہہ	فقیہ	۶۰	۱	ورا	دراہ

غلطنامہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۰	۱۹	سے	اجر ہے	۹۹	۱۸	حضرت موت	حضرموت
۷۱	۱۱	جالی	جابي	۱۰۱	۱	سویل	سہل
״	۱۴	״	״	۱۰۵	۷	عزا	غزا
۷۲	۱۰	صدقے	صدقہ	۱۰۶	۱۰	سناق	شاق
״	۱۴	ف	مرواہ ابن خزیمہ ف	۱۱۲	۴	ددبارہ	دوبارہ
۷۵	۳	بجید	بجید	۱۱۴	۱۵	راشد بن سعد	راشدین بن سعد
۷۶	۱۰	الترمذی	الطبرانی	۱۱۵	۹	ذات الجنب	صاحب ذات الجنب
۸۱	۳	جب	جب اپنے	۱۱۶	۱۰	یاحروش	باحروش
״	۱۰	بی	یہی	۱۱۸	۱۳	جاتے	جانے
۸۲	۱۲	لنبا	لنبا جاتا	״	۱۹	گانے سے	گانا سنے
۸۴	۳	آدمی	بہت آدمی	۱۲۰	۵	مختصر	مختصر
״	۱۴	مہبطا	منہبطا	۱۲۶	۳	المخانرق	المخارق
״	״	مشغول	مشغول	۱۲۸	۱۹	مونہہ پہ	مونہہ
״	۱۵	مہمند	مہند	۱۲۹	۱۸	پہنچی	منجی
۹۵	۵	انکو	اونکو	۱۳۱	״	الا	لا
״	۱۷	حدیث	حدیثہ	۱۳۴	۱۲	خلق	خلق کے
״	۱۹	ملیہ	ملبیہ	۱۳۵	۳	کیاکرد	کیاکرو
۹۷	۱	انکی	اونکی	۱۳۷	۱۱	یہ	وہ
״	۷	انکا	اونکا	۱۳۸	״	المسلم	لمسلم
۹۸	۱۹	اینی	اپنی	۱۴۴	۱۷	خہ واعہ	وداعہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۸	۱	یوسنجھہ	پوچھہ	۲۱۷	۴	سرپا	سراپا
"	۱۳	لئے اللہ	اللہ	"	۱۲	خزاعی	خزاعی
۱۵۰	۳	حرام	حزام	"	۱۹	اس میں	اس میں زہر ہو تو
"	۱۳	سراویگا	سرادیگا	۲۲۲	۱۴	رحمت پر	رحمت کا
۱۵۳	۱۴	سکود	سکرو	۲۲۶	۶	الھوم	الھموم
۱۵۷	۱۹	سکہ	تاکہ	۲۲۸	۲	نقرارین	نفرارین
۱۵۸	۱۷	اونسے	اوسنے	"	۱۷	انیین کا	ارنیین کا
۱۶۲	۹	دلیل الطالب	ہدایۃ السائل	۲۴۲	۴	بنزرین	بنزرین
۱۶۷	۱۸	اصاء	أقرأ	۲۴۳	۲	لے	کے
۱۶۹	۵	یعلی	یعلی والطرانی	۲۵۲	۹	لنصر	النصر
۱۷۲	۲۰	ہوجاتی	ہوتی	۲۵۳	۴	سب ہی	سبھی
۱۷۴	۱۱	باہم بترکانے	بترکانے باہم	۲۵۵	'	شفاعت	شفاعت اور ان کے
۱۸۱	۱	کرنلاں	کہانلاں	—	—	—	حق میں۔
۱۸۲	۸	پرست	ستاپرست	"	۲۰	الو	الیو
۱۸۳	۱۸	الصّلۃ	الصِّلۃ	۲۶۲	۸	طرب گر	طرب ور
۲۰۹	۶	گنگی ہے	گئے	۲۶۳	"	جنتی	عشی
"	۱۹	البیعلی	الویلی	۲۶۶	۲	گرم خوب	خوب ہی گرم
۲۱۳	۲۱	العقل	الفعل	۲۶۸	۱۷	والہ	والیہ